بسم الله الرحمن الرحيم

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

———————

Wednesday, the 24th June, 2026

———————

TABLE OF CONTENTS

1. RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN 1
2. RECITATION OF HADITH 1
3. RECITATION OF NAAT 2
4. NATIONAL ANTHEM 2
5. LEAVE OF ABSENCE 2
6. POINTS OF ORDER 2
7. POINT OF PERSONAL EXPLANATION 9
8. POINTS OF ORDER 10
9. DISCUSSION AND VOTING ON REGULAR AND TECHNICAL SUPPLEMENTARY GRANTS IN RESPECT OF EXPENDITURE OTHER THAN CHARGED UPON THE FEDERAL CONSOLIDATED FUND FOR THE FINANCIAL YEARS 2024-2025AND 2025-26 – *(VOTED)* 28
10. DISCUSSION AND VOTING ON EXCESS DEMANDS FOR GRANTS IN RESPECT OF EXPENDITURE OTHER THAN CHARGED UPON THE FEDERAL CONSOLIDATED FUND FOR THE FINANCIAL YEARS 2016-17 AND 2024-25 – *(VOTED)* 47
11. (I) SCHEDULE OF AUTHORIZED EXPENDITURE 2026-2027 (II) SCHEDULE OF SUPPLEMENTARY AUTHORIZED EXPENDITURE 2024-2025 AND 2025- 2026 (III) SCHEDULE OF EXCESS AUTHORIZED EXPENDITURE 2016-2017 AND 2024-2025 – *(LAID)* 50
12. APPROPRIATION ACCOUNTS OF THE GOVERNMENT OF PAKISTAN FOR THE FINANCIAL YEAR 2024-2025 AND AUDIT REPORTS OF THE AUDITOR-GENERAL OF PAKISTAN RELATING TO THE ACCOUNTS OF THE FEDERATION FOR THE AUDIT YEAR 2025-2026 – *(LAID)* 51
13. THE FEDERAL BOARD OF REVENUE (AMENDMENT) BILL, 2026 – *(PASSED)* 51
14. POINTS OF ORDER 54

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN
ASSEMBLY DEBATES

————————

Wednesday, the 24th June, 2026

————————

The National Assembly of Pakistan met in the National Assembly Hall (Parliament House) Islamabad, at 11:25 a.m. with the honourable Speaker (Sardar Ayaz Sadiq) in the Chair.

————————

RECITATION FROM THE HOLY QUR`AN

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا
وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا
﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

(سورۃالفرقان،آیات:63تا67)

[ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

رحمٰن کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب، جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے،اس کا عذاب تو بڑی تکلیف کی چیز ہے،وہ بہت بڑا ہی برا مستقر اور مقام ہے،جو خرچ کرتے ہیں اور نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل،بلکہ ان کا خرچہ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔]

RECITATION OF HADITH

٢٦٥٥ وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ
حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَا بِهٖ بَاْسٌ۔

[ترجمہ: حضرت عطیہ سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا یہاں تک کہ چھوڑ دے ایسی چیزوں کو جس میں کوئی قباحت نہیں ہے،اس چیز سے بچنے کے لیے جس میں قباحت ہے۔]

RECITATION OF NAAT

الہام کی رم جھم کہیں بخشش کی گھٹا ہے

یہ دل کا نگر ہے کہ مدینے کی فضا ہے

اک بار تیرا نقشِ قدم چوم لیا تھا

اب تک فلک شکر کے سجدے میں جھکا ہے

اب اور بیاں کیا ہو سی سے تری مدحت

یہ کم تو نہیں ہے کہ تو محبوبِ خدا ہے

NATIONAL ANTHEM

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Speaker: Leave applications.

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Ali Sarfraz has requested for the grant of leave from 20th to 22nd June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Ms. Shagufta Jumani has requested for the grant of leave from 10th to 21st June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Mr. Zulfiqar Ali Behan has requested for the grant of leave for 11th and from 14th to 22nd June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

Mr. Speaker: Mr. Khurram Shahzad Virk has requested for the grant of leave for 20th June, 2026. Is leave granted?

(The leave was granted.)

جناب سپیکر: اب ہم Item No. 2 and 3 club کریں گے اور Demands کے اوپر آ جائیں گے۔ Item No. 4

(مداخلت)

POINTS OF ORDER

جناب سپیکر: محمود خان اچکزئی صاحب۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمود خان اچکزئی): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! معافی چاہتا ہوں کل یہاں پر کچھ باتیں ہوئیں۔ جب ہم باہر جارہے تھے آپ سپیکر ہیں۔.You are Custodian of the House ہماری باتوں کا جواب آپ نے نہیں دینا ہوتا۔ آپ نے جس انداز میں جس طرح street fighters پیچھے سے آوازیں کستے ہیں، جس انداز میں آپ نے باتیں کیں جناب سپیکر! میں ان پر اخلاقیات کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کرنا چاہتا تھا۔ قرآن کریم کی آیت ہے، سورۃ المائدہ میں ہے کہ اگر کوئی منافق آپ تک کوئی اطلاع لے آئے اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ پیغمبر کو direction ہے کہ اس کی تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ آپ بے گناہ لوگوں کو سزا دے دیں۔

جناب سپیکر! آپ نے کسی تقریر کا حوالہ دیا کہ میں نے کہیں تقریر کی اور میں نے اس میں پتہ نہیں کیا کیا کہا۔ جناب سپیکر! چمن میں، میں نے تقریر کی ہے، پشتو زبان میں ہے۔ جناب سپیکر! ہم آپ سے کہہ چکے ہیں، شہباز بھائی کل آئے تھے۔ ہم پھر کہتے ہیں آپ کو قرآن کریم کی روشنی میں، آیات کی روشنی میں قرآن کریم اپنے ان بندوں کو جو قرآن مانتے ہیں جو کلمہ پڑھتے ہیں انہیں ہدایت کرتا ہے، حکم دیتا ہے۔ (عربی) آپ نیکی کے کاموں میں لوگوں کے ساتھ تعاون کریں، گناہ اور دشمنی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کریں۔

جناب سپیکر! جو بھی حکومت، وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہیں جو بھی حکومت خیر کا کام کرے گی، عوام کی بہبود اور غریب لوگوں کی بہبود کا، پاکستان کی بہبود کا، تو ہم آپ کو بالکل support کریں گے۔ جناب سپیکر! رہی مسلم لیگ کی بات، مسلم لیگ سے بھی آپ کا رشتہ، مجھ سے بعد میں آیا، پیپلز پارٹی کا بھی آپ سے رشتہ ہے، آپ محترم عمران خان کی پارٹی میں تھے، آپ عمران خان کے بچپن کے دوست ہیں، کالج میں ساتھ پڑھے، آپ نے اس پارٹی کے نام پر الیکشن لڑا۔ پھر آپ عمران خان کو داغ مفارقت دیتے ہوئے اس پارٹی میں شامل ہو گئے۔

جناب سپیکر! ہم ایسے گئے گزرے نہیں ہیں۔ رہی بات افغانستان کی وہ ہمارا ہمسایہ ہے، ہمسائے بدلا نہیں کرتے ہیں۔ ہماری مجبوری ہے، انڈیا ہمارا ہمسایہ ہے، افغانستان ہمارا ہمسایہ ہے، چین ہمارا ہمسایہ ہے۔ ہم نے ان کے ساتھ گزارا کرنا ہے جناب سپیکر۔ اس طرح نہیں ہو گا۔

مشاہد زندہ ہے، مشاہد کو بلائیں، مشاہد نے کہا ہم بجٹ بنا رہے تھے۔ فنانس منسٹر صاحب سن لیجئیے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم بجٹ بنا رہے تھے تو اس دوران محترم مرحوم غلام اسحٰق خان کے پاس گئے، جو صدر تھے۔ انہوں نے ہم سے پوچھا کہ آپ نے افغانستان کے لیے اس بجٹ میں پیسہ رکھا ہے؟ مشاہد نے کہا تو میں سمجھا شاید slip of the tongue ہے۔ میں نے کہا صدر صاحب افغانستان؟ کہا ہاں۔ آج کے بعد ہم افغانستان کو پانچویں صوبے کی حیثیت سے deal کریں گے۔ جناب اگر آپ کی یہ approach ہو گی۔ کم سے کم میں اور ہر وہ پشتون جو یہاں رہتا ہے، ہم اس میں آپ کی مخالفت کریں گے۔ افغانستان آزاد ملک ہے، افغانستان آزاد ملک ہے، آپ اس کو پانچواں صوبہ بنائیں گے، strategic depth کریں گے۔

مہربانی، یہ باتیں میں نے یہاں یہ نہیں کہا کہ افغانستان کے خلاف میں لشکر بناؤں گا۔ کوئی لشکر نہیں۔ ہمارا ہر کارکن پارٹی کا لشکر ہے، جمہوریت کا لشکر ہے۔ 58 (2)(b) کے خلاف سارے پاکستان میں، میں نے وزیر اعظم نہیں بننا لیکن اس کے خلاف پورے پاکستان میں، میں نے challenge کیا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کی بقا اس میں ہے کہ یہاں آزاد Judiciary ہو، یہاں آزاد پریس ہو، کیوں گڑبڑ کر رہے ہیں؟ کیوں

اس ملک کو خرابی کی طرف لے جارہے ہیں۔ان باتوں کا آپ برامانتے ہیں۔کونسا مشکل کام ہے۔میں ان سے ملوں گا،ان سے کہوں گا کہ شہباز بھائی اس میں کوئی بری بات نہیں ہے۔جو بچے جیل میں ہیں یا پارلیمنٹ کی Resolution کے ذریعے یا executive order کے ذریعے یا آپ کا President کہہ دے کہ بچوں کو رہا کرو، کیا نقصان ہوگا؟بچے آجائیں گے،70 سال کے بوڑھے، کوٹ لکھپت جیل میں ہیں، 280 سال جیل کیوں؟ان باتوں کا اگر برامانتے ہیں تو بھئی یہ میں کرتا رہاہوں گا۔باقی آپ میرے colleagues رہے ہیں، کبھی کبھی تلخیاں بھی ہوں گی، کبھی کبھی وہ بھی ہوگی،اس ملک کو چلانے کیلئے،اس ملک کو بہترین ملک بنانے کیلئے ہم سب نے مل کر آگے بڑھنا ہے۔

آپ بجٹ پیش کر رہے تھے، ہمارے درمیان اختلاف رائے تھا، ہمارے بعض دوست کہتے تھے اس بجٹ کا boycott ہوناچاہئیے، بعض نے کہاکہ نہیں اس میں حصہ لیناچاہئیے۔اکثریت نے کہاکہ حصہ لیناچاہئیے۔ہم آئے، ہمارے بچوں نے بڑی محنت کی، بہترین تقاریر کیں۔پھر مجھ پر آپ نے یہ کمال کر دیا۔یہ کیسے چلے گا؟آپ کی یہ مثال غلط ہے، آپ کا یہ رویہ خطرناک ہے۔میں آج اس لئے بولا کہ کل آپ کی باتیں سارے پاکستان نے سنیں، تھوڑی سی مہربانی کریں، جو میں نے کچھ کہاہے، مہربانی کریں، ہمیں نہ چھیڑیں، پنجابی میں کہتے ہیں 'نہ چھیڑ ملنگاں نوں' تو ہمیں نہ چھیڑیں، بہت نقصان اٹھاؤ گے۔God bless you.

جناب سپیکر: شکریہ۔آپ نے آخر میں بہت اچھی بات کی، نہ چھیڑ وملنگوں کو، تو میرا خیال ہے میں ہوں ہی ملنگ۔یہ آپ بھی جانتے ہیں اور یہ سارے جتنے میرے دوست ہیں، میرے بھائی ہیں یہ جانتے ہیں، کیوں مستی خیل صاحب جانتے ہیں ناں؟ڈاکٹر صاحب ایک منٹ تشریف رکھیں، میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا۔میں نے 1998 میں PTI چھوڑدی تھی۔ایک خط لکھا تھا، میرے پاس آج بھی وہ خط ہے، وجوہات بتائیں تھیں ، رویئے کی وجوہات بتائی تھیں، لوگوں سے بات چیت کرنے کی روایت۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: الحمدللہ، میں نے یکم فروری 2001 کو مسلم لیگ(ن) join کی تھی جب نواز شریف صاحب کو ملک سے گئے ہوئے 50 دن ہوئے تھے۔تو میں نے کسی اقتدار کی پارٹی کو نہیں join کیا تھا، میں نے اُس پارٹی کو join کیا تھا جہاں کہتے تھے کہ ان کی leadership دس سال تک نہیں آئے گی۔میں نے شاہ محمود صاحب سے یہاں پر کھڑے ہو کر بات کی، میں آج بھی اس بات پر stand کرتا ہوں کہ وہ میں نے شاہ محمود صاحب کیلئے کی تھی جو distort کر کے آگے چلی گئی۔مجھے کوئی اس میں اعتراض نہیں ہے۔آپ نے میرے اوپر بات کی اور آپ نے کہا تم حوالدار ہو، میں نے آپ سے پوچھا، مسکرا کر پوچھا، مجھے دو طرح کے حوالدار پتہ ہیں، ایک جو border پر لڑتے ہوئے جان کا نذرانہ دیتے ہیں اور ایک جو چوروں، ڈاکوؤں اور منشیات والوں کو پکڑتے ہیں تو میں نے کہاکہ میں اُن میں سے کون ساوالا ہوں آپ بتادیں لیکن مسکرا کر۔وہ چونکہ ذات کے اوپر آپ نے تنقید کی جبکہ قانون یہ کہتاہے کہ you cannot challenge the Speaker or you cannot speak against him. میں آپ لوگوں کو نہیں روکتا، آپ ضرور بات کریں، میرے بارے میں کریں گے تو میری اصلاح ہوگی۔

اگلی بات جو آپ نے کل کہا کہ میں نے Constitution کو violate کیا۔ تو میں نے آپ سے پوچھا کہ مجھے بتایئے کہ کون سے Constitution کو violate کیا؟ آپ تشریف لے گئے، میں ایک انسان ہوں، جس طرح باقی بھی سب انسان ہیں، ہم لوگ بھی ایک لائن draw کر لیتے ہیں کہ ہم نے اس سے آگے نہیں جانا۔ آپ سب لوگ میرے لئے قابل احترام ہیں، میرے دونوں sides کے ممبران۔ یہ عہدہ اور میری یہ MNA-ship کوئی تاحیات نہیں ہے، پتہ نہیں میں اگلی اسمبلی میں ہوں یا نہ ہوں، میں گھر چلا جاؤں، پتہ نہیں میں کتنے دن، کتنے منٹ اور کتنے گھنٹے سپیکر ہوں تو یہ تعلق اور عزت کے رشتے رہنے چاہئیں۔ یہ عزت کے رشتے رہنے اس لئے چاہئیں کہ ہماری ذاتی لڑائی نہیں ہے، ہماری issues کی لڑائی ہے، میں وہ بات کرتا ہوں جو Constitution اور Rules میں لکھی ہے، میں کسی کی دل آزاری کرنے کی بات نہیں کرتا، میری کوشش ہوتی ہے مگر میں ابھی تک تو فرشتہ نہیں بنا اور شاید کبھی بن بھی نہیں سکوں گا، بہت گنہگار ہوں، بہت خطائیں کرتا ہوں مگر میں کوشش یہی کرتا ہوں۔ آپ لوگوں کو وقت دوں۔ آپ لوگوں کا جتنا allocated time تھا، اس سے تو تقریباً دوگنا، اگر دوگنا نہیں تو کچھ کم، آپ لوگوں کو موقع دیا گیا۔ 67 ممبرز بولے، ہم 3 دن بلاتے رہے۔ میں نے اندر security والوں کو بھیجا کہ کوئی رہ گیا ہے، جو نام بھیجے گئے ہیں انہوں نے بات نہیں کی please ان کو یہاں لے آیئے، وہ آ کے بات کر لیں۔ وہ تین دن نہیں آئے ہیں۔

Cut Motions پر پانچ یا دس لوگ بولتے ہیں۔ پچیس پچیس لوگوں کو بلایا کہ یہی جگہ ہے آپ کی بات کرنے کی۔ میں بار بار کہتا تھا، یہ Panadol والا attack ہوتا ہے آپ لوگوں کے اوپر۔ 4 گھنٹے میں اتر جاتا ہے کہ یہ جو آپ نے تقریریں کی ہیں۔ کل آپ لوگوں نے باہر جا کے کہنا ہے کہ سپیکر تو ہمیں بولنے نہیں دیتا، تو اس کا شکریہ۔ ریاض پیرزادہ صاحب کوئی بات کرنا چاہ رہے تھے،

وزیر برائے مکانات و تعمیرات (میاں ریاض حسین پیرزادہ): شکریہ جناب سپیکر، میں اتنی گزارش کرنا چاہ رہا تھا آپ کی خدمت میں ہاؤس کے توسط سے۔ میں 1993 سے لے کر اب تک آ رہا ہوں، اور ایک الیکشن میں نے احتجاجاً نہیں لڑا۔ اس کی کچھ وجوہات تھیں اور وہ بھی میری ذاتی مجبوری کی وجہ سے۔ خورشید شاہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، خواجہ آصف صاحب ہیں، رانا تنویر صاحب ہیں، کافی سنیئر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو میں یہی گزارش کر رہا تھا کہ تمام سنیئر لوگ ہونے کی حیثیت سے تمام واقعات رونما ہوتے رہے ہیں۔ جب ممبران بولتے ہیں تو پچھلی تقریروں اور آج کی تقریروں کا موازنہ بھی میرے پاس ہے۔ لیکن اختلاف کی بات ہو جائے گی۔ میں صرف اتنی گزارش کر رہا تھا کہ آج آٹھویں محرم ہے اور یہ سرکاری دربار پہلے بھی چلتے آئے ہیں۔ آج اگر اس دربار کو جلدی بند کر دیں تاکہ ہم لائسنس یافتہ ہیں۔ اگر انہوں نے واک آوٹ کرنا ہے تو ابھی کر لیں تاکہ ہم اپنے گھروں میں جائیں اور آل رسول کو پرسہ دیں میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا پھر یہاں پر اختلافات شروع ہو جائیں گے، تو مہربانی کر کے آج اس بجٹ کو پاس کریں۔ انہوں نے جانا ہے تو یہ چلے جائیں، ان کا احسان ہو گا، کیونکہ پچھلے رمضان شریف میں جب آرٹیکل 5 کے تحت پارلیمنٹ کو dissolve کرنے کی کوشش کی گئی تو ساڑھے سات ہزار پولیس والے، FC والے روزے سے یہاں کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کو پتہ ہے رات کو پھر نیا ایجنڈ آ جاتا تھا

روزے داروں کو، صرف اپنی اقتدار اور ان ایوانوں کے، ان کرسیوں کے لیے، جس کے لئے اہل رسول ذبح ہوئی، اس کے لیے یہ لڑ رہے تھے، اور آج بھی لڑتے رہیں گے، ان شاءاللہ، یہ سیاستدان۔

لیکن آج مہربانی کریں وزیر خزانہ صاحب کو موقع دیں تاکہ یہ ہمیں چھٹی دیں۔ دو دن کے لئے تو ہم گھر جائیں۔

جناب سپیکر: خواجہ آصف صاحب۔

وزیر برائے دفاع (خواجہ محمد آصف): بہت شکریہ، جناب سپیکر! جو آپ نے باتیں کی ہیں میرے خیال میں اس کے بعد تو گنجائش نہیں رہتی۔ لیکن ہم نے اسی ایوان میں 1990 کی دہائی میں انتہائی خوشی دیکھی۔ اس سے پہلے، 1985 سے لے کے 1990 تک، انتہائی کشیدگی دیکھی۔ دست و گریبان بھی ہوتے رہے ہم آپس میں، سیاسی طور پر بھی اور زبانی کلامی بھی اور ہاتھا پائی بھی ہوتی رہی۔

لیکن ان ساری باتوں کے بعد ultimately دونوں پارٹیز نے، اللہ تعالیٰ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کو جنت میں جگہ دے۔ انہوں نے اور میاں نواز شریف نے یہ احساس کیا کہ ہمیں آپس میں یہ چیزیں، time out کرنا چاہیئے، اور کوئی ایک لائحہ عمل یا ایک طریقہ کار بنانا چاہیے، جس میں opposition اور حکومتی پارٹیوں میں عزت و آبرو رہ سکے۔ میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا، لیکن اتنا ضرور کہوں گا، جب میں کسی کو ہدایت دیتا ہوں یا میں کسی کی کوئی demand کرتا ہوں، وہ ایک بڑا مشہور ہے، legal maxim ہے کہ اگر آپ equity demand کرتے ہیں you should come with clean hands، تو جب یہ equity demand کرتے ہیں، تو یہ بھی دیکھیں کہ ان کے ہاتھ صاف ہیں۔ اس House میں کیا کیا نہیں ہوا، ان کے اقتدار کے زمانے میں۔ اس ہاؤس میں کیا کیا نہیں ہوا جب یہ opposition میں تھے۔ آپ گواہ ہیں، مراد سعید صاحب ان میزوں کے اوپر چڑھتے تھے۔ میں بھی گواہ ہوں اور House کی دیواریں بھی گواہ ہیں کہ وہ ان کے اوپر چڑھتے تھے۔ انہوں نے حکومت میں ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ کیا کیا نہیں کیا اور Opposition میں ہوتے ہوئے کیا کیا نہیں کیا۔ آئیں ماضی کو وہ بھی correct کریں اور ہم بھی اپنے ماضی کو correct کریں، ہم سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں۔ Charter of Democracy پر sign کریں۔ میثاق جمہوریت میں اگر improvement کی ضرورت ہے، کسی ایسی چیز کی ضرورت ہے جو اس وقت نہیں ہو سکی تھی یا پچھلے چار، پانچ سال میں سامنے آئی ہے، اس کو اس میں درج کریں اور اس پر عمل کریں۔ ہمیں بھی اور ان کو بھی یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ماضی میں ہم نے کیا کیا کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ سپیکر کی کرسی پر بیٹھ کر آدھے گھنٹے میں 55 legislations ہوئی تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے اسمبلی توڑ دی۔ It is a cardinal sin کہ سپیکر کی کرسی پر بیٹھ کر یہ قدم اٹھائے اور assembly dissolve کر دی۔

سپیکر صاحب! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں اور آپ اس بات کے گواہ ہیں۔ وہ سب کہاں ہیں؟ جب بھی کوئی بات کرتے ہیں، جب بھی equity demand کرتے ہیں تو اپنے ماضی پر تھوڑی سی نظر دوڑا لیا کریں۔ آپ نہائے اور دھلے ہوئے نہیں ہیں۔ ہمارا ماضی بھی کوئی قابل رشک نہیں رہا ہو گا، لیکن ہم دو پارٹیوں نے ایک document sign کیا۔ اپنے ماضی سے سیکھا اور اس کے اوپر عمل بھی ہوا۔ اس کے نتیجے میں

constitutional amendments بھی کیں۔ ابھی بھی ضرورت ہے۔-Perhaps Constitutional amendments وہ اتنی نہیں چل سکیں جتنا چلنا چاہیئے تھیں یا ابھی بھی flawed ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے کل example دی Shehbaz Sharif walked over to them. Leader of the Opposition کے پاس گئے، گوہر صاحب کے پاس گئے، وہاں کھڑے ہو کر ان سے بات کی۔ Finance Minister صاحب ان کے پاس گئے۔ جب عمران خان صاحب ملک کے وزیراعظم تھے تو یہ سوچ نہیں آتی تھی۔ یہ ہم سے بات نہیں کرتے تھے کہ کہیں عمران خان صاحب ناراض نہ ہو جائیں۔ آپ اس بات کے گواہ ہیں۔ سپیکر صاحب! بولیں، کم از کم گواہی تو دیں۔ ان کا کوئی بندہ ان benches پر نہیں آتا تھا جن پر ہم بیٹھے ہوتے تھے۔ پیپلز پارٹی کے ساتھ انتہائی کشیدگی کے دوران، اللہ تعالیٰ احمد مختار کو جنت نصیب کرے، ہم اس وقت پیچھے ہوتے تھے۔ وہ بھی اٹھ کے آتے تھے، ہم بھی اٹھ کے جاتے تھے اور رات کو کھانا اکٹھے کھاتے تھے۔ ہماری relationship میں ایک stability تھی، جو انہوں نے destroy کر دی ہے۔ پارلیمانی نظام اور سیاست کو جتنا عمران خان نے نقصان پہنچایا ہے، پچھلے 78 سال میں کسی نے نہیں پہنچایا۔ He is actually culpable میں لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا، لیکن Constitution اور جمہوری روایات کو جتنا نقصان اس شخص نے پہنچایا ہے۔ اس کی تابعداری میں ان لوگوں نے بھی ہمیں نقصان پہنچایا ہے اور اس ایوان کو نقصان پہنچایا ہے۔

محمود اچکزئی میرا بھائی ہے۔ مجھے ان کے بزرگوں کا بھی احترام ہے۔ ان کے بزرگوں کا میرے بزرگوں کے ساتھ تعلق تھا۔ میں way back mid 60s میں ان کے والد صاحب سے ملا جب وہ جیل سے رہا ہو کے میرے والد کو ملنے آئے۔ وہ ان کے درمیان بیٹھے ہوئے عجیب و غریب لگتے ہیں۔ ان کی روایات ہیں، میں ان سے agree کروں یا نہ کروں۔ اِن لوگوں کی تو روایات ہی کوئی نہیں ہیں۔ ایک بندے کی خواہش کے تابع ہو کر کوئی پارٹی نہیں چل سکتی۔ چاہے وہ پیپلز پارٹی ہو، PML(N) ہو۔ ان کی پارٹی میں جمہوریت نہیں ہے۔ یہ کس جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔ چھوٹی موٹی ہم میں ضرور خرابی ہو گی۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ how can they delete their past? جو یہ آوازیں لگاتے تھے ان کی گونج ابھی بھی ایوان میں سنائی دے گی۔ کافی ہو گیا ہے۔ السلام علیکم۔

جناب سپیکر: راجہ پرویز اشرف صاحب۔

راجہ پرویز اشرف: شکریہ، جناب سپیکر! Budget proceedings ہیں۔ آپ کی مہربانی کہ اس دوران آپ نے time دیا آنریبل ممبران کو اور مجھے بھی۔ جناب سپیکر! میں ہمیشہ اس بات کا داعی رہا ہوں کہ ذاتی تنقید تو کسی پر بھی نہیں ہونی چاہیئے اور پارلیمنٹ کے اندر یا پارلیمنٹ کے باہر parliamentarian جس وقت گفتگو کریں تو اس کے اثرات مثبت آنے چاہیئں ہمارے معاشرے میں، ہمارے ملک پر، کسی کی دل آزاری نہیں ہونی چاہیئے۔ آج بڑے انتہائی درد کے ساتھ قریبی دوست جن سے بڑا محبت اور احترام کا رشتہ ہے اور میں انتظار کر رہا تھا کہ یہاں پر موجود ہوں۔ خواجہ محمد آصف صاحب جو کہ بڑے سینئر سیاستدان ہیں، ان کے والد گرامی ایک بہت ہی senior and well respected

politician تھے اور یہ مشہور ہے خواجہ آصف صاحب کے وہ بڑے دبنگ طریقے سے اپنی بات کرتے ہیں اور ہم سب ان کو پسند بھی کرتے ہیں، لیکن کل ان کا انٹرویو آیا اور میں خواجہ صاحب کو یہاں یہ بتانا چاہ رہا ہوں اس انٹرویو سے، بہت بڑی تعداد میں عوام الناس پاکستان میں، کشمیر میں اور دنیا بھر میں بسنے والے کشمیریوں کی دل آزاری ہوئی۔

آپ نے اس کی کوئی صفائی بھی پیش کی اپنے tweet پر یا اپنے social media پہ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کشمیر ایک بہت ہی sensitive علاقہ ہے اور وہاں اس کے بارے میں بات کرنے سے پہلے ہمیں بہت کچھ سوچنا پڑتا ہے، اور سوچنا ہوگا، آج کشمیر کے جو حالات ہیں، یہاں پر جو مشکلات ہیں کشمیری بھائیوں کے لئے، اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے لئے، اس بحث پر جائے بغیر کہ کس کی غلطی ہے یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ لیکن خواجہ صاحب جب آپ جیسا senior Parliamentarian ایک Pakistani Parliamentarian یہ کہے کہ فلاں علاقے کو میں راولا کوٹ والوں کو تو میں کشمیری ہی نہیں سمجھتا یا کوئی کمتر کشمیری سمجھتا ہوں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے، بہت بڑی دل آزاری ہوئی ہے، میری ساری جماعت کی دل آزاری ہوئی ہے، پاکستان میں بسنے والے ہر شخص کی جو کشمیر سے محبت رکھتا ہے جو قائد اعظم کے اس فرمان پر یقین رکھتا ہے کہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے، اس کا دل بہت رنجیدہ ہوا اور کشمیر کے لوگ خصوصاً، آپ خواجہ ہیں آپ خود کشمیری ہیں اور میں سمجھتا ہوں میرا تو کیوں کہ کشمیر کے ساتھ یہ رشتہ ہے کہ ہمارا border ایک ہے، میرا علاقہ اور ان کا علاقہ جڑا ہوا ہے، ہماری زبان ایک ہے، ہماری بولی ایک ہے، ہمارا رہن سہن ایک ہے، ہماری آپس میں رشتہ داری ہے آنا جانا ہے، دکھ سکھ کے ہم ساتھی ہیں۔

تو مجھے نہیں یہ سمجھ لگتی جناب سپیکر! کشمیر کے حالات کو کنٹرول کرنے کے لئے آج آگ پہ پانی ڈالنے کی ضرورت ہے، آج محبت کی ضرورت ہے کشمیریوں کو، آج پیار کی ضرورت ہے، میری جماعت نے ہمیشہ اور مجھے فخر ہے کہ میں اس جماعت سے تعلق رکھتا ہوں کہ بانی پاکستان پیپلز پارٹی شہید بھٹو نے کہا تھا کہ ہم 1,000 سال جنگ لڑنے کے لئے تیار ہیں کشمیر کی آزادی کے لئے اور انہوں نے اس سے بھی آگے یہ کہا کہ میں تو خواب میں بھی کشمیر کے بارے میں غلطی نہیں کر سکتا۔ پھر میری عظیم قائد شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ جہاں کشمیریوں کا پسینہ گرے گا، وہاں ہمارا خون گرے گا، پھر کل کی بات ہے کہ ہمارے نوجوان چیئرمین نے کہا کہ لوانگے لوانگے سارا کشمیر لوانگے، اس لیے یہ ایک اظہار یکجہتی تھا، ایک محبت تھا، ایک عشق کا رشتہ تھا اور ہے ان شاءاللہ تعالی ہمیشہ رہے گا کشمیر کے ساتھ ہمارا۔

جناب سپیکر! کشمیر میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے میں خود اس کا گواہ ہوں، یقیناً اب وہاں حکومت وقت نے اور Establishment نے پوری کوشش کی کہ کسی طریقے سے یہ مسئلہ ٹھنڈا ہو۔ میں یہ نہیں کہتا سارے لوگ وہاں پر جو ہے وہ خدانخواستہ کوئی دہشت گرد ہیں، یا anti-Pakistan ہیں، ہرگز نہیں ان کے دل پاکستان کے ساتھ دھڑکتے ہیں، آپ اس آزاد کشمیر کی بات کر رہے ہیں، مقبوضہ کشمیر کے لوگ دفن ہوتے ہیں تو پاکستان کے پرچم میں ہوتے ہیں، پاکستان زندہ باد کہہ کے پھانسی کے پھندوں کو چومتے ہیں اور گولیاں کھاتے ہیں۔ ان کے بارے میں کوئی شخص چاہے اس کا تعلق کسی بھی سیاسی جماعت سے ہو، یہاں سے ہو وہاں سے ہو، غیر ذمہ دارانہ بیان دینا یا ان کی توہین کرنا، تذلیل کرنا کسی طور پر بھی Kashmir cause کے

لئے بہت ہی نقصان دہ ہے، کشمیری، کوئی کشمیر کے اندر ہے، کوئی پاکستان میں، یا دنیا کے کسی کونے میں بھی بستا ہے، وہ ہمارا بھائی ہے، وہ ہمارا بیٹا ہے، وہ ہمارے دل کے نزدیک ہیں، ہم اور وہ ایک ہیں، وہ پاکستان کی بات کرتا ہے۔آج کشمیر کا وزیر اعظم جا کر جلسوں میں کہتا ہے کہ میں ہوں پاکستان، اور پاکستان میں ہوں۔تو اس صورتحال میں کسی علاقے کو جیسے کہ اگر آپ کہیں کہ راولاکوٹ میں ایسا ہے، گوجر خان کے لوگ ایسے ہیں یا سیالکوٹ کے لوگ ایسے ہیں، تو اس طریقے سے sleeping statement جو ہے جناب سپیکر! کسی طور پر بھی نہیں دینی چاہیے اور خاص طور پر بہت ہی seniorساتھی کو تو نہیں دینی چاہیے، کیوں کہ یہ ہمارے ساتھی ہیں، پارلیمنٹ ہے، پارلیمنٹ میں تشریف فرما ہیں، ہمارے وزیر دفاع ہیں میں ان کی طرف سے راولاکوٹ والے لوگوں سے معافی مانگتا ہوں اور معذرت کرتا ہوں کہ یہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میں ایک گزارش کروں گا مجھے repeatedly requests بھیج رہے ہیں ممبران کہ انہوں نے مجالس attend کرنی ہیں، انہوں نے جانا ہے تو میں آپ کو Point on Personal Explanation بھی دیتا ہوں، میں حضرت صاحب request کروں گا یہ پندرہ منٹ کا Business ہے اس کے بعد آپ پھر detail تقریر کر لیں۔ایک منٹ خواجہ صاحب کو دیتا ہوں اس کے بعد آپ کو بھی دیتا ہوں۔

POINT OF PERSONAL EXPLANATION

جناب سپیکر: جی خواجہ صاحب .Point of Personal Explanation

خواجہ محمد آصف: جناب سپیکر! اگر کل کا آپ میرا tweet پڑھیں۔میں نے کشمیریوں کی چاہے وہ مقبوضہ کشمیر کے لوگ ہیں، یا وہ لوگ جنہوں نے اکتوبر 1947 میں ہجرت کی وہاں سے اور لاکھوں جانوں کی قربانیاں اس ہجرت کے دوران انہوں نے دیں۔کئی عزتیں لوٹائیں، کئی لوگ وہاں پہ رہ گئے، ان کا آج بھی کوئی پتہ نہیں ہے یہ دو categories ہیں اور اس کے بعد جناب سپیکر! بالکل صحیح کہا میرے بھائی نے کہ جو وہاں پہ struggleاس وقت ہو رہی ہے، پچھلے 78 سال سے جو کشمیریوں نے مقبوضہ کشمیر میں شہادتیں دی ہیں، جس طرح انہوں نے پاکستان کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار اپنی جانوں کے نذرانے دے کے کیا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو میں نے وہاں پہ کہا ہے اس کی ساتھ باقاعدہ argument بھی ہے۔لیکن جب وہ کہتے ہیں کہ بلوچستان سے لاشیں جو ہیں وہ ان کی واپس آجاتی ہیں۔لیکن کشمیر سے ان کی لاشیں بھی واپس نہیں جائیں گی تو پھر جو میں نے جواب دیا ہے بالکل befittingجواب دیا ہے۔میں بالکل اس کے اوپر جو ہے کوئی شرمسار یا مجھے اس پہ کوئی ندامت نہیں ہے۔جب ہمارے متعلق یہ لوگ کہیں گے اور میں نے آپ کو صحیح کہا ہے میں نے اس میں لکھا ہے کہ Kashmiri birth certificate سے نہیں بنتا، کشمیری قربانیوں سے بنتا ہے، ہجرت سے بنتا ہے، جن کو گھروں میں بیٹھ کے آزادی ملی ہوئی ہے، وہ کبھی بھی آزادی کی جو ہے قدر و قیمت نہیں جان سکیں گے۔

میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ یہ میں نے ایک argumentدیا ہے کہ birth certificate کے ساتھ کشمیری کوئی نہیں بنتا، birth certificateکے ساتھ پاکستانی بھی کوئی نہیں بنتا۔اس کو بھی پاکستان کے ساتھ محبت کا ایک رشتہ قائم کرنا پڑتا ہے۔اگر پاکستانی

شہریت میرے پاس ہے، خدانخواستہ اگر میں پاکستان کی سالمیت کے خلاف بات کروں تو میں پھر پاکستانی نہیں ہوں،Pakistani passportیا ID Cardجو ہے وہ مجھے یہ حق نہیں دیتا کہ میں پاکستان کے خلاف بات کروں اور کشمیری، کشمیری کے خلاف بات کریں ان کی struggle کے خلاف بات کریں، قربانیوں سے گریز کریں، گھر بیٹھ کے آزادی لیں اور اس کے بعد حقوق بھی اور پاکستان کے خلاف، جانیں تو ہم نے دی ہیں، کشمیریوں نے بھی دی ہیں۔ لیکن آج بھی Control Line کے اوپر سارے پاکستان کے چاروں، صوبوں کے، بلتی، گلگتی اور کشمیری وہاں پر پہرہ دے رہے ہیں ان کی آزادی کے لئے، پانچ جنگیں ہم نے لڑی ہیں اور اس کے بعد صلہ کیا ملتا ہے کہ پاکستان کو وہاں پہ گالیاں دی جاتی ہیں، وہاں پہ دھرنے دیے جاتے ہیں، ہمارے شہیدوں کی توہین کی جاتی ہے، مجھے قطعی طور پر ندامت نہیں ہے، میں نے جو لکھا ہے شہادت کے ساتھ، ثبوت کے ساتھ لکھا ہے، کوئی birth certificateکسی شخص کا دنیا میں کہیں بھی، اس کو یہ entitle نہیں کرتا کہ وہ اپنی place of birthکو challenge کرے یا اس کے ساتھ بے وفائی کرے یا غداری کرے۔ شکریہ (عربی)۔

POINTS OF ORDER

جناب سپیکر: مولانا صاحب میں request کروں گا کیونکہ بار بار ابھی تو ریاض پیرزادہ صاحب چلے بھی گئے کہ آپ نہیں دے رہے ہیں تو میں requestکروں گا مختصر بات کرنے کے لئے۔ شکریہ۔

مولانا فضل الرحمٰن: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ (عربی) یہاں پر کچھ باتیں جذباتی حدود سے آگے جا کر ہوئی ہیں، جو کہ یہ وقت بڑے تحمل کا ہے، بڑی سنجیدگی کا ہے، برداشت کا ہے اور جناب سپیکر! میں انتہائی احترام کے ساتھ عرض کرنا چاہوں گا کہ کل آپ بھی کچھ ضرورت سے زیادہ جذباتی نظر آئے۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب جب یہ کہا جائے گا کہ Constitution میںviolate کرتا ہوں تو میں نہیں violate کر رہا ہوں تو آپ لوگ بھی کر رہے ہیں، یہ بھی کر رہے ہیں ساری sidesمطلب، الزام لگائے وہ prove بھی تو کریں ناں کہ کونسا الزام ہے، وہ تو میں پھر سے کروں گا۔

مولانا فضل الرحمٰن: (فارسی اشعار) تو یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہماری سیاست میں کبھی ہم ذرا حدود سے آگے چلے جاتے ہیں اور اچھی بات ہے خواجہ آصف صاحب نے جو باتیں کی ہیں کہ ہم بھی اپنے غلطیوں سے کچھ سبق سیکھتے ہیں۔ غلطیوں سے سبق سیکھنا اچھی بات ہے۔

لیکن اس وقت اگر کشمیری احتجاج پر ہیں، میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ وہاں جو باضابطہ طور پر Charter of Demandپیش کیا گیا ہے، اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس پر حکومت object کریں۔

تقریروں میں نوجوان ہیں اگر کسی نے کوئی حد سے آگے بڑھ کر بات کی ہے یا پاکستان کے خلاف کوئی الفاظ تعمیر ہوئے ہیں تو اس کے حق میں بھی باتیں ہوئی ہیں۔اسی اجتماع میں ہوئی ہیں، انہی کے مقررین نے پاکستان کے حق میں وعدے کیے ہیں۔اور آج وہ باقاعدہ ایک خط مجھے بھیج رہے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہیئے، جناب سپیکر! میں آپ سے مخاطب ہوں۔

جناب سپیکر: جی میں سن رہا ہوں۔

مولانا فضل الرحمٰن: رولز کے مطابق سپیکر سے ہی مخاطب ہونا پڑتا ہے اور اگر سپیکر جو ہے (فارسی)۔

جناب سپیکر: یہاں multitasking کرنی پڑتی ہے مولانا صاحب۔

مولانا فضل الرحمٰن: جی، کشمیریوں کی جو اس وقت جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی ہے۔انہوں نے باضابطہ طور پر مجھے یہ خط بھیجا ہے، اپنی قیادت کے دستخطوں کے ساتھ اور جس میں انہوں نے ثالثی کا کردار ادا کرنے کے لیے مجھے کہا ہے۔یقیناً یہ کام میں تنہا نہیں کر سکتا، نہ میرے بس کی بات ہے۔ لیکن میں نے ان کو اس کا مثبت جواب دیا اور کل 23 تاریخ تھی یہ آخری تاریخ تھی انہوں نے لانگ مارچ کا اعلان کرنا تھا اور اگلا پروگرام دینا تھا لیکن انہوں نے نہیں دیا۔

اور ابھی ان کے درمیان بھی شاید مشاورت چل رہی ہو وہ کوئی جواب تیار کر رہے ہوں۔میرا جوان کو پیغام ملا ہے اس کے بارے میں۔لیکن حکومت، حکومت ہوا کرتی ہے۔اگر حکومت کا ردعمل مقررین نوجوانوں کی تقریروں اور اس سے بھی کہیں بڑھ کر حکومت کا ردعمل جذباتی ہو جاتا ہے، تو یہ حکومت کا مقام نہ ہوا۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! آپ کے یہاں جو کچھ لگا ہے اس کی وجہ سے آواز آپ کی distort ہو کے جا رہی ہے، clear نہیں جا رہی۔ جی مولانا صاحب۔

(اس موقع پر وزیراعظم پاکستان ایوان میں تشریف لے آئے)

مولانا فضل الرحمٰن: جناب سپیکر! اچھا ہوا جناب وزیراعظم بھی تشریف لے آئے ہیں، پاکستان پیپلز پارٹی کے قیادت بھی موجود ہے اور ان کی موجودگی میں، میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ اگر اس وقت احتجاج پر بیٹھے ہوئے عوام کا ایک بڑا ہجوم ہے۔ایسا نہیں بالکل کہ وہاں پر کوئی پبلک نہیں ہے ان کے ساتھ، لوگ بڑی تعداد میں راولاکوٹ میں موجود ہیں اور ان کی جو جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی ہے۔اس کا باضابطہ طور پر میرے پاس خط آیا اور میں نے اس کے جواب میں ایک بیان ریکارڈ کیا جو ان کو بھیجا، اس کو publish کیا میں نے کہ میں اس میں جو کردار ہو سکتا ہے میں کرنے کے لیے تیار ہوں اور حکومت کے آفس کو بھی میں نے آگاہ کیا ہے۔ابھی تک نہ حکومت کی طرف سے مجھے کوئی جواب ملا ہے اور نہ ہی ابھی تک ان کی طرف سے کوئی ردعمل آیا ہے سوائے اس کے کہ کل 23 تاریخ تھی اور کل انہوں نے اگلا پروگرام دینا تھا، لانگ مارچ کا اعلان کرنا تھا جو انہوں نے نہیں کیا اور اس وقت انہوں نے کسی قسم کے اگلے قدم کا اعلان نہیں کیا ہے۔

تو یہ ان کی طرف سے ایک مثبت رد عمل عملی طور پر نظر آرہا ہے اور میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمارے جواب کو احترام دیا اور ان شاءاللہ اگر حکومت کی طرف سے کوئی مثبت اور امید افزاء گفتگو ہوتی ہے تو یہ مسئلے کو حل کرنے کی طرف لے جائے گی۔ بات چیت ہونی چاہیئے Charter of Demand پہ نظر رکھنی چاہیئے۔

اس میں کچھ ہمیں حکمت عملی کا مظاہرہ کرنا ہوگا، تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور خواجہ آصف صاحب نے جو باتیں کی ہیں ہر چند کہ اگر اس میں قابل اعتراض مواد ہے، ہر چند کہ اس میں اگر کشمیر یا پاکستان کے مفاد کے خلاف کوئی مواد ہے، تب بھی وہ خواجہ آصف نہیں ہے یہاں پر وہ یہاں پر وزیر دفاع ہیں اور وزیر دفاع کی حیثیت سے ان کا رد عمل محتاط ہونا چاہیئے تھا۔

میرے خیال میں جب لڑائی والا کام ہو تو آپ لوگ لڑائی والا کام خواجہ آصف کے حوالے کرتے ہیں اور جب مفاہمت والا کام ہو تو وہ آپ اسحٰق ڈار کے حوالے کرتے ہیں۔آج ان کو لا تعلق کیوں کیا جا رہا ہے۔ میرے خیال میں اس کا تعلق صرف داخلہ پالیسی سے نہیں ہے، اس کے اثرات ہماری خارجہ پالیسی پر پڑ رہے ہیں اور پاکستان نے اس وقت جو ایران امریکہ کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کیا ہے۔ اور اس کے جو دنیا میں مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ پاکستان کے اندر ان کو ہمیں سمیٹنا چاہیئے، حکومت کو بھی چاہیئے کہ وہ اس اس طرز عمل کو اس کے مفادات کو سمیٹے۔ لیکن جہاں وہ باہر سے عزت کما رہے ہیں، پاکستان کے اندر اس کو گنوا رہے ہیں۔

یہاں حکومت کی ان کامیابیوں کے عوام پر کوئی اثرات مرتب نہیں ہو رہے۔ یہاں امن و امان نہیں ہے اور خیبر پختونخوا، بلوچستان میں تو پہلے ہی امن و امان نہیں تھا۔ سندھ کے لوگ ڈاکوؤں کے ہاتھوں محکوم نظر آرہے ہیں۔ لیکن اگر کشمیر کی بھی یہ صورتحال بنتی ہے اور اس مشکل میں ریاست پھنسی ہوئی ہے۔ اس مشکل وقت میں انہیں قومی یکجہتی کی ضرورت ہے۔ اگر ان حالات میں بھی حکومت کی طرف سے ایسے بیانات آئے کہ جس سے قوم تقسیم ہو، جس سے اپوزیشن کو سخت رد عمل دینا پڑے۔ تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ یہ ملکی یکجہتی کے لیے کوئی کردار ہو بلکہ ملک کو تقسیم کرنے کا سبب بنے گا۔

بہت زیادہ اشتعال ہے ملک کے اندر، ہم نے پرسوں چارسدہ میں جلسہ کیا۔ ہم نے اس سے پہلے پشین میں جلسہ کیا، لاکھوں لوگ وہاں اکٹھے ہوئے۔ بہت ہی کامیاب اجتماع پبلک نے response دیا اور یہ وہ میدان ہے کہ اگر ایک سیاسی جماعت پبلک میں اترتی ہے اور تاحد نظر انسانوں کا سمندر اکٹھا کرتی ہے۔ یہ ایک وہ سیاسی جنگ ہے کہ جہاں قوم کا moral بلند ہوتا ہے اور آپ کے کارکنوں کا moral بلند ہوتا ہے، امن پسندوں کا moral بلند ہوتا ہے اور مسلح قوتیں ان کا moral گر جاتا ہے۔ تو میرے خیال میں ہم جس محاذ پر کام کر رہے ہیں میں تو سمجھتا ہوں کہ ہمیں پبلک کی طرف سے زبردست قسم کا ایک مثبت رد عمل ملا ہے۔ کیا وہ رد عمل حکومتی پارٹی کو بھی مل سکتا ہے، میرے خیال میں ان کے لیے حالات نہیں۔ آپ کو وہ حالات بنانے ہوں گے۔ یہاں یکجہتی کا اظہار کریں۔ جب انڈیا کے ساتھ لڑائی ہوئی تو سب سے پہلے میں نے support کیا۔ اگر آپ نے ایران اور امریکہ کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کیا ہے تو سب سے پہلے میں نے support کیا ہے، اور میں اچھے کاموں پر اچھی بات کہوں گا، یہ ساری چیزیں ایسی

ہیں کہ ذرا اپنے ماضی کو بھی پہلے دیکھ لیا کریں، اس کے بعد آپ ہماری تنقید کو اتنا سخت رد عمل دیں۔ جناب سپیکر! آپ ہمیں ضرور ڈانٹیں، آپ ہمارے سپیکر ہیں، آپ ہماری غلطیوں کی اصلاح بھی کریں گے، لیکن جب ہم اور آپ کی قیادت اس قسم کے خطابات کرتی تھی تو آپ بھی اُن کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھے ہوتے تھے، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ Thank you, جی honourable Prime Minister۔

وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ حضرت مولانا ہم سب کے لیے انتہائی قابل احترام ہیں۔ میرے تو اِن سے بہت ہی بہترین تعلقات بھی ہیں اور ہمیشہ شفقت فرماتے ہیں۔ اس حوالے سے میں اِن کی پوری تقریر نہیں سن سکا، میں بیچ میں آیا تھا، اس کے لیے ہم بڑے اچھے انداز سے مولانا صاحب کی خدمت میں آپ کے توسط سے جواب دیں گے لیکن ابھی جو آخری ایک دو جملے آپ نے فرمائے، تو یقیناً وہ ایک record کا حصہ ہیں۔ لیکن چونکہ میرے مولانا صاحب سے جس طرح میں نے کہا کہ انتہائی احترام کا رشتہ ہے، اور میں ان کے ہاں اکثر ان کی قدم بوسی کے لیے جاتا ہوں۔ جو تخلیے میں میری بعض باتیں مولانا صاحب سے ہوئی ہیں، وہ قیامت تک، قبر میں میرے ساتھ جائیں گی، میں کبھی وہ بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: رانا ثناءاللہ صاحب۔ نہیں، آپ کو دے دیا تھا، آپ باہر جا کر press conference کریں کہ یہ بولنے نہیں دیتے۔ کوئی Point of Order نہیں۔ رانا ثناءاللہ صاحب۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ لوگوں نے کل ہی تو press conference کی ہے کہ میں نے آپ لوگوں کو پندرہ دن تک بولنے نہیں دیا۔ گھنٹوں گھنٹوں بات کرنے کے بعد آپ لوگوں نے press conference کی کہ میں تو بولنے نہیں دیتا۔ تو اب اِسی طرح رہنے دیں۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: گوہر صاحب نہیں آپ میرے خلاف press conference کریں۔

مولانا فضل الرحمن: جناب سپیکر! Prime Minister صاحب نے جس محبت کا اظہار کیا ہے، میں اِس محبت کو welcome کہتا ہوں، اور انہوں نے مجھ سے اگر کچھ تنہائی میں ویسی بات کی ہے تو میں اُن کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ ایوان کے سامنے کھل کر بتائیں۔

جناب سپیکر: جی۔ وزیراعظم پاکستان۔

میاں محمد شہباز شریف: جناب سپیکر! میں مولانا صاحب کی فراخدلی کی بنیاد پر جو offer ہے میں اس کو اس لئے قبول نہیں کروں گا کہ پھر معاملات اتنے دور چلے جائیں گے کہ واپس نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر: رانا ثناءاللہ صاحب۔ رانا صاحب آپ کی سیٹ پیچھے ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: کیسے بولنے دوں؟ میں نے آپ کو 15 دن بولنے نہیں دیا۔ میں نے ایک گھنٹہ بھی بولنے نہیں دیا۔ آج press conference کریں جو کل کی ہے۔ آپ کو پندرہ بیس گھنٹے بولنے دیا، 10 Cut Motions کی جگہ 25,25 Cut Motions پر بولنے دیا، آپ Panadol کی طرح ہیں چار گھنٹے کے بعد احسان اتار دیتے ہیں۔ تو اس لئے جائیں جا کر باہر press conference کریں۔ رانا صاحب۔

مشیر برائے سیاسی و عوامی امور و بین الصوبائی رابطہ (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! گوہر خان صاحب بعد میں بات کر لیں۔

جناب سپیکر: وہ اب میں decide کروں گا کہ کب کریں گے۔

رانا ثناءاللہ خان: جناب سپیکر! حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے کشمیر کے متعلق جو بات کی ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ اپنے سارے حقوق expire کر گئے ہیں۔ یہ Leader of the Opposition آپ کو represent کرتے ہیں۔ پھر لے لیں جیسے لے سکتے ہیں۔ رانا صاحب، آپ بات کیجئے۔

رانا ثناءاللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ حضرت مولانا نے کشمیر سے متعلق جو بات کی ہے، وہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے، اور اس کا تعلق نہ صرف تحریکِ آزادیٔ کشمیر سے ہے بلکہ پاکستان سے ہے۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اُس معاملے میں کسی قسم کی غلط فہمی کو موقع نہیں ملنا چاہئیے۔ حضرت مولانا نے جس جذبے کے تحت بات کی ہے اور انہوں نے جس طرح سے یہ فرمایا کہ اس معاملے میں انہیں ثالثی کے متعلق کہا گیا ہے۔ بالکل، حضرت مولانا اس بارے میں جو بھی معاملہ کریں گے، اس معاملے کو حکومت welcome کرے گی۔ ہم نے ہمیشہ اُن کی حکمت سے اور اُن کی دیانت سے استفادہ حاصل کیا ہے، لیکن اس بارے میں چند حقائق حضرت مولانا کے علم میں نہیں ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ متوجہ ہوں اور وہ میں اُن کی خدمت میں رکھنا چاہوں گا۔

اس Action Committee نے پچھلے سال، ایک سال پہلے، جب وہاں پہ اسی طرح سے گھیراؤ جلاؤ اور تشدد کا راستہ اپنایا، اُس وقت Action Committee کے دو main مطالبات تھے۔ اُن کا ایک مطالبہ یہ تھا کہ منگلا ڈیم بنتے وقت اُن کے ساتھ پاکستان کی Government کی طرف سے جو معاہدہ ہوا تھا کہ بجلی جس rate پر manufacture ہو گی، اُسی rate پر آزاد کشمیر کے لوگوں کو فراہم کی جائے گی۔ اور دوسرا، انہوں نے کہا کہ گندم کے اوپر ہمیں subsidy دی جائے۔ ان دو main مطالبات کے ساتھ انہوں نے 38 اور مطالبات پیش کیے۔ وہ تمام 38 مطالبات یہی تھے کہ فلاں سڑک بنا دیں، فلاں bridge بنا دیں، فلاں جگہ پہ فلاحی منصوبہ تعمیر کر دیا جائے، hospitals میں MRI machines فراہم کی جائیں۔

(مداخلت)

Mr. Speaker: Kindly don’t disturb, because your team are disturbing you can’t take the mike by disturbing, راناصاحب بات کریں۔

راناثناءاللہ خان: بجلی کا جو وہاں پہ نظام ہے، اُس سے متعلق ان کا کوئی تقریباً10 ارب روپے کا مطالبہ تھا کہ اُس کو درست کیا جائے۔ وزیراعظم نےاُن کے ساتھ مذاکرات کے لیےایک کمیٹی قائم کی۔اس کمیٹی میں میرے علاوہ احسن اقبال صاحب، امیر مقام صاحب اور ڈاکٹر طارق فضل صاحب تھے، اور People's Party کی طرف سے راجہ پرویزاشرف صاحب اور قمر الزمان کائرہ صاحب تھے۔ہم نے جا کر اُن کے ساتھ مظفرآباد میں مذاکرات کیے، اور اُن کے تمام مطالبات، جو کہ آزاد کشمیر کی تعمیر و ترقی سے متعلق تھے، وہاں جو عوامی مطالبات public welfare کے تھے، ان کے ساتھ بیٹھ کر اُن سب کے اوپر، ایک ایک مطالبے پر بات کی اور وزیراعظم پاکستان نے، اب آپ دیکھیں کہ کب منگلا ڈیم بنا تھا اور کب حکومت پاکستان نے، حکومت آزاد کشمیر کے ساتھ یہ معاہدہ کیا تھا کہ یہاں سے جو بجلی بنے گی اُسے اُسی ریٹ پر آزاد کشمیر کے لوگوں کو دیا جائے گا، تو یہ کتنے سال لگے، تقریباً پچاس ساٹھ سال وہ مطالبہ پورا نہ ہوا لیکن میاں شہباز شریف نے اسی وقت اُن کے اِس مطالبے کو منظور کیا اور آج پورے ملک میں بجلی کا جو rate ہے، وہ سب کو معلوم ہے، لیکن حضرت مولانا، آزاد کشمیر میں وہ بجلی ساڑھے 3 روپے فی یونٹ کے حساب سے استعمال کر رہے ہیں۔

اِسی طرح سے گندم کے اوپر 2,000 روپے فی من کے حساب سے انہیں subsidy دی جا رہی ہے، اور وہ گندم اور آٹا ان کو فراہم کیا جا رہا ہے۔جو 38 مطالبات انہوں نے رکھے تھے اُن میں بڑے مطالبات میں ہسپتالوں میں MRI machines مہیا کرنا تھا، وہ مہیا کی جا چکی ہیں۔اس کے بعد جو بجلی کا نظام ہے اس کو درست کرنے کے لیے تقریباً 10 billion روپے کی رقم درکار تھی، وہ بھی وزیراعظم نے فراہم کی، اور وہاں پہ جا کے بجلی کا نظام سارا ٹھیک ہو گیا۔

38 مطالبات تھے، اب ان 38 مطالبات میں سے کوئی ایک مطالبہ بھی ایسا نہیں ہے جس کے اوپر کام نہیں ہوا۔اس کے ساتھ انہوں نے ایک مطالبہ یہ پیش کیا کہ مہاجرین کی جو 12 سیٹیں ہیں ان کو ختم کر دیا جائے۔ان سے یہ کہا گیا کہ دیکھیں، یہ آزاد کشمیر کی جو Legislative Assembly ہے، یہ اس کا استحقاق ہے، یہ آئین اور قانون کی بات ہے۔یہ بات دھرنے میں، جلسے میں یا جلوس میں جو ہے وہ حل ہونے والی نہیں ہے۔اس کے اوپر ایک Committee بنائی گئی۔ Committee میں 2 ممبر Joint Action Committee کی طرف سے، دو آزاد کشمیر گورنمنٹ کی طرف سے اور دو Federal Government کی طرف سے لیے گئے۔6 رکنی committee سے متعلق یہ طے کیا گیا کہ یہ committee اس کے متعلق اپنی سفارشات آزاد کشمیر Government میں پیش کرے گی۔

اکتوبر 2025ء سے onward انہوں نے اس committee کا boycott کیا، اس کمیٹی میں شامل ہونے اور بات کرنے سے انکار کیا۔ جنوری 2026ء میں، جبکہ ان کو یہ معلوم تھا کہ جولائی میں آزاد کشمیر میں election ہونے ہیں، انہوں نے 9 جون کی call دے دی کہ ہم اس دن long march کریں گے، اور اس کا مقصد یہی تھا کہ کشمیر election کو روکا جائے۔

پچھلے ماہ 30 تاریخ کو، عید کے فوراً بعد، دوسرے تیسرے دن وزیر اعظم صاحب نے حکم فرمایا، اور اس پر وہی committee، جس committee نے ستمبر 2025 میں ان کے ساتھ بیٹھ کے ان تمام مطالبات کے اوپر بات کی، ان مطالبات کے اوپر progress ہوئی، ان demands کے اوپر کام ہوا، اور جو بجلی پر اور جو آٹے کی subsidy تھی اس کے اوپر عمل ہوا۔

ہم دوبارہ گئے وہاں پہ مظفر آباد، اور یہ جو ایکشن کمیٹی کے 31 کے قریب Members ہیں، ان کے ساتھ ہم نے بیٹھ کے جا کے دو دن ان کے ساتھ بات کی۔ پہلے تو ان کے ساتھ بیٹھ کے ان 38 points کے اوپر، مولانا صاحب، ایک ایک point کے اوپر ان کے ساتھ بیٹھ کے بات کی۔ Chief Secretary آزاد کشمیر وہاں پہ موجود تھا۔ وزیر اعظم آزاد کشمیر فیصل راٹھور صاحب ہمارے ساتھ وہاں پہ موجود تھے۔ ایک ایک point کے اوپر ان کو حساب دیا کہ کس کے اوپر کتنا کام ہو چکا ہے۔ کوئی point بھی ایسا نہیں تھا، کوئی مطالبہ، کوئی demand ایسی نہیں تھی جس کے اوپر خاطر خواہ پیش رفت نہ ہوئی ہو۔ جس کو انہوں نے خود تسلیم کیا۔

پھر آگے وہ اس بات کے اوپر آ گئے، مہاجرین کی سیٹوں کے ختم کرنے کے معاملہ پر، وہاں پہ جو مقامی قیادت مسلم لیگ (ن) کی موجود تھی، پیپلز پارٹی کی موجود تھی، انہوں نے پورے آئینی حوالے سے، اور جو بھی تحریک آزادی کشمیر کی تحریک ہے، اس کی تاریخ کے حوالے سے ان کو یہ ثابت کیا کہ یہ مہاجرین کی جو سیٹیں ہیں، اگر ان کو ختم کیا جائے یا مہاجرین کو ان کے حق رائے دہی سے محروم کیا جائے تو یہ تحریک جو ہے، پھر جو اس کا بنیادی مقصد سے انحراف ہو جاتا ہے۔

یہ تو پھر ایسے ہی ہے، ایک قدم ہندوستان نے 5 اگست 2019 کو اٹھایا۔ اگر حکومت پاکستان یا حکومت آزاد کشمیر یہ قدم اٹھاتی ہے تو یہ تو پھر اسی کے مترادف ہو گا۔ بہتر حل یہ ہے، آپ اس معاملے کو آزاد کشمیر کی Legislative Assembly میں لے جاتے ہیں۔ آپ کی Assembly جو اس کے اوپر جو مناسب سمجھے فیصلہ کرے۔ انہوں نے کہا جی نہیں، ہم اس کو نہیں مانتے۔ اس کے بعد ان سے کہا گیا کہ چلیں ایسا کرتے ہیں کہ آزاد کشمیر کی تمام جو political leadership ہے، All Parties Conference جو ہے وہ حکومت آزاد کشمیر، وزیر اعظم آزاد کشمیر فیصل راٹھور صاحب اس کا اہتمام کرتے ہیں۔ پوری political leadership جو فیصلہ کرے، اس فیصلے کو پھر آگے Assembly میں لے جائیں۔ انہوں نے اس سے بھی انکار کیا۔ انہوں نے اس conference میں جانے سے بھی انکار کیا۔ اس کے بعد پھر ان کو تیسرا راستہ negotiation committee نے یہ دیا کہ چلو ایسا کرتے ہیں، ایک Presidential reference حکومت آزاد کشمیر

وہ President آزاد کشمیر کو بھیجتی ہے کہ اس سے متعلق وہ اپنی opinion دے دیں Supreme Court میں۔ انہوں نے اس سے بھی انکار کیا۔

اس کے بعد ہم نے ان سے کہا کہ آپ ایسا کریں کہ 9 جون کا جو آپ کا احتجاج ہے، جو long march ہے، آپ election کے بعد تک مؤخر کر دیں۔ انہوں نے انکار کیا۔ پھر ان سے کہا کہ آپ اس کو 10 دن کے لیے مؤخر کر دیں، تاکہ اس کے اوپر یہ جو 2,3 ہم نے آپ کو طریقہ کار بتائے ہیں، all parties conference بلا لیتے ہیں، Supreme Court میں Presidential reference بھیج دیتے ہیں، یا یہ Assembly میں اس معاملہ پر debate کروا لیتے ہیں۔ انہوں نے اس سے بھی انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ جی ہم ہر قیمت پہ 9 تاریخ کو ہی مظفر آباد آئیں گے، یعنی جتھہ culture کے تحت ہم اپنے اس مطالبے کو منوائیں گے۔ اس کے باوجود all parties conference بلائی گئی۔ All parties conference میں وہ جماعتیں ہیں، political parties ہیں آزاد کشمیر میں، ان تمام parties کی شرکت ہوئی۔ جوائنٹ ایکشن کمیٹی کو وزیر اعظم آزاد کشمیر نے۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، رانا ثناءاللہ صاحب۔

رانا ثناءاللہ خان: جناب سپیکر! میں مختصر کرتا ہوں یعنی میں یہ بات مولانا صاحب کو بھی اور اس معزز ایوان کو بھی، یہ تاثر یا یہ بات بالکل غلط ہے کہ مطالبات نہیں مانے گئے یا ان کے ساتھ مذاکرات نہیں کیے گئے، یا اس معاملے کو جمہوری طریقے سے حل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ جب بھی بات ہوئی، وزیر اعظم صاحب نے ہمیں یہ advice کر کے بھیجا کہ میں جا کے ان کے ساتھ بات کرنی ہے، آزاد کشمیر کی تعمیر و ترقی اور بہتری کے لیے جو بھی مطالبہ ہو، اس کو آپ میرے پاس لے کے آئیں۔ یہ میں فیصلہ کروں گا کہ اس کو کس حد تک اور کب پورا کرنا ہے، لیکن ہم ہر اس مطالبے کو accept کریں گے جو وہاں کی تعمیر و ترقی کے لیے ہو، یا جس کا تعلق جو ہے عوام کی بھلائی سے ہو۔

اس طرح سے ان کے مطالبات کو پورا کیا گیا۔ اس مطالبے پہ میں بالکل واضح طور پہ کہوں گا کہ وہ غیر آئینی تھا، غیر قانونی تھا، کوئی تک نہیں بنتی کہ کوئی گروہ اٹھے اور کسی بھی خطے، کسی بھی ملک کے آئینی اور قانونی معاملات کو وہ کہے کہ جتھہ culture کے ذریعے میں حل کروں گا، یا میں دھرنا دے کے، یا میں گھیراؤ کر کے، یا جلاؤ کر کے، یا حملہ کر کے، میں مجبور کروں گا کہ میرے مطالبے کو مانا جائے۔

اس مطالبے پہ ہم نے all parties conference بلائی۔ All parties conference نے اس بات کو endorse کیا کہ یہ مہاجرین وہ ہیں باقی تو سارے لوگ یہیں پہ تھے۔ یہ وہی مہاجرین ہیں جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے، اپنی جائیدادیں چھوڑیں، اپنی عزتیں لٹوائیں، اور یہ کشمیر سے مہاجر ہو کے، لٹے پٹے وہ آزاد کشمیر میں آئے، اور آ کے کچھ آزاد کشمیر میں، اور کچھ پاکستان میں آباد ہوئے۔

جو مقبول بٹ شہید ہے، وہ بھی ان مہاجرین میں شامل تھا۔اس کی family آج بھی پشاور میں مقیم ہے۔وہ یہاں پہ آئے،اور بطور مہاجر انہوں نے ان سیٹوں سے election بھی لڑا۔اسی طرح سے اور بے شمار مثالیں ہیں کہ مہاجرین نے آزادی کشمیر کے لیے قربانیاں دی ہیں۔عزتوں کی قربانیاں دیں، جائیداد کی قربانیاں دیں اور جانوں کی قربانیاں دیں۔تو پھر انہیں اس حق سے کس طرح محروم کیا جا سکتا ہے؟ اگر کسی کو اس بارے میں فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے تو وہ صرف قانون ساز Assembly آزاد کشمیر ہے۔کسی Executive Authority کو، خواہ وہ کسی بھی حیثیت میں ہو، یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔

اسی فیصلے پر تمام سیاسی جماعتوں کی conference میں اتفاق ہوا۔ اس معاملے پر Assembly میں بھی بحث ہوئی اور Assembly نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ چونکہ Election کا Schedule جاری ہو چکا ہے اور ہم انتخابی عمل میں داخل ہو چکے ہیں، اس لیے نئی Assembly آنے کے بعد اس معاملے پر غور کرے گی اور جو فیصلہ مناسب سمجھے گی، وہ کرے گی۔

اسی طرح Presidential Reference Supreme Court کو بھیجا گیا اور Supreme Court نے بھی اسی نقطۂ نظر کی تائید کی۔اس کے باوجود Joint Action Committee نے یہ راستہ چنا۔عرفِ عام میں political parties کا long march ہوتا ہے کہ احتجاج کے طور پر کسی جگہ پر ریلی کی صورت میں جاتے ہیں، لیکن انہوں نے مظفر آباد کی طرف لشکر کشی کی کوشش کی۔ایسی صورتحال میں ریاستی اداروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے فرائض انجام دیں، ورنہ یہ ذمہ داری کون پوری کرے گا؟

آج پورے آزاد کشمیر میں کہیں کوئی احتجاج نہیں ہے۔ صرف راولا کوٹ میں کچھ لوگ موجود ہیں۔ ان کی تعداد جو بھی ہے، میں اس کو dispute نہیں کرتا۔ لیکن اس وقت ان کا مطالبہ کیا ہے؟ان کا مطالبہ ہے کہ انتخابی عمل منسوخ کر دیا جائے۔ کیا اس قسم کا مطالبہ کسی دھرنے یا جتھا بندی سے منظور کیا جا سکتا ہے؟ جہاں تک مہاجرین کی نشستوں کے مطالبے کا تعلق ہے، اس کا اختیار قانون ساز Assembly آزاد کشمیر کے پاس ہے۔نئی Assembly کے انتخابات ہونے جا رہے ہیں اور انتخابات کے بعد اس مسئلے پر مکمل طور پر غور کیا جا سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ کس مطالبے کی خاطر مظفر آباد کی طرف لشکر کشی کرنا چاہتے ہیں؟اگر آپ ان سے بات کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا مطالبہ نہیں ہے۔بعد میں انہوں نے 8 نئے مطالبات بھی پیش کیے۔جب ان کے 38 مطالبات کا جواب دے دیا گیا، مہاجرین کی نشستوں کے حوالے سے مختلف حل پیش کیے گئے، جس سے انہوں نے انکار کیا۔ان مطالبات میں ایک یہ بھی شامل تھا کہ جو انتخابات ہونے جا رہے ہیں، ان کے nomination forms میں موجود حلفیہ بیان، جس میں کشمیر کی آزادی کی جدوجہد کامیاب ہونے کے بعد پاکستان کے ساتھ الحاق کا ذکر ہے، انہوں نے کہا اس فقرے کو بھی نکالیں۔

ہمارے ساتھ negotiations کے دوران ان کا رویہ اور گفتگو ایسی تھی کہ ہم معاملے کو سلجھانا چاہتے ہیں، الجھانا نہیں چاہتے۔ ان کی تقاریر آپ نے بھی social media پر سنی ہیں اور آپ نے خود بھی کہا کہ ان کی باتوں پر نہ جائیں۔ وہ تقاریر تو کر رہے ہیں اور وہ عوام کو اس پر قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تو کیا یہ جرم نہیں ہے ؟ اور کیا یہ تحریکِ آزادیِ کشمیر کے منافی نہیں ہے ؟

سب سے پہلے انہیں اس long march، لشکر کشی اور انتخابات روکنے کے ارادے سے دستبردار ہونا چاہیے۔ اس کے بعد جو بھی مناسب ہو، وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعظم آزاد کشمیر سے بات کریں۔

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، یہ ایک مکمل package ہے۔ ان کے خلاف 177 FIRs درج ہوئی تھیں، جو ان کی درخواست پر واپس لی گئیں۔ اسی طرح ان کے بہت سے دیگر مطالبات بھی تسلیم کیے گئے، حالانکہ ان میں سے کئی معمول کے حالات میں قابلِ قبول نہیں تھے، لیکن امن وامان اور بہتر ماحول کے لیے انہیں تسلیم کیا گیا۔

جناب سپیکر! چونکہ میں اس meeting کا حصہ تھا اور راجہ پرویز اشرف صاحب نے بھی بات کی ہے۔ اس میں دوسری رائے نہیں ہے کہ MQM کے دوستوں کا Local Government System سے متعلق مطالبہ ہے۔ وہ empowered Local Government System کے ہمیشہ سے داعی رہے ہیں۔ میں ان meetings میں تھا، بلکہ آپ بھی ساتھ تھے، کہ جب PDM کی Government بنی تو ہم نے MQM سے بات بھی کی اور ایک معاہدہ بھی ہوا اور اس کے اوپر مولانا صاحب کے بھی دستخط ہیں اور ہمارے بھی ہیں۔

اس میں ہم نے یہ بات تسلیم کی تھی کہ Local Government System کو آئینی تحفظ دیا جائے گا۔ حالیہ جو meeting ہوئی ہے، اس میں وزیر اعظم نے MQM کے وفد سے، چونکہ ان کا پُرزور مطالبہ تھا کہ اس کے اوپر عمل کیا جائے اور Constitutional Amendment لائی جائے، لیکن وزیر اعظم صاحب نے اس کے اوپر دوٹوک موٗقف اختیار کیا کہ ہمارا coalition Government میں طے شدہ اصول ہے کہ جو بھی Constitutional Amendment ہو گی، کوشش تو یہ کریں گے کہ سب کے ساتھ اتفاقِ رائے ہو، جس طرح چھبیسویں ترمیم کے موقع پر کوششیں ہوئی تھیں اور مولانا صاحب نے بھی اس میں ساتھ دیا تھا۔ جب تک coalition partners کے درمیان اتفاقِ رائے نہیں ہو گا، اس وقت تک کسی بھی Constitutional Amendment کی طرف نہیں جایا جاسکتا۔

یہ بات on record پر موجود ہے کہ MQM کے دوستوں کے ساتھ اس حوالے سے بات چیت ہوئی تھی اور وعدہ بھی کیا گیا تھا۔ وزیر اعظم صاحب نے ایک committee بنائی ہے اور کہا ہے کہ اس اتفاقِ رائے کو حاصل کرنے کے لیے تمام parties ان کے ساتھ تعاون کریں۔

بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میں ایوان کی اجازت لیناچاہتا ہوں کہ اس Budget کو کل تک مؤخر نہ کیا جائے۔اس لیے کہ آپ کو وقت کا احساس نہیں ہے۔مولانا صاحب، آپ دو دفعہ بول چکے ہیں،اب نہیں۔ڈاکٹر فاروق ستار،اس کو ہم بعد میں کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ۔جی honourable Prime Minister of Pakistan۔

میاں محمد شہباز شریف: جناب سپیکر! honourable Leader of the Opposition اور اپوزیشن کے ساتھی تکرار کے ساتھ گزارش کر رہے ہیں کہ ان کو دو منٹ دے دیں۔میری گزارش ہے کہ ان کو دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر فاروق ستار صاحب آپ بات کر لیں، پھر ان کو دیتا ہوں۔

جناب محمد فاروق ستار: بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت وزیر اعظم پاکستان، جناب شہباز شریف، Field Marshal جنرل عاصم منیر صاحب کی کاوشوں اور پوری قوم کے تعاون سے عالمی امن کے قیام میں کامیابیاں حاصل ہوئیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی کامیابی حاصل کرنا یقیناً ایک مشکل کام ہے، لیکن اُس کامیابی کو برقرار رکھنا، اُس سے بھی زیادہ مشکل کام ہے۔آج انتہائی بامعنی گفتگو ایوان میں ہوئی ہے اور آئین کی بالادستی، آزادی کی قدر، پارلیمانی اور جمہوری روایات کو قائم رکھنے سے متعلق جو بات ہوئی، اور ایک پاکستانی قوم کی تشکیل میں جو رکاوٹ ہے اُس پر بات ہوئی، میں یہاں پر ایم کیو ایم کا نقطۂ نظر پیش کروں گا۔سب سے پہلے تو یہ کہ ہمیں ذہن سے یہ بات نکالنی چاہیئے کہ اسمبلی کی تقسیم کے اُس طرف جو لوگ بیٹھے ہیں وہ سو فیصد غلط ہیں اور ہم سو فیصد صحیح ہیں۔کہیں وہ غلط ہیں، کہیں ہم غلط ہیں، کہیں وہ صحیح ہیں، کہیں ہم صحیح ہیں۔سب سے پہلے ہمیں یہ بات نکالنی ہو گی۔یہ جو پارسائی کے بڑے بڑے دعوے ہیں، ہمیں اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ہو گا کہ :

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بندِ قبا دیکھ

توسب کو soul searching کرنے کی ضرورت ہے، سب کو اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے، اور آج اللہ تعالیٰ نے یہ جو موقع دیا ہے، ہماری گود میں، یہ جو ایک بڑی دنیا میں عزت اور وقار حاصل ہوا، جہاں وزیر اعظم صاحب اور فیلڈ مارشل صاحب کو ہم خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں، اب مختصراً یہ کہ ہمیں کسی عمرانی معاہدے کی طرف جانا ہو گا۔بھائی، آئین کی بالادستی قائم نہیں ہوئی تو اپنے گریبان میں بھی جا کے آئینی، پارلیمانی، جمہوری روایات، ان کی بالادستی نہیں قائم ہوئی تو ہمیں اس میں اپنے کردار کو بھی دیکھنا ہو گا۔آئین کے تمام آرٹیکل اور شقیں اتنی ہی مقدم ہیں جتنی جو آئین کی شقوں کا آپ حوالہ دیتے ہیں۔آئین کا آرٹیکل 7، آئین کا آرٹیکل 32، آئین کا آرٹیکل 140A، اس پر کوئی بات نہیں کرتا۔آج ان تمام Articles کی نفی سے اگر آزاد کشمیر میں ایک شورش ہے، وہاں آزاد کشمیر ایکشن کمیٹی بنی ہے، تو اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے، ہم نے comprehensive ایک قومی ایجنڈا وضع نہ کیا، ایک قومی مصالحت اور قومی مفاہمت سے کام لے کر اگر ہم نے وہ ایجنڈا وضع نہ کیا، تو اللہ نہ کرے پھر ایک کراچی ایکشن کمیٹی بھی بنے گی۔آج شہر کراچی جن حالات میں ہے، وہاں کا احساسِ محرومی۔

جناب سپیکر: یہ باتیں بجٹ تقریر میں ہو چکی ہیں۔

جناب محمد فاروق ستار: بھائی، ہم نے تو صرف چار مطالبات رکھے ہیں، اور یہ کراچی specific ایجنڈا نہیں ہے۔ اگر ایک جماعت کے لیے 140A آئینی ترمیم کا ایجنڈا اگر کڑوا گھونٹ ہے تو ابھی پی لیں جناب سپیکر! اللہ نہ کرے آج ہم نے یہ نہیں کیا۔ پھر یہ ہو گی کہ اس شہر کو federal territory declare کر دیا جائے، کراچی کو federal territory declare کر دیا جائے۔ یہ ساری باتیں بھی پھر کہیں نہ کہیں آئیں گی جناب سپیکر! اسی لیے 140A ہے۔ federal territory میں دینے کا مسئلہ ہے، بہت سارے options ہیں، Article 49 کے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب یہ تو بجٹ تقریر تھی آپ کی۔ پلیز wind up کریں۔

جناب محمد فاروق ستار: ایران کے صدر آئے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب یہ ہم de-track ہو رہے ہیں۔ شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ بلاول بھٹو زرداری صاحب۔

جناب بلاول بھٹو زرداری: شکریہ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیرِ خزانہ صاحب سے معذرت خواہوں کہ آج ہمارا پورا ارادہ تھا اور چاہ یہی رہے تھے کہ آپ کے بجٹ process کو مکمل کریں، اس لیے آج ہی یہ process مکمل ہو سکتا ہے، کل سب نے واپس بھی جانا ہے، مگر میں نے بہت کوشش کی، بہت کوشش کی کہ تقریریں ہوں اور یہ ہم اس point پر پہنچیں اور مجھے خود interrupt نہ کرنا پڑے، اپنا input نہ دینا پڑے، لیکن اتنے سارے موضوع آپ نے کھولے ہیں کہ ان پر میرا فرض بنتا ہے، بحیثیت پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین اور ہماری جماعت کا Parliamentary Leader، کہ میں اپنا input ضرور دوں۔

میں حکومتِ وقت سے، خاص طور پر وزیر اعظم صاحب کے چند ایسے وزیر ہیں اور شاید ان کی سیاست کچھ ایسی ہے، ان کا مقصد میری سمجھ سے باہر ہے، مگر یہ ہمیشہ وزیر اعظم کے کام میں مدد کرنے کے بجائے مزید مشکلات پیدا کرتے ہیں اور میں نے دو دفعہ وزیر اعظم شہباز شریف صاحب کو اس عہدے کے لیے خود vote ڈالا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جس محنت کے ساتھ، جس انداز کے ساتھ وزیر اعظم صاحب کا اپنا جو work ethic ہے، جو وزیر اعظم صاحب کی نیت ہے، جس انداز کے ساتھ وہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ engage کرتے ہیں اور جس نیت کے ساتھ وہ اپنی Opposition کے ساتھ بھی engage کرنا چاہتے ہیں، میں Floor of the House پر اس بات کو record پر لانا چاہ رہا ہوں کہ وزیر اعظم صاحب ایک مثبت انداز سے اس طرف engage کر کے ملک کو مسائل سے نکالنا چاہتا ہے۔ اور اس وقت جہاں پاکستان کھڑا ہے جناب سپیکر! جہاں خطہ کھڑا ہے، اور جو سب کچھ geopolitically ہو رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان، پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں ایک ساتھ متحد ہو جائیں، یہ طے کریں کہ پاکستان کے جو تمام مسائل ہیں ان کا ہم مل کر مقابلہ کریں گے تاکہ ہم اس موقع پر geopolitical

economical، سیاسی طور پر حکومت اور ریاستِ پاکستان کے لیے جو مواقع ہیں، ان کا فائدہ اٹھانے کے لیے پاکستان کے عوام کو یہ political economic dividend دلانے کے لیے یہ ایک prerequisite ہے۔

مگر کیا کریں پتہ نہیں کیوں ایسے کچھ وزیر یا کوئی بات کر دیتے ہیں یا مشورہ ایسا دے دیتے ہیں کہ پھر ہمارے اس کام میں مشکلات پیدا کیے جاتے ہیں۔ جہاں تک آزاد کشمیر کے حالات ہیں، وہاں اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حکومتِ وقت نے، تمام سیاسی جماعتوں نے سیاسی انداز میں اس بحران سے نکالنے کی کوشش کی، لیکن یہ بات بنتی ہے کہ اتحادی بھی پوچھیں، Opposition بھی پوچھے، پاکستان کا ہر شہری یہ سوال کرے کہ ایسا وزیر آج تک Cabinet میں موجود کیوں ہے جو یہ الفاظ کہہ سکے اور پھر پیچھے نہیں ہٹے کہ راولا کوٹ کے کشمیری، کشمیری نہیں ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم یہ برداشت کریں کہ ایسے الفاظ کسی senior سیاستدان، اپنی جگہ کوئی وزیر، اس ملک کا وزیر دفاع ایسی بات کرے۔ اور بہت مناسب انداز سے راجہ پرویز اشرف صاحب نے اعتراض کیا ہے اور آپ کو ایک راستہ دیتا ہے کہ آپ اس بات سے پیچھے ہٹیں۔ جو جلوس میں کہا جا رہا ہے، جو دھرنے میں کہا جا رہا ہے، اس پر تو تنقید بنتی ہے، لیکن وہ تو کوئی ممبرانِ اسمبلی نہیں ہیں، وہ اس ملک کا کوئی وزیر نہیں ہے، وہ کوئی senior وزارت نہیں رکھتے۔ ہم کیسے اس بات کی justification دیں کہ وہ وزیر آج تک وزیر ہے؟ معافی مانگنے کے لیے تیار نہیں، تو اگر معافی مانگنے کے لیے تیار نہیں تو ہم کون سی justification دیں کہ ہم اس وزیر کے ساتھ بیٹھے ہیں۔

ہم رانا ثناء اللہ صاحب کی بہت عزت کرتے ہیں، کشمیر کو جس انداز سے، اور میں خود جانتا ہوں، میاں محمد نواز شریف کا جو تعلق ہے، جو رشتہ ہے کشمیر کے ساتھ، کشمیر cause کے ساتھ، جس انداز سے ان حالات کا حل نکالنا چاہتے ہیں، اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، لیکن جناب سپیکر! کشمیر کے اپنے endemic مسائل اپنی جگہ، سیاسی مشکلات اپنی جگہ، کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ یہ جو آگ لگی ہوئی ہے کشمیر میں، ایک وفاقی وزیر کا بیان اس آگ کو بجھانے کے بجائے، اس پہ تیل ڈالنے کے مترادف ہے کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ ایک وفاقی وزیر نے یہ بات کہی تھی کشمیر کے الیکشن کا ذکر کرتے ہوئے کہ ہم اپنی جیب میں 12 سیٹیں لے کر آتے ہیں۔ تو اگر کوئی وزیر یہ کہے کہ ہم اپنی جیب میں 12 سیٹیں لے کر آتے ہیں تو ہم کیسے اعتراض کر سکتے ہیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی، مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی جماعت نے، یا کسی اور سیاسی جماعت نے۔ نہیں بلکہ حکومت کے اس بیان کی وجہ سے ان کو یہ موقع ملا، ان کو یہ راستہ ملا کہ اس قسم کے حالات کشمیر میں پیدا کیے جائیں۔ آج اگر مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب یہ ذمہ داری لینے کے لیے تیار ہیں کہ حکومت کی اپنی نااہلی کی وجہ سے اور یہ حکومت نہ صرف وفاقی حکومت، آزاد کشمیر میں جو پانچ، چھ مہینے کے لیے پیپلز پارٹی کی حکومت ہے وہاں، ہماری بھی ذمہ داری اس میں ہے۔

لیکن اگر آج آگ بجھانے کا وقت آ گیا ہے تو بجائے اس کے کہ حکومت وقت کا ایسا مؤقف ہو، ایسی position لے جس سے سیاسی راستہ نکالنے میں مشکلات پیدا ہوں۔ میری تجویز یہ ہو گی آپ کے اتحادی ہونے کے ناطے کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے یہ جو position رکھی ہے۔ ہم سب کو مولانا صاحب کو یہ space دینا چاہیے کہ حکومت کے ساتھ، وفاقی حکومت کے ساتھ، آزاد کشمیر حکومت کے ساتھ engage کرکے اور

وہاں احتجاج کرنے والوں سے بھی engage کر کے اب اس process کو ایسے conclusion پہ لے کر آئے کہ بار بار کشمیر کے عوام کو اس طریقے سے احتجاج نہ کرنا پڑے۔ حکومت کے لیے اور ان احتجاج کرنے والوں کے لیے ایک ایسا سیاسی راستہ اپنایا جائے جس سے کشمیر cause کو ہم بچا سکیں اور جس سے ہم پاکستان کی reputation کو بھی بچا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! تمام سیاسی issues کا سیاسی انداز میں ان کا حل نکالا جاسکتا ہے اور میں جانتا ہوں وزیر اعظم صاحب کی یہ خواہش ہے کہ سیاسی انداز میں، اپنی سیاسی مشکلات میں کمی لے کر آئیں۔ مگر میری request ہے وزیر اعظم صاحب سے کہ وہ اپنی Cabinet کو control کریں۔ وزیر اعظم صاحب must have the mandate to have the authority to control his team. اگر وزیر اعظم خود اپنے وزیر کو اپنی پالیسی سے direct نہیں کر سکتا اور کوئی وزیر اپنی بات کرتا ہے، کوئی وزیر اپنی بات کرتا ہے۔ تو میرے خیال میں اس حکومت کے لیے وزیر اعظم صاحب کے لیے مسائل میں کمی نہیں مزید مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

جہاں تک بات ہوئی ہے PDM کے دور کے کسی معاہدہ کا یا اس کے بعد PDM کا معاہدہ اپنی جگہ، سیاسی معاہدے اپنے جگہ، پاکستان پیپلز پارٹی نے 1973ء آئین کی بنیاد رکھی اٹھارہویں ترمیم پاس کی اور جس انداز سے جس طریقے سے، حکومت وقت نے اپنے اتحادیوں کو اپنی Cabinet میں Member جو ان کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ جس انداز سے ان سے سیاست کرتے ہیں، ان کو بے وقوف بناتے ہیں، گمراہ کرتے ہیں، آپس میں لڑواتے ہیں۔ میں ان کو آج بتانا چاہتا ہوں، میرے اپنے دوست فاضل ممبران جو کراچی سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے پاکستان پیپلز پارٹی سے، آپ کے تمام کے تمام مسئلے PDM کے جو آپ کے ساتھ معاہدے ہیں، آپ کے جو عہدے ہیں، آپ کے جو وسائل ہیں، آپ کی جو سیاست ہے، یہ آپ کے اپنے Cabinet colleagues آپ کے ساتھ سیاست کر رہے ہیں۔ وہ جان بوجھ کے آپ سے غلط بیانی کرتے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ان پہ بوجھ آنے کے بجائے آپ اپنا حق ان سے لینے کے بجائے، آپ پاکستان پیپلز پارٹی کو، آپ حکومت سندھ کو نشانہ بنائیں۔ جس سے نہ ان کو آپ کا کام کرنا پڑے۔ اور آپ تو ہمارے اتحادی ہی نہیں ہیں۔

تو میری تجویز اتنی ہے کہ آپ تنقید کریں، آپ کا حق بنتا ہے۔ آپ میری جماعت پہ، میری سیاست پہ، میری حکومت پہ تنقید کریں۔ لیکن ساتھ ساتھ وزیر اعظم سے اور جو وفاق میں ان کے colleagues ہیں آپ ان پہ بھی ذرا تنقید کریں۔ اور اس سے پہلے کہ مزید مطالبات کیے جائیں۔ مزید issues کو چھیڑا جائے۔ اگر وہ حکومت وقت، وزیر اعظم صاحب، ان کے وزیر آپ کے مطالبات پورا نہیں کر رہے ہیں، آپ کو lollipop پہ چلا رہے ہیں۔ آپ کب تک اس lollipop پہ چلیں گے۔ نکلو وفاقی حکومت سے۔ کیا کراچی زیادہ اہم ہے یا یہ کرسیاں زیادہ اہم ہیں؟ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک بلدیاتی نظام کا تعلق ہے۔ اس ملک میں اس وقت جہاں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے وہاں بلدیاتی نظام ہے۔ جہاں مسلم لیگ کی حکومت ہے وہاں وہ خوفزدہ ہیں، وہ آج تک ایک یونین کونسل کے الیکشن کرانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ کیا بات آپ کر رہے ہو کہ بلدیاتی نظام، بلدیاتی نظام، کرائیں بلدیاتی الیکشن۔

میں دعوت دیتا ہوں کہ جو ہم کراچی میں بلدیاتی نظام لے کر آئے ہیں وہ آپ لاہور میں ذرا لے کر آئیں۔ آئیں الیکشن لڑیں، پاکستان پیپلز پارٹی تیار ہے آپ کا پنجاب میں ہو، جہاں ابھی بلدیاتی نظام موجود نہیں ہے۔ اسلام آباد میں بڑی بڑی باتیں کر رہے ہیں، آئین میں ترمیم، آئین میں ترمیم، آئین میں ترمیم کرنے سے پہلے آج بل پیش کریں۔ پیش کریں legislation جو بھی آپ کا ہو گا، 90 دن کے اندر اسلام آباد میں بلدیاتی elections کروائیں۔ Model نظام لے کر آئیں۔ اتنا empower کریں، اتنا empower کریں اسلام آباد کے میئر کو کہ ہمیں احساس ہو کہ لاہور کے مئیر اور کراچی کے میئر کو ہمیں کتنی طاقت دینی چاہیئے۔ اتنا سیاسی خود مختار بنائیں ان کو، معاشی طور پر مختار بنائیں ان کو administratively اختیار دو۔ کیوں نہیں کرتے؟ کیوں نہیں کرتے؟

اس لیے آئینی ترمیم، یہ بلدیاتی نظام صرف ہمارے دوستوں کے لیے، ہمارے آنریبل فاضل ممبران کراچی سے تعلق رکھنے کے لیے ایک lollipop ہے۔ یہ lollipop لہرا کے تماشہ دیکھا کے اپنا کام چلاتے رہتے ہیں۔

اب وقت آ گیا ہے، پاکستان کے عوام جانتے ہیں کہ بلدیاتی نظام کا اگر بہانہ ہے وہ صرف اور صرف اس لیے کہ ہمیں engage رکھنا ہے، ہمیں آپس میں لڑوانا ہے اور اپنا کام نکلوانا ہے۔

میں آج کسی بھی آئینی ترمیم لانے سے پہلے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ملک بھر میں بلدیاتی elections کروائے جائیں۔ اس میں اسلام آباد، پنجاب اور پاکستان پیپلز پارٹی ہمارے IPP کے دوستوں کے ساتھ اور (ن) لیگ کی مدد کی وجہ سے حکومت بنانے جا رہے ہیں گلگت بلتستان میں۔ میں آج Floor of the House پہ کہتا ہوں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ ہماری محنت ہو گی، ہماری خواہش ہو گی کہ گلگت بلتستان میں بھی ہم 90 دن کے اندر ہی اندر بلدیاتی الیکشن کروا کے دیکھائیں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ عاشورہ سے پہلے ہم یہ بجٹ پاس کریں۔ اس لیے میں اپنے Members کو at least آج کی بات یہی نہیں رکھوں گا۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ ہم ان topics پہ یا جو اور مزید topics ہیں اس پہ ہم debate کریں، میں debate کرنے کے لیے تیار ہوں۔

Request صرف اتنی ہے کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ اس وقت وزیراعظم پاکستان کامیاب ہو، اس لیے اگر وزیراعظم پاکستان کامیاب ہو گا تو پاکستان کامیاب ہو گا اور میرے ذاتی خیال میں یہ وقت نہیں ہے کہ ہم آپ کی سیاسی اختلافات پہ دھیان دیں۔ وقت یہ ہے کہ ہم ایک ہو کے پاکستان کے مسائل کا حل نکالیں۔ .Thank You

جناب سپیکر: جی۔ گوہر صاحب۔ مولانا صاحب آپ تین دفعہ، نہیں۔ نہیں۔ پلیز گوہر صاحب بات کیجئیے۔ یہ بجٹ تو رہنے دیتے ہیں۔ مولانا صاحب تین دفعہ آپ بولے ہیں۔ پلیز۔ گوہر صاحب آپ بات کیجیئے۔ جی۔ مولانا صاحب۔

مولانا فضل الرحمن: جناب سپیکر! ابھی رانا ثناءاللہ صاحب نے تقریر کی اور اس میں انہوں نے Joint Action Committee کے ساتھ مذاکرات اور پھر اس کے بعد معاہدات اور سب چیز کا تذکرہ کیا اور House کو یہ تاثر دیا کہ ہم تو ان کے ساتھ سارے معاملات طے کر چکے ہیں۔ یہ میرے پاس ان کی demands ہیں جو تازہ demands ہیں اور اس میں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے پرانے معاہدات اور notifications ختم کر کے جو نئے notification کیے ہیں وہ واپس لیجیئے۔

آپ تو ان تمام معاہدات اگر آپ نے ان کے ساتھ کیے ہیں ان کو منسوخ کرنے کے notification کر چکے ہیں۔ اب دوبارہ اس کا تذکرہ کرنا اور ان پر جتلانا کہ ہم آپ کے ساتھ یہ طے کر چکے ہیں، یہ طے کر چکے ہیں اس کا کیا معنی ہے؟ بات سمجھ میں نہیں آ رہی۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح بلاول صاحب نے کہا کہ اگر مہاجرین کے سیٹوں کا معاملہ متنازع ہوا ہے تو وہ بھی آپ ہی کے اس فرمان کے کہ اتنی سیٹیں تو ہماری جیب میں ہیں یہاں سے تو ہم شروع کرتے ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ آپ 10 سیٹیں جو پنجاب کی ہیں وہ تو آپ نے دھاندلی کے ذریعے سے کامیاب قرار دینی ہیں اور اس کو بنیاد بنا کر آپ نے کشمیر میں حکومت بنانی ہے، تو اِس حوالے سے بھی اگر تنازعہ کھڑا ہوا ہے، تو وہ آپ کے بیان سے کھڑا ہوا ہے۔ اگر معاملات میں شدت آئی ہے، تو پھر اس شدت کے بعد ہمارے محترم خواجہ آصف صاحب نے جو لب و لہجہ اختیار کیا اور جس انداز کے ساتھ اپنے موٴقف کو پیش کیا۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب آپ کے ساتھ ابھی بیٹھ جاتے ہیں۔

مولانا فضل الرحمٰن: تو یہ چیزیں جو ہیں، اگر آپ کا رویہ یہ ہے، جس طرح کہ میں آج اس ایوان میں سن رہا ہوں، تو پھر میں بڑی آسانی کے ساتھ اُن کو اطلاع کر دیتا ہوں کہ حکومت اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہے، اور میں ثالثی کا کردار ادا کرنے سے عاجز ہوں۔

جناب سپیکر: گوہر صاحب۔

جناب گوہر علی خان: جناب سپیکر! شکریہ، بڑی نوک جھونک کے بعد آپ نے Floor دیا۔ ہم تو ہمیشہ سے ہی چاہ رہے ہیں کہ یہ ایوان مضبوط ہو، اور آپ Custodian ہیں، آپ Chair پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں تو چاہ رہا تھا کہ آپ باہر جا کر press conference کریں گے کہ بات کرنے کی اجازت نہیں ملتی، تو جا کر آج بھی کر لیں، دل خوش کر لیں۔

جناب گوہر علی خان: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے صرف دو تین باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ۔

پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں
ہم وفادار نہیں تو بھی تو دلدار نہیں

جناب سپیکر: یہ میری طرف سے ہونا چاہیئے، یہ آپ نے میری طرف سے شعر پڑھا ہے۔

جناب گوہر علی خان: ہم آپ کے role کے ہمیشہ معترف رہے ہیں۔ میں دو چیزوں کا مختصر ذکر کروں گا۔ الیکشن پر میں آؤں گا، GB پر بھی آؤں گا اور کشمیر پہ بھی آؤں گا، حقیقت سامنے آنی چاہئیے لیکن جو باتیں پارٹی کے بارے میں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: ایک، ایک منٹ میں یہ please wind up کر دیجئے۔

جناب گوہر علی خان: میں نے آپ سے کل request کی تھی کہ یہ chain of thoughts نہ break کر دیا کریں، میں بڑی مختصر بات کرتا ہوں۔ سیاست میں ایسا چلتا ہی رہتا ہے اور ہونا بھی چاہئیے۔ ہماری سیٹیں، صرف سیٹوں کی پہچان نہیں ہے کہ وہ اِس طرف اور ہم اُس طرف، responsibility سے پہچان ہے۔

جناب سپیکر! ہمیشہ سے ہمارا یہ مؤقف رہا ہے کہ یہ ایوان مضبوط ہو، عدلیہ آزاد ہو، قانون کی بالادستی ہو، آئین کی supremacy ہو، اور parties میں بھی جمہوریت ہو۔ کہا جاتا ہے ہماری پارٹی میں جمہوریت نہیں ہے۔ جمہوریت کی سب سے بڑی مثال میری پارٹی میں، میں ہوں۔ میرے جیسا ورکر صرف پاکستان تحریک انصاف میں ہی Chairman بن سکتا ہے۔ آج ہمیں تین کروڑ عوام کی support حاصل ہے۔ ہم نے 3 کروڑ vote لیے 6 کروڑ vote میں سے۔ یہ سارے خان کے tigers ہیں، اِن میں سے کوئی عمران خان کا بھائی، بھانجا یا بھتیجا نہیں ہے، لیکن ہمیں جان سے پیارا ہے۔

جناب سپیکر! جب اِس ایوان میں آنے کیلئے اور حکومت بنانے کے لئے، ہمارا یہی stance رہا ہے کہ یہ عوام کی support and vote سے ہونا چاہئیے۔ جب اس ایوان میں آنے اور حکومت بنانے اور بگاڑنے کیلئے، جب آپ دوسروں کی طرف دیکھیں گے، دروازہ تب کھلے گا۔ جب آپ اُن کی طرف دیکھیں گے وہ ایوان کبھی مضبوط نہیں ہو سکتا۔ کمزور ادارے کبھی مضبوط نظام کی بنیاد نہیں ڈال سکتے۔

جناب سپیکر! یہ احتساب ہونا چاہئیے، ہم نے ہمیشہ سے یہ کہا ہے کہ ایوان کی بالادستی کے لیے اگر آپ نے گزشتہ چار دہائیوں کا حساب لینا ہے، تو اس طرف بیٹھنے والے چار دہائیوں پر محیط ہیں، اور اُن کا انجام یہ ہوا کہ آج نہ عوام کے پاس پانی ہے، اور نہ strategic ضروریات پورا کرنے کے لئے اُن کے پاس پیسہ ہے۔ یہ چار دہائیوں کا ثمر ہے جو عوام کے پاس آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سیاست پہ اتنا ضرور کہوں گا کہ اچکزئی صاحب نے جو کچھ کہا انہوں نے ایک حقیقت بیان کی ہے۔ ہم آپ کے role کے ہمیشہ معترف رہے ہیں لیکن ہم میں سے کسی نے کبھی اس Chair کا defiance نہیں کیا، اس Chair کو مضبوط کرنے کے لئے ہم نے شکوہ ضرور کیا ہے۔ ہمارے بندے یہاں سے اٹھائے گئے، چن چن کر کے یہاں ایوان سے باہر لے گئے، ہم نے ایک بہت اہم meeting کی تھی۔ میں آج بھی بلاول کا مشکور ہوں جس نے اس میں role play کیا تھا۔ اس میں بلاول صاحب بھی تھے، اعظم نذیر تارڑ صاحب بھی تھے، اسحٰق ڈار صاحب بھی تھے، آپ بھی تھے اور میں بھی تھا جبکہ میرے باقی ساتھی جیل میں تھے۔ عمر ایوب خان صاحب، جن کو ہم desperately miss کرتے ہیں، ہر تاریخ پہ، ہر hearing پہ ہم ان کو miss کرتے ہیں، اور باقی ساتھیوں کو بھی miss کرتے ہیں۔

انہوں نے ایک Resolution move کی اور اس Resolution کے تحت جو کمیٹی بنائی، ہم نے اُس کمیٹی کا سربراہ شاہ صاحب کو بنایا۔ خورشید شاہ صاحب سے ہم نے request کی کہ آپ بنیں۔ کاش ہم عوام کے سامنے اس کے minutes دے سکیں کہ ہم سب کی دو دن میں کیا discussion ہوئی۔ یہ بات نہیں بن سکتی کہ خیر افسوس ہوا، ہم نے کہا کہ اس بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے گا؟ کچھ نہیں ہو سکتا تھا، ہم نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ اس کو مضبوط کرو، protection دے دو۔ آج تک وہ implementation awaiting ہے۔

جناب سپیکر! میں اتنا کہوں گا کہ اگر آپ کو جمہوریت چاہیئے تو اس کی بنیاد اور اکائی آپ کا vote ہے۔ جب ووٹ پر ڈاکہ ڈالا جائے گا، جب mandate چھینا جائے گا، جب عوام کو حقوق نہیں ملیں گے، تو ایوان کس طرح مضبوط ہوگا؟ جمہوریت کس طرح پلے بڑھے گی؟ گلگت بلتستان میں، بلاول صاحب نے خود کہا کہ PML-(N) کی تو تین seats ہیں۔ میں اُن کو second کرتا ہوں yes ان کی 3 سیٹیں تھیں لیکن بلاول صاحب بھی بتائیں ان کی کتنی سیٹیں تھیں؟ ہماری seats کہاں گئیں؟

جناب سپیکر! کراچی کی بات ہوئی، میرے پاس facts and figures موجود ہیں۔ کراچی کے MNAs کی 22 سیٹوں میں سے 19 ہم جیت چکے تھے۔ میں local government کی اتنی بات کرتا ہوں۔ ہماری جو local government کی سیٹیں تھیں وہ کس کے کھاتے میں گئیں؟ اگر آپ نے ایوان کو مضبوط کرنا ہے، اداروں کو مضبوط کرنا ہے تو اُس rule of law کو لائیں جس میں عوام کے بنیادی مسائل حل ہوں، بجائے اس کے کہ ہمارے ذاتی مسائل ہوں۔

جناب سپیکر! میں ختم کر رہا ہوں تھوڑا ٹائم دے دیں۔ عمران خان کے بارے میں انہوں نے کہا۔ میں اُس سے پہلے کشمیر کا ذکر کروں گا۔ کشمیر پہ ہمارا موقف بڑا clear ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے، اس میں کوئی دورائے نہیں ہے۔ وہاں جو National Action Committee بنی ہے، کوئی یہ نہ کہے کہ National Action Committee دہشت گردی کے لیے بنی ہے۔ عوام جب اٹھتی ہے تو وہ محرومی کی base پہ اٹھتی ہے، لوگوں میں محرومیاں بڑھتی ہیں، اُن کو اُنکے حقوق نہیں ملتے، وہ عدالتوں سے مایوس ہوں، ایوانوں سے مایوس ہوں اور حکومت سے مایوس ہوں تو وہ سڑکوں پر آتے ہیں۔

Mr. Speaker: Wind up please.

جناب گوہر علی خان: جناب سپیکر! وہ لوگ جو سڑکوں پہ آئے، حکومت نے خود ان کے ساتھ agreement کیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ اُن کے مطالبات کو fulfil کیا جائے۔ یہ بات درست ہے، یہ statement کس کی تھی کہ 12 سیٹوں میں سے 9 سیٹیں تو ہم already جیت چکے ہیں۔ جب آپ عوام کو ایسی statements دیں گے اور عوام کو پہلے سے پتہ ہوگا کہ آپ نے اُن کے mandate کو چھیننا ہے، تو انہوں نے تو مطالبہ کرنا ہے کہ اُس کو ختم ہی کر دیں۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ آئینی مسئلہ ہے، وہ آئے گا۔ عمران خان صاحب استحکام، محبت اور یکجہتی کا نام ہے۔ عمران خان کو ہمیشہ ہمارا اسلام ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ 7 منٹ تک بول لئے ہیں، 2 منٹ کیلئے بولنا تھا۔ Wind up کیجیے۔

جناب گوہر علی خان: جناب سپیکر! میں جو دو تین چیزیں عرض کرنا چاہ رہا تھا۔ میں صرف یہ کہہ رہا تھا کہ اگر آپ ماضی بھی جائیں گے، جو میں ذکر کر رہا تھا کہ ہمارے ساتھیوں کو اٹھایا گیا، میں اُس پر یہ نہیں کہہ رہا تھا کہ احتساب کیا جائے۔ لیکن میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ ان پر depend کرتا ہے جو صاحبِ اقتدار ہیں اور مقتدر ادارے ہیں انہوں نے اِس ملک کو، اس جمہوریت کو کس طرف لے کے جانا ہے، یہ اچکزئی صاحب نے پہلے کہا تھا کہ اگر آپ مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو ہماری unconditional support ہے اور اگر واپس اس سے پیچھے جانا چاہتے ہیں اور وہی دست و گریبان ہونا چاہتے ہیں تو آپ choose کریں، اور ہم اس کے لیے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! اِس ملک کو اب یکجہتی اور استحکام کی ضرورت ہے، لیکن یکجہتی اور استحکام تب آئے گا جب آپ ان لیڈروں کو جو مقبول ترین ہیں اُن کو isolation میں نہ رکھیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ isolation کو ختم کیا جائے۔ شکریہ۔

DISCUSSION AND VOTING ON REGULAR AND TECHNICAL SUPPLEMENTARY GRANTS IN RESPECT OF EXPENDITURE OTHER THAN CHARGED UPON THE FEDERAL CONSOLIDATED FUND FOR THE FINANCIAL YEARS 2024-2025 AND 2025-26

Mr. Speaker: Thank you. Item No. 4. Discussion and voting on Regular and Technical Supplementary Grants in respect of expenditure other than charged upon the Federal Consolidated Fund for the financial years 2024-2025.

(i) 2024-2025

Mr. Speaker: Demand No. 2. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 2.

Minister for Finance and Revenue (Senator Muhammad Aurangzeb): Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 64,826,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of AIRPORTS SECURITY FORCE (Demand No. 2).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 2 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 2, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 4. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 4.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 300,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of CABINET DIVISION (Demand No. 4).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 4 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 4, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 23. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 23.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 5,610,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of COMMERCE DIVISION (Demand No. 23).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 23 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 23, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 27. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 27.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 1,252,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of DEFENCE DIVISION (Demand No. 27).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 27 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 27, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 28. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 28.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 1,436,324,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of FEDERAL GOVERNMENT EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN CANTONMENTS AND GARRISONS (Demand No. 28).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 28 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 28, as moved, may be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 29. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 29.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 22,840,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of DEFENCE SERVICES (Demand No. 29).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 29 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 29, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 33. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 33.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 430,106,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of POWER DIVISION (Demand No. 33).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 33 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 33, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 36. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 36.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 250,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of FEDERAL EDUCATION AND PROFESSIONAL TRAINING DIVISION (Demand No. 36).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 36 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 36, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 45. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 45.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding Rs. 37,892,725,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of GRANTS, SUBSIDIES AND MISCELLANEOUS EXPENDITURE (Demand No. 45)

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 45 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 45, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 47. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 47.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 2,690,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of FEDERAL BOARD OF REVENUE (Demand No. 47).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 47 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 47, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 49. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 49.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 90,275,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of FOREIGN MISSIONS (Demand No. 49)

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 49 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 49, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 56. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 56.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 1,800,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of INFORMATION AND BROADCASTING DIVISION (Demand No. 56).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 56 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 56, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 59. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 59.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 1,782,091,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of INTERIOR DIVISION (Demand No. 59).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 59 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 59, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 61. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 61.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 452,241,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY (Demand No. 61).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 61 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 61, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 62. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 62.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 5,793,558,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of COMBINED CIVIL ARMED FORCES (Demand No. 62).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 62 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 62, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 65. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 65.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 14,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of KASHMIR AFFAIRS AND GILGIT- BALTISTAN DIVISION (Demand No. 65)

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 65 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 65, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 66. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 66.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 49,656,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of LAW AND JUSTICE DIVISION (Demand No. 66).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 66 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 66, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 76. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 76.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 238,420,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of NATIONAL FOOD SECURITY AND RESEARCH DIVISION (Demand No. 76).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 76 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 76, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 77. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 77.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 160,466,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of PAKISTAN AGRICULTURAL RESEARCH COUNCIL (Demand No. 77).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 77 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 77, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 78. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 78.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 3,820,850,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of NATIONAL HEALTH SERVICES, REGULATIONS AND COORDINATION DIVISION (Demand No.78).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 78 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 78, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 80. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 80.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 50,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of PARLIAMENTARY AFFAIRS DIVISION (Demand No. 80).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 80 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 80, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 82. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 82.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 100,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of POVERTY ALLEVIATION AND SOCIAL SAFETY DIVISION (Demand No. 82).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 82 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 82, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 97. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 97.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 5,500,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF SUPARCO (Demand No 97).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 97 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 97, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 103. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 103.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 750,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF POWER DIVISION (Demand No. 103).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 103 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 103, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 106. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 106.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 2,750,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF NATIONAL VOCATIONAL AND TECHNICAL TRAINING COMMISSION (NAVTTC) (Demand No. 106).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 106 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 106, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 108. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 108.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 5,600,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF FINANCE DIVISION (Demand No. 108).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 108 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 108, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 109. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 109.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 1,269,733,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of OTHER DEVELOPMENT EXPENDITURE (Demand No. 109).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 109 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 109, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 114. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 114.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 1,106,080,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF INTERIOR DIVISION (Demand No.114).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 114 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 114, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 126. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 126.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 207,970,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of CAPITAL OUTLAY ON PETROLEUM DIVISION (Demand No. 126).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 126 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 126, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 130. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 130.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 22,150,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2024-25 in respect of CAPITAL OUTLAY ON CIVIL WORKS (Demand No. 130).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 130 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 130, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

(ii) 2025-2026

Mr. Speaker: Demand No. 2. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 2.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 967,500,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of CABINET DIVISION (Demand No. 2).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 2 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 2, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 9. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 9.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 4,000,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of NATIONAL DISASTER MANAGEMENT AUTHORITY (Demand No. 9).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 9 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 9, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 19. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 19.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 250,000,000 be granted to the Federal Government to meet

expenditure during the financial year 2025-26 in respect of NATIONAL SECURITY DIVISION (Demand No. 19).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 19 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 19, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 21. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 21.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 76,239,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of SPECIAL INVESTMENT FACILITATION COUNCIL DIVISION (Demand No. 21).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 21 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 21, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 23. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 23.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 150,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of CLIMATE CHANGE AND ENVIRONMENTAL COORDINATION DIVISION (Demand No. 23).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 23 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 23, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 24. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 24.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 7,500,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of COMMERCE DIVISION (Demand No. 24).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 24 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 24, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 28. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 28.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs. 4,250,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of DEFENCE DIVISION (Demand No.28).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 28 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 28, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 31. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 31.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 33,968,155,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of DEFENCE SERVICES (Demand No. 31).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 31 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 31, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 35. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 35.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 105,500,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of POWER DIVISION (Demand No. 35).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 35 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 35, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 36. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 36.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 13,100,000 be granted to the Federal Government to meet

expenditure during the financial year 2025-26 in respect of PETROLEUM DIVISION (Demand No. 36).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 36 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 36, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 38. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 38.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 57,189,875,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of FEDERAL EDUCATION AND PROFESSIONAL TRAINING DIVISION (Demand No. 38).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 38 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 38, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 44. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 44.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 112,118,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of OTHER EXPENDITURE OF FINANCE DIVISION (Demand No. 44).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 44 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 44, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 47. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 47.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 127,411,058,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of GRANTS, SUBSIDIES AND MISCELLANEOUS EXPENDITURE (Demand No. 47).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 47 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 47, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 52. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 52.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 5,000,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of HOUSING AND WORKS DIVISION (Demand No. 52)

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 52 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 52, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 58. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 58.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 1,470,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of INFORMATION AND BROADCASTING DIVISION (Demand No. 58).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 58 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 58, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 59. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 59.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 13,829,560,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of MISCELLANEOUS EXPENDITURE OF INFORMATION AND BROADCASTING DIVISION (Demand No. 59).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 59 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 59, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 60. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 60.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 2,080,000,000 be granted to the Federal Government to meet

expenditure during the financial year 2025-26 in respect of INFORMATION TECHNOLOGY AND TELECOMMUNICATION DIVISION (Demand No. 60).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 60 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 60, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 61. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 61.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move That a Supplementary sum not exceeding of Rs 960,273,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of INTERIOR AND NARCOTICS CONTROL DIVISION (Demand No. 61).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 61 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 61, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 62. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 62.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 19,725,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of OTHER EXPENDITURE OF INTERIOR AND NARCOTICS CONTROL DIVISION (Demand No. 62).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 62 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 62, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 64. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 64.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 1,386,248,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of COMBINED CIVIL ARMED FORCES (Demand No. 64).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 64 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 64, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 66. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 66.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 1,386,248,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of COMBINED CIVIL ARMED FORCES (Demand No. 64).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 66 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 66, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 77. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 77.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 27,421,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of NATIONAL FOOD SECURITY AND RESEARCH DIVISION (Demand No. 77).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 77 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 77, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 79. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 79.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 29,665,320,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of NATIONAL HEALTH SERVICES, REGULATIONS AND COORDINATION DIVISION (Demand No.79).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 79 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 79, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 83. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 83.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 22,353,493,000 be granted to the Federal Government to meet

expenditure during the financial year 2025-26 in respect of POVERTY ALLEVIATION AND SOCIAL SAFETY DIVISION (Demand No. 83).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 83 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 83, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 91. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 91.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 2,377,230,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of FEDERAL MISCELLANEOUS INVESTMENTS AND OTHER LOANS AND ADVANCES (Demand No. 91).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 91 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 91, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 101. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 101.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 40,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF DEFENCE DIVISION (Demand No. 101).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 101 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 101, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 103. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 103.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 6,358,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF POWER DIVISION (Demand No. 103).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 103 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 103, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 104. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 104.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 4,182,215,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF FEDERAL EDUCATION AND PROFESSIONAL TRAINING DIVISION (Demand No. 104).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 104 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 104, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 106. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 106.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 1,578,055,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF NATIONAL VOCATIONAL AND TECHNICAL TRAINING COMMISSION (Demand No. 106).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 106 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 106, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 109. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 109.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 536,077,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of OTHER DEVELOPMENT EXPENDITURE (Demand No. 109).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 109 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 109, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 110. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 110.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 10,000,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF REVENUE DIVISION (Demand No. 110).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 110 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 110, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 113. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 113.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 3,700,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF INFORMATION TECHNOLOGY AND TELECOMMUNICATION DIVISION (Demand No. 113).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 113 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 113, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 114. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 114.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 344,734,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF INTERIOR AND NARCOTICS CONTROL DIVISION (Demand No.114).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 114 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 114, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 132. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 132.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a Supplementary sum not exceeding of Rs 7,883,759,000 be granted to the Federal Government to meet

expenditure during the financial year 2025-26 in respect of CAPITAL OUTLAY ON CIVIL WORKS (Demand No. 132).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 132 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 132, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 135. Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 135.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move That a Supplementary sum not exceeding of Rs 6,610,000,000 be granted to the Federal Government to meet expenditure during the financial year 2025-26 in respect of CAPITAL OUTLAY ON RAILWAYS DIVISION (Demand No. 135).

Mr. Speaker: Now, I put Supplementary Demand No. 135 to the House. The question is that the Supplementary Demand No. 135, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

جناب سپیکر: Excess Demands پر آجائیں۔ Item No. 5, 6 پر۔ Item No. 5,6 are clubbed together. Item No.7 پر آجائیں۔ Discussion and voting on Excess Demands پر آجائیں۔

DISCUSSION AND VOTING ON EXCESS DEMANDS FOR GRANTS IN RESPECT OF EXPENDITURE OTHER THAN CHARGED UPON THE FEDERAL CONSOLIDATED FUND FOR THE FINANCIAL YEARS 2016-17 AND 2024-25

Mr. Speaker: Item No. 07. Discussion and voting on Excess Demands for Grants in respect of expenditure other than charged upon the Federal consolidated fund for the financial years 2016-17 and 2024-25.

2016-17

Mr. Speaker: Demand No. 22. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 22.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 4,125,195,960 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the financial year 2016-17 in respect of PAKISTAN POST OFFICE DEPARTMENT (Demand No. 22).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 22 to the House. The question is that the Excess Demand No. 22, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

2024-2025

Mr. Speaker: Demand No. 24. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 24.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 17,468,897 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the financial year 2024-25 in respect of COMMUNICATIONS DIVISION (Demand No. 24).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 24 to the House. The question is that the Excess Demand No. 24, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 34. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 34.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 2,578,631 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the financial year 2024-25 in respect of PETROLEUM DIVISION (Demand No. 34).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 34 to the House. The question is that the Excess Demand No. 34, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 36. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 36.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 646,647,706 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the financial year 2024-25 in respect of FEDERAL EDUCATION AND PROFESSIONAL TRAINING DIVISION (Demand No. 36).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 36 to the House. The question is that the Excess Demand No. 36, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No.44. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 44.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 483,925,998 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure

during the financial year 2024-25 in respect of SUPERANNUATION ALLOWANCES AND PENSIONS (Demand No. 44).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 44 to the House. The question is that the Excess Demand No. 44, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 49. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 49.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 508,770,198 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the financial year 2024-25 in respect of FOREIGN MISSIONS (Demand No. 49).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 49 to the House. The question is that the Excess Demand No. 49, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 62. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 62.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 19,032,846,883 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the financial year 2024-25 in respect of COMBINED CIVIL ARMED FORCES (Demand No. 62).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 62 to the House. The question is that the Excess Demand No. 62, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 66. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 66.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 1,193,965,442 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the financial year 2024-25 in respect of LAW AND JUSTICE DIVISION (Demand No. 66).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 66 to the House. The question is that the Excess Demand No. 66, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 71. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 71.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 1,286,212 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the financial year 2024-25 in respect of DISTRICT JUDICIARY, ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY (Demand No. 71).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 71 to the House. The question is that the Excess Demand No. 71, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

Mr. Speaker: Demand No. 123. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Demand No. 123.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that a sum not exceeding of Rs 15,633,046,062 be granted to the Federal Government to meet excess expenditure during the financial year 2024-25 in respect of DEVELOPMENT EXPENDITURE OF WATER RESOURCES DIVISION (Demand No. 123).

Mr. Speaker: Now, I put Excess Demand No. 123 to the House. The question is that the Excess Demand No. 123, as moved, be granted.

(The Demand was granted.)

(I) SCHEDULE OF AUTHORIZED EXPENDITURE 2026-2027 (II) SCHEDULE OF SUPPLEMENTARY AUTHORIZED EXPENDITURE 2024-2025 AND 2025- 2026 (III) SCHEDULE OF EXCESS AUTHORIZED EXPENDITURE 2016-2017 AND 2024-2025

Mr. Speaker: Item No. 08. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Item No. 08.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I lay before the National Assembly the following papers under Article 83 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

(1) Schedule of Authorized Expenditure 2026-2027.

(2) Schedule of Supplementary Authorized Expenditure 2024-2025 and 2025- 2026.

(3) Schedule of Excess Authorized Expenditure 2016-2017 and 2024-2025.

Mr. Speaker: Schedule of Authorized Expenditure 2026-2027. Schedule of Supplementary Authorized Expenditure 2024-2025 and 2025- 2026. Schedule of Excess Authorized Expenditure 2016-2017 and 2024-2025 stands laid.

APPROPRIATION ACCOUNTS OF THE GOVERNMENT OF PAKISTAN FOR THE FINANCIAL YEAR 2024-2025 AND AUDIT REPORTS OF THE AUDITOR-GENERAL OF PAKISTAN RELATING TO THE ACCOUNTS OF THE FEDERATION FOR THE AUDIT YEAR 2025-2026

Mr. Speaker: Item No. 09. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Item No. 09.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I lay before the National Assembly Appropriation Accounts of the Government of Pakistan for the Financial year 2024-25 and Audit Reports of the Auditor-General of Pakistan Relating to the Accounts of the Federation for the Audit Year 2025-26, as required under Article 171 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Speaker: The National Assembly Appropriation Accounts of the Government of Pakistan for the Financial year 2024-25 and Audit Reports of the Auditor-General of Pakistan Relating to the Accounts of the Federation for the Audit Year 2025-26, as required under Article 171 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan stands laid.

THE FEDERAL BOARD OF REVENUE (AMENDMENT) BILL, 2026

Mr. Speaker: Item No. 10. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue to move Item No. 10.

Senator Muhammad Aurangzeb: Sir! I move that the Bill further to amend the Federal Board of Revenue Act, 2007 [The Federal Board of Revenue (Amendment) Bill, 2026], as passed by the Senate, be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: Now, I put the Motion to the House. It has been move that the Bill further to amend the Federal Board of Revenue Act, 2007 [The Federal Board of Revenue (Amendment) Bill, 2026], as passed by the Senate, be taken into consideration at once.

(The Motion was adopted.)

Mr. Speaker: Clause by clause reading. The Bill is now taken up clause by clause.

Mr. Speaker: Clauses 2 and 3. Now, I put clauses 2 and 3 to the House. The question is that clauses 2 and 3, do stand part of the Bill.

(The Clauses 2 and 3 stand part of the Bill.)

Mr. Speaker: There is an amendment standing in clause 4 standing in the name of Ms. Aliya Kamran Sahiba.

محترمہ عالیہ کامران: میں تحریک پیش کروں گی کہ سینیٹ سے منظور کردہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ترمیمی بل)2026، میں شق 4 میں مجوزہ دفعہ کے آخر میں آنے والے وقفے کامل کو حذف کرنے کے بعد، درج ذیل جملہ شرطیہ شامل کیا جائے گا، یعنی:۔

"مزید شرط یہ ہے کہ ایگزیکٹو بورڈ کی تشکیل اور ہیئت ترکیبی کا تعین قومی اسمبلی میں قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف اور سینیٹ میں قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے کیا جائے"

Mr. Speaker: Minister for Finance do you oppose the amendment?

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes, I oppose it.

جناب سپیکر: عالیہ کامران صاحبہ، بتائیے۔

محترمہ عالیہ کامران: جناب سپیکر! یہ جو بل فنانس سے پاس ہو کر آیا ہے اس میں تین اہم مسئلے ہیں۔ پہلے تو validation ہے، دوسرا اس کا ماضی سے اطلاق اور تیسرا بورڈ کا ختم ہو جانا۔ اس پر میں یہ چاہتی ہوں کہ validation جو آپ کرنے جا رہے ہیں یہ اس کا اصل مسئلہ ہے۔ کیونکہ اس validation میں یہ ہو رہا ہے کہ جو ماضی میں کیے ہوئے تھے، جن کا ماضی سے اطلاق چاہ رہے ہیں، ماضی میں کیے ہوئے ایسے اقدامات جو کہ قانونی نہیں تھے، ان کو قانونی تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے اور آپ ان کو عدالتوں میں challenge ہونے سے بچا رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک تو کوئی نہ کوئی ایسے اقدامات کیے گئے ہیں جو غیر قانونی ہیں، جن کا تحفظ ضروری ہے۔ اگر مجھے اجازت دیں گے تو میں بتا دیتی ہوں کہ اس میں کیا ہے، کون سے کون سے اقدامات ہیں۔

دوسرا مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا اس طریقے سے جو غیر قانونی اقدامات ہیں ان کو ہم قانونی کر سکتے ہیں یا جو ماضی میں کیا ہوا کام ہے اس کو ہم تحفظ دے سکتے ہیں اور پارلیمنٹ کی جو غلطیاں ہم کرنے جا رہے ہیں قانون میں کیا پارلیمنٹ کے ذریعے اس قانون سازی کو کر کے ہم مزید غلطی کرنے جا رہے ہیں اور عدالتوں سے جس کو تحفظ دے رہے ہیں بدترین، دوسرا جو بورڈ کو ختم کر کے FBR کو اس کے اختیارات سے ارتقا کرنے جا رہے ہیں۔ اصل میں جو اس کا ایشو تھا، clause 5 کے اندر section 25 شامل کیا گیا ہے۔ میں اس کو omit کرنا چاہتی تھی اور اس کے لیے میں صرف amendment کرانا چاہتی تھی۔ لیکن وہ بات ہو جاتی negative board کی، اس کی خاطر میں نے مجبور ہو کر یہ

amendmentsدی تاکہ ہمارا نقطہ نظر سامنے آجائے۔ سر! یہ جو 25 sectionہے، میں کہوں کہ یہ بدترین قانون سازی ہے تو وہ ہونے جارہی ہے۔اس طرح سے نہیں ہونا چاہیئے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Now, I put the amendment as moved by Ms. Aliya Kamran Sahiba to the House. The question is that the amendment, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Clause 4. Now, I put clause 4 to the House. The question is that clause 4, do stand part of the Bill.

(The clause 4 stand part of the Bill.)

Mr. Speaker: There is an amendment in clause 5 standing in the name of Ms. Aliya Kamran Sahiba.

محترمہ عالیہ کامران: میں تحریک پیش کروں گی کہ سینیٹ سے منظور کردہ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ترمیمی بل)، 2026 میں شق 5، میں مجوزہ دفعہ 25 میں، ذیلی دفعات 2 اور 3 میں، اور اس کے آخر میں آنے والے وقفے کامل کو حذف کرنے کے بعد، الفاظ "ایگزیکٹو بورڈ کی منظوری سے مشروط" شامل کیے جائیں گے اور اس کے بعد آخر میں وقفے کامل کا اضافہ کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Minister for Finance do you oppose the amendment?

Senator Muhammad Aurangzeb: Yes, I oppose it.

جناب سپیکر: یہ آپ خود ہی بول گئیں کہ یہ negativeتھا تو یہ actuallyبنتی نہیں تھی butآپ محنت بہت کرتی ہیں، ہمیشہ سے محنت کرتی ہیں۔

محترمہ عالیہ کامران: پہلے تو سر ! میں اس چیز کے اوپر سر آپ کی تعریف کرنا چاہتی ہوں کیونکہ سر ہم جو آپ کو دیکھتے رہے۔ سر! rulesکی اور باقی معاملات کی جس طرح سے آپ ان کے ساتھ attachmentہے۔ تو سر! ہم تھوڑا سا آپ سے زیادہ اس چیز پہ expect کرتے ہیں اور اس لئے میں ہمیشہ کھل کے، rulesکے اور باقی معاملات کے سر چیزیں آپ کے سامنے رکھ دیتی ہوں۔

تو محترم یہ ہے کہ جو میں نے آپ کو صحیح بتایا، اصل سر یہ سیکشن جو 25 ہے اس کو omit ہونا چاہیئے۔ سر یہاں پر مانا جائے گا۔ سر! آپ کے سامنے ITکا Bill سر! جس طرح سے اب متنازع بنا ہوا ہے۔ سر آج آپ اس کو پاس کروالیں گے۔ اپ کے پاس عددی اکثریت ہے سر۔ لیکن کل یہ معاملات کھڑے ہوں گے۔ سر! ہمیں ایسی legislation نہیں کرنی چاہیئے کہ جو معاملات آگے جا کے خراب ہوں اور ہمیں جو ہے غیر قانونی کاموں کو تحفظ نہیں دینا چاہیئے اور اس پارلیمان کو اسے facilitate نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ Butآپ جتنی محنت کرتی ہیں، میں نہ کر سکتا dedicated طریقے سے اور آپ تیاری بھی کر کے آتی ہیں، supplementary پہ بھی تیاری کرتی ہیں points بھی آپ کو یاد ہوتے ہیں۔ تو I think we should really appreciate that.

Mr. Speaker: Now, I put the amendment as moved by Ms. Aliya Kamran Sahiba to the House. The question is that the amendment, as moved, be adopted.

(The amendment was rejected.)

Mr. Speaker: Clause 5. Now, I put clause 5 to the House. The question is that clause 5, do stand part of the Bill.

(The clause 5 stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Clause 1, Preamble and Short Title. Now, I put clause 1, Preamble and Short Title to the House. The question is that clause 1, Preamble and Short Title, do stand part of the Bill.

(The clause 1, Preamble and Short Title stands part of the Bill.)

Mr. Speaker: Minister for Finance to move Item No. 11.

Senator Muhammad Aurangzeb: I move that the Bill further to amend the Federal Board of Revenue Act, 2007 [The Federal Board of Revenue (Amendment) Bill, 2026], be passed.

Mr. Speaker: Now, I put the Motion to the House. It has been moved that the Bill further to amend the Federal Board of Revenue Act, 2007 [The Federal Board of Revenue (Amendment) Bill, 2026], be passed.

(The Motion was adopted and the Bill was passed)

POINTS OF ORDER

جناب سپیکر: اورنگزیب صاحب sorry آپ کو اس وقت ٹائم نہیں دیا جو ٹائم بولنے کا تھا. but now you can speak

سنیٹر محمد اورنگزیب: جناب سپیکر! میں معزز ایوان کا بجٹ پاس کرنے کے سلسلے میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ۔ میں additional remarks دینا چاہتا ہوں۔ وزیراعظم صاحب کی خصوصی ہدایت پر یہ فیصلہ ہوا ہے کہ Chairman FBR اور ان کی ٹیم اپنے staff کے ہمراہ ہر مہینے کے دوسرے ہفتے میں کراچی میں کام کیا کرے گی، تاکہ لوگوں کو سہولت مل سکے اور وہاں کے issues وہیں resolve ہوں گے۔

جناب سپیکر! بجٹ کے سلسلے میں، میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جن teams نے مجموعی طور پر اور فرداً فرداً بھی، میں نے اختتامی تقریر میں اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ خاص طور پر وزیراعظم صاحب کے Office میں جن لوگوں نے اس پر دن رات محنت کی اور جن اور اہلکاروں نے بجٹ سیشن کے دوران Parliament House میں special duty سرانجام دی ہے، ان کی خدمات کا اعتراف کیا جائے۔

میں خاص طور پر مشتاق صاحب اور ان کی ٹیم کا دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے شب و روز، نہ دن دیکھا نہ رات دیکھی اور ہمیں اس میں انہوں نے سہولت provide کی ہے۔ We are very grateful to the team. اسی طرح جام اسلم صاحب، from the Law Division ان کی services کو acknowledge کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! اس اعتراف کے طور پہ میں ان افسران اور اہلکاران کے لیے 6 ماہ کی بنیادی pay کے برابر budget honorarium کا اعلان کرتا ہوں۔ یہ بھی وضاحت کرتا چلوں کہ یہ صرف اعلان نہیں ہے بلکہ اس فائل کی منظوری دفتر میں، میں دے کر آیا ہوں۔

Mr. Speaker! This is equivalent to six month's salary criteria for all Economic Ministries like Finance, Revenue, Commerce, Planning & Development.

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے جو ہم نے Auditor General کی report lay کی ہے اس کے سلسلے میں کچھ remarks دینا چاہتا ہوں۔ اس میں بہت اہم ہے کہ جو پاکستان کا آئینی نظام پارلیمان کو یہ ذمہ داری سونپتا ہے، وہ اس امر کو یقینی بنائے کہ عوامی funds انہی مقاصد کے لیے استعمال کیے جائیں جن کے لیے انہیں مختص کیا گیا تھا اور ان کا استعمال قانون کے مطابق ہو۔ آج پیش کی جانے والی یہ رپورٹس پاکستان کے عوامی مالیاتی احتساب کے نظام کا ایک بنیادی جزو ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ وفاق سے متعلق Audit Reports اسی مالی سال کے دوران پارلیمان میں پیش کی جا رہی ہیں جس سے ان کا audit cycle متعلق ہے۔ یہ حکومت کی کامیابی اس عزم کی عکاسی ہے کہ عوامی اخراجات پر شفافیت، Audit کی مؤثر جانچ اور پارلیمانی نگرانی کو مزید مضبوط بنایا جائے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں Auditor General of Pakistan اور ان کی پوری ٹیم کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا، جنہوں نے اپنی اہم آئینی ذمہ داریوں کو انتہائی پیشہ وارانہ مہارت اور لگن سے انجام دیا۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: I will also take this opportunity.

میں honourable ممبران کا دونوں side کے Treasury and Opposition کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے بہت اچھی participation کی، اچھی تجاویز بھی دیں، political تقریریں بھی ہوئیں مگر تجاویز بھی بہت اچھی آئی ہیں اور محنت سب نے کی۔ اس دفعہ maximum number of Members بولے ہیں Opposition سے ان کو تقریباً double time ملا ہے allocated time سے جو کہ 40 hours کا تھا۔ پیپلز پارٹی کے تقریباً majority ممبران نے بات کی ہے۔ اسی طرح MQM کے majority ممبران نے بات کی اور PML (N) کے جو Members ہیں انہوں نے بھی ہماری request مانی اور مختصر گفتگو کی۔ تو ہم آپ سب کا اور Finance Ministry کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے جو بجٹ پیش کیا۔ یہ خوش اسلوبی سے پاس ہو گیا، ہمارے جو Draftsmen ہیں نیشنل اسمبلی کے طاہر فاروق ہیں، زاہد رفیق وغیرہ انہوں نے دن رات لگائی ہے تاکہ اس رپورٹ کو compile کر سکیں۔ I

think the credit goes to all and each and every one. آپ لوگوں کا بھی، FC team نے بھی بہت اچھی کارکردگی دی۔

میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا almost Minister for Parliamentary Affairs ڈاکٹر طارق صاحب جنہوں نے سب کا خیال رکھا، محنت کی، میں Ministry of Parliamentary Affairs کا، سیکرٹری صاحبہ ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کروں گا اور سارے ممبران کا Finance کی ٹیم کا تو میں نے کر دیا۔

اور آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ کل ایسے ہوا کہ ایک ہماری MNA صاحبہ کو روک لیا گیا، ناکے کی وجہ سے یہ جو مہمان آرہے تھے۔ وہ ایک dead body والی ایمبولنس میں بیٹھ کے سرینا تک آئیں۔ ان کو پھر سرینا میں روک لیا گیا، وہاں سے کوئی پولیس والا گزر رہا تھا جو ان کو پنڈی سے جانتا تھا۔ اس کی موٹر سائیکل پہ بیٹھ کے وہ نیشنل اسمبلی تک آئیں۔ یہ commitment ہے ممبران کی اور اس کی video clips اور footage ہمارے پاس ہے۔ This is the dedication اور وہ کون صاحبہ تھیں اگر ہیں یا تو ذرا کھڑی ہو سکتی ہیں۔ کون، جی طاہرہ صاحبہ۔ Thank you.

ان کو تو ساری دنیا جانتی ہے۔ مگر آپ کو تو آپ کی آواز سن کے، گرجتی ہوئی آواز سن کے پہچان جاتے ہیں لوگ، discipline تھا اور انہوں نے جتنی محنت کی بڑا مشکل ہو جاتا ہے کوئی ہمارے male Member کے لیے بھی مشکل ہوتا ہے but hats off to her. Point of Order پہ ڈار صاحب آپ ہمیں کچھ تھوڑا سا بتا دیں گے کہ یہ جو کچھ ہوا ہے چند منٹ میں۔ جس میں پاکستان نے ثالثی کا role ادا کیا ہے اور رانا صاحب۔ اگر وہ document ہمیں آپ کوئی جو sign کیے ہیں اس کو بھی پارلیمنٹ کا حصہ بنانا چاہیں تو اگر ہے وہ بھی دے دیجئے گا۔

جناب سپیکر: جی اسحٰق ڈار صاحب۔

نائب وزیر اعظم، وزیر برائے خارجہ امور (سینیٹر محمد اسحٰق ڈار): شکریہ جناب سپیکر۔ میں مشکور ہوں آپ نے مجھے Floor دیا اور میں سب سے پہلے آپ کو، وزیر اعظم صاحب کو، وزیر خزانہ اور تمام ساتھیوں کو جو National Assembly اور Senate کے Members ہیں جنہوں نے بھرپور اپنا کردار ادا کیا اس بجٹ کے پاس ہونے میں۔ اس میں میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ صوبوں کی اگر special تعریف نہ کی جائے تو مناسب نہیں ہوگا کیونکہ یہ پہلی دفعہ غالباً تاریخ میں ہے کہ ان سے under Article 164 وہ صوبوں نے Federal Government کو special purposes کے لیے جو challenges ہیں، اپنے قریباً ایک ہزار 35 بلین کی commitment کی ہے کہ وہ Federal Government کو as a grant دیں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس میں پنجاب ہے، سندھ ہے، خیبر پختونخواہ ہے، بلوچستان ہے، تو میں چونکہ اس میں involve رہا ہوں، وزیر اعظم صاحب خود بھی رہے ہیں، Finance Minister Sahib رہے ہیں پوری ٹیم رہی ہیں۔ تو there is a long drawn

لیکن process میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے share میں سے at the end of the day Federal Government کو commit کیا کہ وہ ایک ہزار 35 بلین چاروں Chief Ministers اور چاروں صوبوں کی طرف سے Federal Government کو contribute کریں گے۔

Obviously اس کا جو basis ہے وہ 15264 کی revenue collection ہے ان کو 13350 پر ایک قسم کا lock کر دیا گیا ہے اور وہ جو growth ہے وہ پاکستان کے اگر وہ پانی کے مسائل ہیں، اگر وہ سیکیورٹی کے معاملات ہیں، اگر وہ defense کے issues ہیں۔ تمام special reasons کے لیے وہ رقم خرچ کی جائے گی۔

جناب سپیکر! آپ نے یہ جو فرمایا کہ US اور ایران کا جو ایک conflict شروع ہوا۔ یہ 28 فروری کو جناب سپیکر! شروع ہوا اور اس وقت پہلے ہی گھنٹے میں پاکستان نے پوری طرح proactive طور پر جو attack تھا ایران پر، اس کو condemn کیا۔ میں اس وقت travel کر رہا تھا OIC کی meeting کے لیے سعودی عرب میں۔ تو ہم نے اس کو باقاعدہ condemn کیا یعنی Foreign Office نے۔ میرا خیال ہے غالباً ریکارڈ پہ صرف واحد مسلمان ملک جس نے ایران پر جو attack ہوا اس کو condemn کیا وہ پاکستان ہے۔ اور اگلے ہی لمحے میں نے وہاں سے سعودی عرب جناب وزیر خارجہ ایران کو فون کیا، ان کے ساتھ ہمدردی پاکستان کی طرف سے express کی اور ساتھ ان کو یہ request کی کہ وہ reaction نہ کریں، restrain کریں de-escalation کی طرف سوچیں اور کوئی reaction کے طور پر کوئی حملہ وغیرہ۔

لیکن somehow چند ہی گھنٹوں میں پھر ان کی طرف سے American bases کے نام پہ مختلف GCC countries کو attack شروع ہو گئے۔ جو ان کی بھی ہم نے ظاہر ہے اسی اصول پر، اس کو بھی condemn کیا۔ کیونکہ اس میں جو attacks تھے وہ تمام مسلمان ممالک جو Gulf countries کے ہیں۔ یہ ایک بڑا لمبا سلسلہ ہے جناب سپیکر۔ جو 28 فروری سے چلتا، چلتا، چلتا، چلتا، یہ ہماری پوری کوشش تھی کہ پاکستان میں جناب وزیراعظم اپنے ہم پلہ جو لوگ ہیں ان کے counter parts, Presidents or Prime Ministers ان سے رابطہ کرتے رہے۔ جہاں تک یہ جو Foreign Ministers ہیں یا Deputy Prime Ministers ہیں ان کے ساتھ میرا مسلسل رابطہ رہا اور اس پہ ایک بڑے متحرک طریقے کے ساتھ جناب فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب نے دونوں parties کو engage کیا۔

تو یہ process چلتا رہا اور یہ کوشش تھی کہ کسی طریقے کے ساتھ یہ معاملہ deescalate ہونا چاہیئے، ceasefire ہونی چاہیئے۔ تو تقریباً دو ہفتوں کے بعد یہ پہلی دفعہ بڑی مشکل سے ممکن ہوا کہ دو دن کا ceasefire ہوا اور اس کے بعد پھر مزید dialogue ہوئے، اور آپ اس سے اندازہ کریں کہ eventually جو دونوں parties نے یہاں تشریف لانے کے لئے agree کیا، وہ 10 اور 11 اپریل کے لئے وہ آئے اور 21 گھنٹے کا مسلسل، یعنی دو پہر سے شروع ہوا اور اگلے دن فجر تک یہ معاملات جاری رہے۔ 6 rounds ہوئے، 6 rounds

میں breaks ہوئیں، consultation breaks تھیں، کوئی آرام یا rest کے لئےbreaks نہیں تھیں۔ ہماری کوشش تھی کہ وہ معاملہ اس وقت پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ میں دونوں parties کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ ان دونوں parties نے اس condition پر پہلی دفعہ، 47 سال کے بعد یہ agree کیا کہ وہ direct talks کریں گے، اور ایک ہی میز پر دونوں parties بیٹھیں گی، لیکن ان کی شرط یہ تھی کہ پھر mediator ، جو ان دونوں نے پاکستان کو چنا کہ اُس کی team بھی وہاں بیٹھے۔

تو US کی طرف سے J.D. Vance تھے، Steve Witkoff اور Jared Kushner تھے۔ ایران کی طرف سے ان کے سپیکر قالیباف صاحب تھے، ان کے وزیر خارجہ عباس عراقچی صاحب تھے اور ان کی National Security Committee کے Secretary Sahib تھے۔ پاکستان کی طرف سے یہ duty مجھے لگی، اور میرے ساتھ جناب Field Marshal Sahib تھے، اور DG (I) as National Security Advisor تھے۔

تو ہم بہت پر امید تھے، یہ معاملہ اگر چند گھنٹے break دے کے دوبارہ 11 تاریخ کو شروع کیا جائے تو انشاءاللہ یہ پایہ تکمیل تک پہنچے گا لیکن parties کی compulsion تھی کہ انہوں نے واپس جا کر اپنی senior leadership سے، جو US team تھی، انہوں نے President Trump سے بات کرنی تھی، جو Iranian leadership تھی، انہوں نے اپنے Supreme Leader سے بات کرنی تھی، صدر صاحب سے بات کرنی تھی تو یہ معاملہ پھر اس وقت pend ہو گیا، اور اس میں اگلے آنے والے چند ہفتوں میں بڑے ایسے مواقع بھی آئے کہ، یعنی مایوسی سی ہو رہی تھی کہ شاید یہ معاملہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچے۔ لیکن میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں وزیر اعظم کو، سید عاصم منیر Field Marshal اور Chief of Defence Forces کو اور پاکستان کے Foreign Office کو کہ انہوں نے give up نہیں کیا، امید give up کی نہیں تھی۔

اس process پہ ایک regional forum ہے، جس میں Saudi Arabia ہے، پاکستان ہے، مصر ہے اور Turkey ہے، یہ forum بھی بڑا pro-actively engage ہو گیا۔ اور اس کی ابھی حال ہی میں پچھلے اتوار کو جو تھی meeting مصر میں ہوئی، تیسری meeting اسلام آباد میں 29 مارچ کو ہوئی، اور اس سے پہلے Antalya میں ہوئی، اور 19 مارچ کو وہ meeting ریاض میں ہوئی۔

اس پورے process کے دوران، میں آپ کو مثال دے رہا ہوں کہ جب پاکستان انڈیا کی جنگ ہوئی تھی تو اُس وقت میری اپنے counterparts کے ساتھ تقریباً 62 calls ہوئی تھیں یعنی اُس issue پر جو دوسرے ملکوں کے وزیر خارجہ ہیں۔ اِس معاملے میں 28 فروری سے لے کر جب تک یہ sign نہیں ہوا، میری 152 دفعہ اپنے counterparts سے بات ہوئی ہے، دنیا کے مختلف Capitals میں، اور مختلف وزرائے خارجہ سے اور Deputy Prime Minister صاحبان سے۔ یعنی پاکستان نے اس حد تک اس میں اپنی کوشش کی، اور اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے، کیونکہ parties کی جو positions تھیں، وہ ایسے لگتا تھا، کئی دفعہ، کہ اب کبھی بھی یہ ممکن نہیں ہو گا لیکن اللہ تعالیٰ کا،

میں سمجھتا ہوں کہ خاص کرم ہے اور قوم کی دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو سب سے پہلے یہ توفیق دی کہ یہ دو جو parties تھیں ان کو 47 سال کے بعد ایک میز پر بٹھایا۔

اس کے بعد جو پہلی ceasefire ہوئی اور اس کے بعد تیسری extension ہوئی، آپ imagine کریں کہ وہ جو ceasefire سے پہلے کا وقت تھا تقریباً 2800 attacks ایک ملک پر ہوئے drone اور missiles کے ایران کی طرف سے، American bases کے حوالے سے لیکن وہ ہم نے دیکھا کہ وہ airports میں بھی ہوئے، ظاہر ہے کوئی نشانہ غلط بھی ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح ایران پر جو بمباری ہو رہی تھی، وہ اپنے اس reaction میں کر رہے تھے۔ جب ہم ان کو کہتے تھے بھائی یہ مسلمان ملک ہیں، اور ان پر تو آپ مہربانی کریں یہ نہ کریں تو وہ کہتے تھے کہ ہم امریکہ تو نہیں پہنچ سکتے، لیکن ہمارا ہدف American Bases ہیں۔ جہاں جو سرزمین ہمارے خلاف استعمال ہو رہی ہے ہم اُس پر attacks کریں گے۔

تو یہ ایک بہت بڑا امتحان تھا، اور اللہ تعالیٰ نے اس میں پاکستان کو بہت بڑی کامیابی دی۔ میں آپ کو بھی، پورے ایوان کو اور 24 کروڑ عوام کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں، مبارک دیتا ہوں، اور میں وزیر اعظم صاحب کی ان کوششوں پر ان کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں سید عاصم منیر صاحب کو اور ان کی team کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں Foreign Office کی اپنی پوری team کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، جنہوں نے throughout the process اس کو give up نہیں کیا۔

جناب والا! یہ پھر finally فیصلہ ہوا کہ 19th June کو یہ معاہدہ Switzerland میں sign ہو گا۔ پاکستان نے کئی rounds کی shuttling کی۔ ایک طرف اُن سے offers لیتے تھے جو اُن کی offers ہوتی تھیں، اُن کو امریکہ میں بھیجتے تھے، امریکہ پھر اُن پہ اپنی amendments کرتا تھا لیکن as an honest and sincere mediator پاکستان نے یہ ensure کیا کہ we were tightlipped ہم نے اس کو امانت کے طور پہ، نہ ایک side کی، نہ دوسری side کی کسی چیز کو ہم نے public نہیں ہونے دیا۔

آپ نے کوئی document نہیں دیکھا ہو گا، کوئی تفصیل نہیں دیکھی ہو گی۔ کیونکہ we had to be ہمارے بڑے بڑے دوست ممالک، Saudi Arabia ہے، مصر ہے، جو خاص involved تھے، ان کو بھی نہیں دیا۔ جب انہوں نے Foreign Office سے مانگا، مجھ سے کہا کہ ہمیں کاپی دیں جو latest ہے، میں نے کہا جب تک دونوں parties اس کی اجازت نہیں دیں گی، پاکستان یہ documents share نہیں کر سکتا، please mind نہ کریں، آپ ہمارے بھائی ہیں۔ کیونکہ یہ mediator اور facilitator کی جو credibility ہے، جو integrity ہے، وہ اسی طرح، میں سمجھتا ہوں، کہ قائم رہ سکتی تھی کہ ہم اپنا وہ role نہایت ایمانداری کے ساتھ ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، 19 تاریخ کو، لیکن 18 جون کی رات ایک دم سے development ہوئی۔ ہماری پوری team تیار تھی کہ President Trump G7 کے لئے France میں meeting کے لیے آئے ہوئے تھے، اور انہوں نے وہاں فیصلہ کیا کہ وہ electronically, پہلے تھا کہ electronically sign کریں گے دونوں، اور ہم electronically witness کریں گے، لیکن اصل agreement جو ہے وہ 19th June کو Switzerland میں، originally Geneva میں تھا۔ Geneva میں InterContinental میں، Foreign Office نے سارے arrangements کر لیے تھے کہ وہاں وہ sign ہوگا، parties physically sign کریں گی لیکن some how بلکہ اس سے ایک دن بچ گیا، 18 جون کی رات کو ہمیں اطلاع ملی کہ صدر ٹرمپ فرانس میں G7 کی meeting کی sidelines پر، وہاں وہ French President بھی بیٹھے تھے اور بھی high profile dignitaries تھیں تو انہوں نے اس کو sign کر دیا۔

اس کے بعد پھر obviously وہ document ہم نے as a mediator Iran transfer کروایا، پھر چونکہ وہاں سے President Sahib نے sign کئے یا J.D Vance, Vice President تھے، اُدھر سے بھی پھر President Masoud Pezeshkian نے sign کیا الحمدللہ۔ یہاں سے پھر، پاکستان نے as a mediator ہمارے پرائم منسٹر جناب محمد شہباز شریف صاحب نے sign کیے۔ اس document میں تمام تفصیل شامل ہے، یہ 3 صفحے کا document ہے، ہر صفحے پر initials ہیں اور تیسرے صفحے پر full signatures ہیں۔ اور اس کو کافی misunderstand یا misquote بھی کیا جا رہا ہے۔ ایک آپ نے recently دیکھا کہ پچھلے 24 گھنٹے میں بھی ایک discussion ہوئی۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، اور پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے جو عزت دی، اور جو document پاکستان نے as a mediator, facilitator، وزیراعظم شہباز شریف صاحب نے sign کیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں Houses کا حق ہے کہ میں اس کو اس ایوان کے record پر place کروں تاکہ اگر کسی ساتھی نے اس document کو دیکھنا ہو، copy لینی ہو، اور quote کرنا ہو، تو کوئی چیز misunderstood نہ ہو۔ تو جناب سپیکر! میں یہ document آپ کو پیش کر رہا ہوں۔ اس کی ایک کاپی Foreign Office میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ یہ پورا process دو phases میں agree ہوا۔ پہلے phase میں Strait of Hormuz کو کھولا جائے گا، جس کے consequences ہم نے دیکھے کہ 3 ہفتے صرف پاکستان کی حکومت نے، وزیراعظم صاحب نے کوشش کی، ہمارا خیال تھا کہ ہم کوئی دو تین ہفتے میں اس مسئلے کو حل کروالیں گے، اور کہا کہ جو increase ہے وہ pass نہیں کرنی۔ اس کیلئے Finance Ministry کو 128 ارب روپے special دینے پڑے۔ 3 ہفتے کے بعد پھر یہ prices pass on ہونی شروع ہوئیں۔ اُس وقت چاروں

چیف منسٹر صاحبان کو بلا کر Federal Government نے یہ فیصلہ کیا کہ جو public transport ہے یا جو گلگت بلتستان اور AJK میں public transport ہے، اس کے لئے special subsidy دی جائے۔

جناب سپیکر! اس House کی اطلاع کے لئے، اُس کی پانچ قسطیں pay ہوئیں۔ اپریل کے مہینے میں دو قسطیں اس Committee کو، مجھے وہ ذمہ داری سونپی گئی، مختلف Ministries اس کی Members تھیں، Governor State Bank اس کے Member تھے۔ دو قسطیں اپریل میں ہوئیں، دو مئی میں ہوئی، اور پہلی قسط جون میں ہوئی۔ لیکن اب جیسے developments ہوئیں، جب 18 جون کو یہ agreement sign ہو گیا، پھر obviously 19th June کو وہ جو physical ceremony تھی، اس کی کوئی ضرورت نہیں رہی، لیکن phase 2 میں جو technical discussions ہیں جو اس documents میں میں نے آپ کو پیش کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ جونہی یہ sign ہو گا، اس کے بعد technical discussions شروع ہوں گی۔

Technical discussion کس پر شروع ہونی تھی؟ نمبر 1، Nuclear Issues پر؛ نمبر 2، Sanctions اور اُن کے Frozen Assets پر اور نمبر 3، Lebanon پر، کیونکہ Lebanon has been a source of a real problem. کیونکہ یہ جب sign ہو گیا، ہرمز کھلنی تھی تو Israel نے Lebanon پر دوبارہ حملہ کر دیا۔ اسی وجہ سے negotiations جو فوری 19 تاریخ کو شروع ہونی تھیں وہ پھر دو دن delay ہوئیں، Lebanon اور Israel کا دوبارہ ceasefire ہوا اور اس کے بعد پھر پاکستان کے وزیر اعظم اتوار کو Switzerland گئے، اور parties کی request پہ، جو ہم نے original Geneva میں 19 تاریخ رکھی تھی، وہ تو cancel ہو گئی، کیونکہ وہ physical sign ہو گئی۔ اب یہ Burgenstock Resort in Switzerland اس میں یہ تمام process ہوا اور اس کے بعد قطر نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔ کیونکہ یہ Resort Qatar Investment Authority کی ملکیت بھی ہے، اور یہ جو proposal تھی کہ وہاں اس کا venue رکھا جائے، وہ America اور Qatar کی request پر کیا گیا، کیونکہ physical ceremony تو sign ہونے کے بعد ختم ہو گئی لیکن جو پارلے شروع ہوئے، جس میں پاکستان نے دوبارہ اپنا بھرپور اپنا کردار ادا کیا، الحمدللہ۔ اس کے نتیجے میں پھر تینوں parties، بلکہ چاروں parties میں کہوں گا، اس میں US, Iran, Qatar and Pakistan یہ جو Bürgenstock Resort میں سارا process اتوار اور پیر کو ہوا، اُس کے نتیجے میں 22 جون کو ایک اعلامیہ جاری کیا گیا، Full Stop, Comma، سب نے agree کیا تو اس کی copy بھی ہمارے Foreign Office نے اپنی website پر ڈالی جو طے ہوا، تاکہ جن ساتھیوں کو، Global Community کو، جو ضرورت ہوتی ہے دیکھنے کے لیے کہ کیا نکلا، what is the outcome، تو road map کیا ہے، آگے کیسے چلنا ہے۔ تو وہ بھی، اگر آپ اجازت دیں، تو یہ کاپی بھی میں 22 جون کی، جو کہ سوئٹزرلینڈ سے

چاروں countries نے issue کی،اس کی کاپی بھی میں Foreign Office سے لایاہوں تاکہ record میں موجود ہو، میں رکھ دیتا ہوں،اور جس ساتھی کو، Member National Assembly and Senate کو دیکھنی ہو، وہ یہ دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے، یہی وہ ملک ہے جسے چند سال پہلے diplomatically isolated country کہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل و کرم ہے اور اتنی proactive diplomacy ہے۔میں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں وزیرِاعظم صاحب کی leadership کو اور Foreign Office کی محنت اور ہمت کو کہ آج ہمیں multiple invitations ہوتی ہیں کہ اس میں ہمیں select کرنا پڑتا ہے کہ کس کو accept کریں، کہاں جاسکیں، کہاں جائیں کہ calendar دیکھ کر،اور اسی طرح جو لوگ باہر سے آنا چاہتے ہیں، آپ دیکھ رہے ہیں ساری activity ۔ وہ الحمدللہ پاکستان جس کو ایک terrorist country کہتے تھے، آج اس کو peacemaker کے نام سے دنیا میں یاد کیا جارہا ہے۔

حال ہی میں جو Oslo میں forum ہوا، جو کہ بڑا important forum ہوتا ہے،اس میں global diplomacy اور اس کو discuss کیا جاتا ہے۔اس forum میں میں invited تھا، لیکن میں نے معذرت کی کیونکہ یہاں Budget کا process بھی تھا، پھر G4 کی meeting بھی اتوار کو Cairo میں تھی۔ایک دن کے لیے مجھے ہفتے کو شام وہاں پہنچنا پڑا،اتوار کو پھر واپس آنا پڑا۔تو اس کو وہاں میں نے attend تو نہیں کیا، لیکن میں آپ کی اطلاع کے لیے، جن ساتھیوں نے نہ پڑھا ہو یا دیکھا یا سنا ہو، وہاں کہا گیا "Pakistan has : become net security provider for this region"۔یہ کبھی کوئی اور ملک claim کیا کرتا تھا۔

یہ participants کا بھی بتادوں کہ کس نے participate کیا۔یہ US کی ایک Incharge of Affairs پاکستان نے وہاں officially یہ statement دی کہ "Pakistan has become, by the role it has performed in this US and Iran dispute, is unimaginable and Pakistan has become net security provider to this region."

تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ آپ نے لاکھوں جانیں بچائیں، جنابِ سپیکر! جس speed کے ساتھ لوگ شہید ہو رہے تھے، میں شہید کہوں گا، وہاں بھی مسلمان تھے،ایران کی طرف بھی،اور جن پر attack ہو رہا تھا وہ بھی سارے مسلمان ممالک تھے، چاہے Saudi Arabia ہو، Kuwait ہو، Iran ہو، Jordan ہو، Emirates ہو، آپ جس کا بھی نام لیں۔ مصر میں تو اتنا نہیں ہوا، Turkey میں بھی ایک دو جگہ پر ہوا، Azerbaijan میں بھی ہوا، خیر وہ ایک ایک دو دو واقعات ہوئے، لیکن دونوں اطراف میں جو لوگ شہید ہو رہے تھے، باقی جو مالی نقصان، economic loss ہوا،اس کی علیٰحدہ بات ہے۔آپ دیکھیں کہ اس سے ہزاروں لوگ شہید ہو گئے، جب تک یہ ceasefire نہیں ہوئی۔تو

اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم میں کہتے ہیں کہ “loss of a human being is the loss of entire humanity” ،اور ایک جان کو بچانے کا مطلب ہے کہ آپ نے پوری انسانیت کو بچالیا۔

تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور اللہ تعالیٰ کا پاکستان پر خاص احسان ہے کہ پاکستان کو میاں شہباز شریف صاحب کی leadershipاور اُن کی ٹیم کے طور پر، جناب Field Marshal سید عاصم منیر اور Foreign Ministry پاکستان مل کر، اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا کہ اگر لاکھوں نہیں تو ہزاروں جانوں کو اللہ تعالیٰ نے بچایا۔

اگر کوئی 9 مئی کا معاملہ ہوتا، تو شاید اب تک ہو چکا ہوتا۔ I am known reconciliator ۔آپ کی جماعت مجھے کہا کرتی تھی۔ 2014 کا دھرنا میں نے اٹھوایا تھا، آپ کی جماعت سے، میں نے negotiations ختم جب ہو گئی، پھر دوبارہ شروع کی۔ تو میں چاہتا تھا reconciliationہو، لیکن آپ نے میرے جیسے بندے کے ہاتھ باندھ دیئے۔

دیکھیں، ایک حد تک جانا چاہیئے۔ سیاست میں آپ اپنا express کرتے ہیں، بالکل آپ کا right ہے، یہ آپ کا ہمیشہ سے ہے، اور میں اُس کو تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن I am known reconciliator. جس party کے ساتھ مسئلہ ہوتا ہے، میں اُس کے ساتھ، MQM ہو، People Partyہو، GB کے election ہوں، AJKکے issuesہوں تو میں ہوتا ہوںinvolved ، لیکن بھائی آپ بہت آگے نکل گئے۔ اللہ کرے کہ آپ نہ اتنا آگے گئے ہوتے۔ جب آپ اپنے GHQ پر حملہ کر دیں گے، آپ اپنی security installations پر حملہ کر دیں گے، آپ اپنے Corps Commander کے گھر پر، تو پھر میرا جیسا بندہ بھی۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحٰق ڈار: جناب سپیکر! میں گزارش ہی کر رہا ہوں کہ اس سارے process پر الحمدللہ آپ دیکھیں کہ ہمیں economic benefitہو گیا ہے۔ یعنی پاکستان نے اچھا خاصا sufferکیا ہے۔ وہ جو ڈھائی سو کے قریب price تھی، وہ shoot up کر کے پانچ سو میں جانی تھی۔ تین ہفتے تک تو حکومت برداشت کر رہی تھی، لیکن نہ IMF مانتا تھا، نہ ممکن تھا کہ اتنے بڑے کئی سو ارب آپ اپنے قرضوں میں بڑھاکے، کیونکہ آپ کو اپنا defence اور اپنی debt servicing کے علاوہ، آپ کے تو borrowedپیسے ہوتے ہیں۔

تو اس لیے ابھی آپ دیکھیں کہ کتنی تیزی کے ساتھ اُس میں economic بھی improvement ہوئی ہے، pricesنیچے گری ہیں، US naval blockageختم ہو چکا ہے، ایران نے بھیas of now ، یہ بھی ہے کہ کوئی fees نہیں ہے، کوئی additional chargesنہیں ہیں، کوئی permit نہیں ہے، کوئی permission نہیں ہے، ان چیزوں پر ہمارا بہت time لگا ہے۔

31مارچ کو جب یہ معاملات سارے چل رہے تھے، تو China کے Foreign Minister صاحب نے مجھے invite کیا۔ میں ایک دن کے لیے وہاں گیا اور Five Point Peace Initiative کے طور پر ہم نے ایک announcement کی، جس میں یہ کیا تھا کہ Strait of Hormuz should be free from any toll permission. ، اس کو 28 February کے طور پر واپس آنا چاہیئے اور اس کو بہت global پذیرائی ملی، جو Pakistan اور China نے میرے visit پر، ہم دونوں نے جو Five Point Plan دیا، جو دنیا میں اس وقت record پر ہے۔ مجھے درجنوں اپنے Foreign Ministers کی مختلف Capitals سے calls آئیں۔

یورپ نے اس کو support کیا۔ پہلے Foreign Ministers کی meeting ہوئی، ہم نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ کیوں نہیں لیا؟ کیونکہ facilitator اور mediator کے طور پر اپنے آپ کو neutral ہمیں pose کرنا تھا۔

اس کے بعد جب ہم Antalya میں تھے اور meeting ہو رہی تھی، اُدھر summit ہوئی، 51 countries کی، جنابِ اسپیکر! Hormuz کو کھولنے کے لیے ہم نے اس پر بھی معذرت کی کہ دیکھیں، ہم mediator ہیں۔ یہ agenda ہمارا تو known ہے۔ China اور Pakistan اس کو announce کر چکے ہیں اور یہ record پر ہے، لیکن ہمارا اس میں شامل ہونا اور اپنا view دینا، وہ party بننے کے مترادف ہو گا۔ تو ہمیں یہ کام کرنے دو۔ تو انہوں نے appreciate کیا۔

اسی طرح اس process پر، بلکہ Hormuz کے حوالے سے Resolution آئی، even Security Council میں، Pakistan نے abstain کیا، لیکن جب آپ facilitator کا role ادا کر رہے ہیں تو آپ کو اپنے آپ کو پھر neutral رکھنا ہو گا۔ آپ کا اپنا national view جو ہے، وہ ہمیں سب کو معلوم ہے کہ ہم وہ Chinese کے ساتھ مل کے 31مارچ کو public کر چکے تھے۔

اس حوالے سے آج آپ نے دیکھا کہ وہ ملک جو ہمارا brotherly country ہے، جس کے ساتھ تقریباً ساڑھے نو سو میل کا ہمارا border common ہے، اور جو Pakistan ، RCD یاد ہو گا بہت ساتھیوں کو، جو شروع ہوئی Pakistan, Iran, Turkey کی، اور پھر وہ ECO میں convert ہوئی، جس میں کئی ممالک ہیں۔

جناب سپیکر! اور اب یہ حال ہے Pakistan کی activity کا کہ OIC نے اپنی Women Conference جولائی میں Pakistan میں رکھی ہے۔ OIC ، UN کے بعد سب سے بڑا forum ہے دنیا میں مسلمان ممالک کا۔ ایک تو مسلمان ممالک ہیں، دوسرا size کے حوالے سے نمبر دو ہے UN کے بعد۔ یہ 57 Islamic ممالک اس کے Member ہیں۔

پھر آپ کی جو Shanghai Cooperation Organization ہے،SCO جس کی دنیا میں بہت بڑی importanceہے، China بھی ہے، Russia بھی ہے، Asian States بھی ہیں، India بھی ہے، Pakistan بھی ہے،اس کی جناب آپ کو Chairmanship مل رہی ہے۔جولائی میں SCO کی Foreign Ministers کی meeting ہو رہی ہے Kyrgyzstan میں،اور Pakistan کو offer ہے،اور ان شاءاللہ آپ کی دعاؤں سے، میں آپ کے behalf پر، Pakistan کو وہاں اس chair کو accept کروں گا، اور Pakistan اگلے سال Chairman ہوگا Shanghai Cooperation Organizationکے Heads of State کے تین forums ہیں Heads of State، Heads of Government۔ Heads of Government آپ نے 2024میں کی تھی Pakistan میں، اگر آپ کو یاد ہو۔ پرائم منسٹرز اور India کے Foreign Minister آئے تھے، جو parliamentary system ہیں، ہیڈز آف گورنمنٹ میں ان کے Foreign Ministersجاتے ہیں، اور جو Presidential System میں ان کے Prime Ministers آتے ہیں۔

جو Heads of State ہیں، parliamentary systemمیں ان کے Prime Ministers جاتے ہیں، اور Presidential Systemکے Presidents جاتے ہیں۔ تو ہم Heads of Government، یہ Heads of State سے بہت bigger forum ہوتا ہے۔اس پر اللہ کے فضل و کرم سے 2027 میں آپ میزبان ہوں گے، آپ کے پاس Chair ہوگی، اور Pakistanمیں یہ تمام ممالک کے Prime Ministers اور پریذیڈنٹس آئیں گے۔

اسی طرح ECO جو ہے، یہ جیسے میں لیتا ہوں کہ RCD بنا تھا جب ہم پڑھتے تھے، اس کو جب convert کیا گیا، جس میں اور ممالک شامل ہو گئے، Central Asian Statesکے کئی ممالک ہیں، Tehranمیں اس کا headquarter ہے۔اس کی بھی ہمیں Chairmanship، کسی اور ملک کی باری تھی، ہم چاہتے ہیں کہ Pakistan کو اس کی Chairmanship ملے۔ہم نے وہ بھی آپ کی دعاؤں سے قبول کی ہے، اور اس وقت 2026-27 کے لیے پاکستان ECO کا بھی Chairman منتخب ہو چکا ہے، اللہ کے فضل سے۔

جناب سپیکر! یہ ہماری سب کی humble کوشش، بزرگوں کی، 24 کروڑ عوام کی دعائیں، شہباز شریف صاحب کی بطور وزیرِاعظم خلوصِ نیت اور محنت، اور شبانہ روز connectivity اپنے ہم پلہ لوگوں سے، Foreign Ministryاپنی worth پر اپنے counterpartsسے مجھے interactکرواتی رہتی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کا، جنابِ سپیکر! بے پناہ کرم ہے کہ Pakistan اب اس point پہ آ چکا ہے کہ جہاں Iran نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی۔ Iran کہتا ہے کہ جب مشکل وقت آیا تو ہم نے دیکھا کہ دوست کیا ہوتا ہے، اور دوستی کا حق Pakistan نے ادا کیا ہے۔

کبھی آپ نے پوری تاریخ میں دیکھا تھا کہ ان کی parliament میں "تشکر پاکستان، تشکر پاکستان، تشکر پاکستان" کے نعرے لگے؟ جناب سپیکر! یہ کوئی معجزے سے کم نہیں ہے۔ محنت بہت کرتے ہیں، بہت محنت ہے، دن رات محنت Prime Minister کی، دن رات محنت Field Marshal کی، دن رات محنت Ministry of Foreign Affairs کی، لیکن اس میں جو برکت ہے، اس میں جو کامیابی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

آپ دیکھیں کہ آج Pakistan کو Paris میں peacemaker کہا جارہا ہے۔ Pakistan کو Oslo Forum کے اوپر کہا جا رہا ہے کہ Pakistan has become net security provider ۔ Pakistan کو SCO کی Chairmanship مل رہی ہے، Pakistan کو ECO کی Chairmanship مل رہی ہے، اور Pakistan اللہ کے فضل سے انتہائی خلوص کے ساتھ اس سارے process میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ستمبر میں پچھلے سال Saudi Arabia کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہوا، SMDA، Strategic Mutual Defence Agreement۔ چونکہ مجھے موقع نہیں ملا، اتنی زیادہ activity ، دن رات دوروں پر لگے رہتے ہیں۔ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ حرمین شریفین کی حفاظت اللہ تعالیٰ ہمیں نصیب کرے اور ہم نے کیا بھی ہے۔ جب بھی وہاں 1970 میں معاملات ہوئے تو پاکستان نے اپنا فعال رول ادا کیا۔ Informal تو ہماری relationship تھی اور ہمیشہ سے ہے، وہ تعظیم، تکریم، جذبۂ شہادت اگر حرمین شریفین کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو formalize کیا۔ وہ معاہدہ جو sign ہوا ستمبر 2025 میں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے formalized طریقے کے ساتھ ایک sovereign pact ہو گیا اور میں اس حوالے سے اپنے بھائی ایران کو sensitize کرتا رہا، اپنے counterpart کو کہ بھائی ہمارا ایک sovereign معاہدہ ہے۔

اگر آپ دیکھیں تو جو drone اور missile attacks ہوئے ہیں، تو سب سے کم نمبر ہے۔ ایک طرف 2800 کا نمبر ہے، دوسری طرف ڈیڑھ دو سو کا نمبر ہے سعودی عربیہ کا، اور انہوں نے اس کا لحاظ کیا اور اس کا انہوں نے احترام کیا، جب انہوں نے کہا۔ جناب سپیکر! اب ایران کے ساتھ جو ہمارے تعلقات ہیں، اپنی عوام کے لیے، اس پر ہمیں economic ، اپنے آپ کو integration ، جو ہماری market کی بات ہوئی تھی، border markets کی بات، آپ کو یاد ہوگا، وہ take off نہیں کی اور کئی چیزیں ہو سکتی ہیں۔ 10 billion dollar کی بات ہو رہی ہے، اس وقت 3 billion dollar کے قریب ہماری bilateral trade ہے، وہ 10 billion dollar پہ جا سکتی ہے اور سب سے قریب ہم ہیں اور وہاں جذبۂ خلوص ہے۔

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے یہ شروع کیا تھا، وہ بڑی لمبی کہانی ہے اور وہ diplomatic insight ہے، بہتر ہے کہ وہ publicly نہ بات کی جائے۔ ان کی کوشش تھی کہ شاید regime change ہو جائے ۔ جو خرابی شروع کی تھی اور جو نکالا تھا، وہ

objectiveکچھ اور تھا، لیکن جب اس پر attack کیا، تو عوام ساری ان کے حق میں consolidation کرنے کے لیے نکلی۔ جو روزرات کو مغرب سے صبح تک سڑکیں بھری ہوتی تھیں، وہاں ایرانی جھنڈے نہیں ہوتے تھے، پاکستان کے جھنڈے تھے اللہ کے فضل سے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں 24 کروڑ عوام کی دعائیں ہیں۔

جیسے میں نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف صاحب کی خلوص نیت، ان کی محنت، ان کا جذبہ، اور سب کا، دونوں طرف سے سب پاکستانی ہیں۔ سب چاہتے ہیں کہ پاکستان کا نام روشن ہو۔ میں سب کو ایک دفعہ پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان شاء اللہ کوشش کروں گا کہ Foreign Affairs کے حوالے سے، off and on میں آپ کو update کرتا رہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میں آپ کا as Whip شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اعجاز جکھرانی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں as Whip، امین الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، عامر ڈوگر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور عثمان بادینی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ڈاکٹر طارق صاحب۔

وزیر برائے پارلیمانی امور (ڈاکٹر طارق فضل چوہدری): سر! سب سے پہلے آپ کا، Deputy Speaker صاحب کا، آپ کے پورے Secretariat کا، آپ کے Secretary صاحب، Adviser صاحب اور پوری ٹیم آپ کی اور جتنے بھی Divisions نے اس بجٹ کے لیے کام کیا، بالخصوص ہمارے وزیر خزانہ، وزیر مملکت بلال صاحب بیٹھے ہیں، وہ بھی اور ان کی پوری ٹیم، پارلیمانی وزارت کی پوری ٹیم، سب کو مبارکباد دوں گا۔ سر! احسن طریقے سے کام ہوا۔

سر! جو یہاں پر کشمیر کے حوالے سے گفتگو ہوئی ہے، چونکہ اس سلسلے میں یہ بڑا sensitive matter ہے اور اس وقت وہاں پر جو situation ہے تو اصل حقائق عوام کے سامنے رکھنے ہیں۔ میں صرف چند منٹوں میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ ویسے تو ہمارے Adviser to the Prime Minister on Political Affairs، جناب رانا ثناء اللہ خان صاحب نے بہت تفصیل سے جتنے ان کے ساتھ مظفر آباد میں مذاکرات ہو چکے ہیں۔ ان سے ساری بات چیت ہوئی۔ ساری تفصیل آ چکی ہے۔ بلاول صاحب نے بھی کچھ باتیں کی ہیں۔

(اس موقع پر جناب سپیکر نے کرسی صدارت خالی فرمائی اور جناب چیئرپرسن جناب علی زاہد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

سر! مولانا صاحب نے کچھ باتیں کی ہیں۔ میں اس حوالے سے بھی تھوڑی سی گفتگو کروں گا۔ میری سیٹ کے سامنے ایک ممبر بیٹھے ہیں، ذرا یہ بات ہو جائے، تو پھر اس کے بعد میں بات کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین ! مولانا فضل الرحمان صاحب نے بھی گفتگو کی، اور اس ایوان میں دیگر معاملات پر بھی گفتگو ہوئی ہے۔ میں صرف precisely اس پہ بات کروں گا۔ جو کالعدم Joint Action Committee ہے، جتنی دفعہ انہیں ہم نے engage کیا، جتنے زیادہ ان کے ہم نے مطالبات مانے، وہ ساری بات ہو چکی ہے۔ آج راولاکوٹ میں ان کا اجتماع ہے، وہ دھرنے کی شکل میں ہو، یا وہاں پہ جو مسلح جتھے بیٹھے ہیں، اس کی شکل میں ہو۔ جو situation پیدا کی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ وہاں پر Law Enforcement Agencies کے چار جوان شہید ہو چکے

ہیں، جن میں ایک FC کا جوان بھی شامل ہے۔ آج بھی وہاں پہ کوئی ایسا نہیں ہے کہ پرامن طریقے کے ساتھ اپنے مطالبات کی بات کی جائے۔ جو 12 سیٹوں کا معاملہ ہے، سیٹوں کے معاملے میں تشدد طریقے سے اور گورنمنٹ کو بلیک میل کر کے اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کو مانا جائے، تو یہ مطالبہ اس طرح نہیں مانا جا سکتا۔ وہ جو 4 تجاویز ان کو دی گئیں، وہ رانا صاحب نے بتائیں کہ ہم نے انہیں All Parties Conference کا، Supreme Court میں Reference کا، Presidential Reference کا، اس کے علاوہ اسمبلی میں Debate کا کہا، لیکن وہ ان پر نہیں آئے۔ اس کے بعد جو پر تشدد راستہ انہوں نے اختیار کیا ہے احتجاج کا، جس میں قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہوا، اس کے بعد Government کے پاس کوئی اور option نہیں تھا کہ وہاں پر حکومت کی writ قائم کی جائے۔

جناب چیئرمین! وہاں پر انہوں نے کیا کیا اور قانون کس طرح اپنے ہاتھ میں لیا؟ انہوں نے جان بوجھ کے، violence کا راستہ اختیار کیا، سڑکیں وہاں پر بند کیں، کاروبارِ زندگی بند کیا، لوگوں کو ورغلایا اور کشمیر cause اور پاکستان کے خلاف تقاریر کیں اور مذاکرات کے تمام راستے انہوں نے خود بند کیے۔ Opposition Leader کچھ نوجوانوں کی بات رہے تھے کہ وہ جیلوں میں ہیں اور انہیں نکالا جائے۔ میں نے ان کی بات پر چند باتیں کرنی تھیں، لیکن ظاہر ہے بیچ میں بہت ساری گفتگو ہو چکی ہے۔

سر! نوجوانوں کو ورغلاتا کون ہے؟ یہ بڑا ایک اہم سوال ہے۔ وہ جن نوجوانوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے، انہیں ورغلا کے کون اسلام آباد پر حملہ آور ہوا تھا، لیکن میں اس موضوع پر بات کر رہا ہوں۔ کشمیر کے نوجوانوں کو بھی ورغلا کے، انہیں جھوٹ بول کے اور کشمیر cause کی بات کر کے آپ بات کر رہے ہیں بارہ سیٹوں کی۔ راستہ نوجوانوں کو آپ تشدد والا اختیار کروا رہے ہیں۔ اس لیے میری اس فورم سے گزارش ہے کہ پرامن طریقے کے ساتھ اگر وہ بات کرتے اور مذاکرات ہوتے، تو یقیناً یہ معاملات کسی نہ کسی طرف، جو کہ in the best interest of Kashmir, in the best interest of Kashmir cause and the best interest of Pakistan، حل ہو سکتا تھا۔ جو violence کا راستہ اختیار کیا گیا ہے، وہاں ریاست نے اپنا کردار ادا کیا ہے اور ریاست اپنا کردار آگے بھی ادا کرے گی۔

جناب چیئرمین! ایک اور نکتہ کہ ہمارے پاس مصدقہ اطلاعات موجود ہیں کہ violence کے اس راستے کے پیچھے بیرونی ہاتھ بھی ہے، جو نہیں چاہتا کہ یہاں آزاد جموں و کشمیر میں پرامن طریقے اور آئینی طریقے کے ساتھ، بروقت election کا انعقاد ہو اور آزاد جموں و کشمیر کا جو Interim Constitution ہے، اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے کہ یہ election کسی طرح بھی التوا کا شکار ہوں۔ نہ وہاں Interim Government کا concept ہے، نہ وہاں پر کوئی اور ایسی alternative provision دی گئی ہے کہ election ملتوی کیا جا سکے۔ Election نے اپنے وقت پر ہونا ہے اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ election وقت پر نہ ہو، وہ ریاست کے مفادات کے خلاف کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئر مین! ہمارے کسی Minister نے یہ بات نہیں کی کہ ہم یہ 12 سیٹیں جیب میں لے کے election میں آتے ہیں۔ایسی بات قطعی طور پر کسی Minister نے نہیں کی، میں بالکل اس کی تردید کرتا ہوں۔دوسری بات میں یہ کہتا ہوں کہ اس بات کی مثالیں موجود ہیں کہ پنجاب میں Government ہوتی ہے مسلم لیگ نون کی، 12 سیٹوں کے یہ election ہوتے ہیں، آزاد جموں و کشمیر میں ظاہر ہے electionہوتے ہیں،اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہوتے ہیں، Governmentآزاد جموں وکشمیر میں پاکستان پیپلز پارٹی کی بنتی ہے۔لہٰذا یہ کہنا کہ ان 12 سیٹوں کی وجہ سے وہاں پر Government کی formation انہی پر depend کردی ہے، بالکل یہ بات نہیں ہے۔پورے پاکستان میں پھیلی ہوئی یہ سیٹیں ہیں، یہ کراچی، بلوچستان، KP اور پنجاب میں بھی ہیں۔ہم کشمیر cause کے لیے پہلے بھی لڑے ہیں اور آج بھی اس کے لیے کمربستہ ہیں۔ Prime Minister of Pakistan نے جس طرح اس سے پہلے committees تشکیل دیں اور ہم وہاں پر گئے، جبکہ وہاں پر انہوں نے تمام راستے chokeکیے ہوئے تھے، یہ میں بات کر رہا ہوں اکتوبر 2025 کی اور ہم نے معاہدہ کیا۔اس معاہدے کے نکات پر من و عن عملدرآمد بھی ہوا۔ابھی بھی 20 جون کو ہم دوبارہ ان سے مذاکرات کر کے آئے، ہم مذاکرات اور امن کا راستہ چاہتے ہیں، لیکن یہ راستہ اس وقت کالعدم Joint Action Committee نے منسوخ کر دیا۔تو اس وقت مذاکرات کا راستہ بند ہوا ہے تو وہ راستہ Joint Action Committeeنے خود بند کیا ہے۔ہم نے جو چار proposals دی تھیں، کسی ایک کو مان لیتے تو dialogue کا ایک نیا رستہ کھل سکتا تھا۔آنریبل مولانا فضل الرحمان صاحب نے یہ بات کی ہے کہ جو انہیں facilitation پرانے معاہدے کے تحت کی گئی تھی، وہ ساری ختم ہو چکی ہے اور یہ بھی حقائق کے منافی ہے۔وہ facilitations موجود ہیں، چونکہ ان میں majority کا تعلق public issues اور public facilitiesسے تھا۔ہم نے نئے تعلیمی boards بنائے، جو منگلا ڈیم کی raising سے متاثر لوگ تھے، ان کی بجلی کے bill معاف کیے، انہیں وہاں پر allotments دیں۔اس کے علاوہ وہاں پر Cabinet کا size 34 سے 20 کیا۔آج فیصل راٹھور صاحب کی Cabinetمیں 20 وزراء ہیں۔ ہم نے وزارتوں کی تعداد کم کی اس معاہدے کے نتیجے میں، وہ سارا وہاں موجود ہے۔جو پچھلا مظاہرہ ہوا تھا ستمبر 2025 میں، اس میں جنہوں نے اپنی جان سے ہاتھ دھوئے تھے، ان کے لواحقین کو سرکاری ملازمت دی گئی تھی اس معاہدے کے تحت اور وہ اپنی ملازمتوں پر موجود ہیں۔لہٰذا وہ implementation ہو چکی ہے۔اسی طرح بجلی کا rate آج بھی 3 روپے unit ہے، کوئی واپس نہیں ہوا۔ آٹا 50 فیصد سبسڈی پر 2 ہزار روپے من مل رہا ہے۔تو یہ ساری public- related facilities موجود ہیں، withdraw نہیں کی گئیں۔صرف حکومت نے اپنی writ قائم کی ہے اور حکومت کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی option موجود نہیں تھا۔بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: شکریہ۔عالیہ کامران صاحبہ، please۔

محترمہ عالیہ کامران: بہت شکریہ، محترم! اللہ کی بہت شکر گزار ہوں کہ جس نے پاکستان کو عزت دی ہے اور وہ اپنا کرم اسی طرح ہمارے اوپر رکھے۔ محترم! جو ثالثی کا کردار ایران، امریکہ جنگ کے دوران پاکستان نے ادا کیا، میں اس کو سراہتی ہوں اور یہ ثالثی ہمارے لیے باعثِ فخر ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ یہ ثالثی کا بہترین کردار اپنے ملک کے اندر بھی اسی طرح سے ادا ہونا چاہیئے۔

محترم! اس بجٹ کے حوالے سے ان 14 دنوں کے اندر، میں Special اس Chair کا، بے شک ہمارے سپیکر صاحب نے share کیا، Deputy Speaker صاحب نے اور دوسرے چیئر پرسنز اس Chair پر بیٹھتے رہے۔ اس کرسی کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں، جس نے بڑی برداشت اور تحمل کے ساتھ ہمیں بات کرنے موقع دیا اور خاص طور پر JUI اس چیز کا گلا نہیں کر سکتی کہ ہمیں وقت نہیں دیا گیا۔ ہمیں وقت دیا گیا بھرپور طریقے سے کہ ہم اپنی بات کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گی سیکرٹری نیشنل اسمبلی سعید میتلا صاحب کا اور Secretary Legislation and Advisor ہمارے مشتاق احمد صاحب کا اور ان کی ٹیم کا میں شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ جنہوں نے دن رات محنت کی، ان 14 دن میں مسلسل حاضر رہ کر اور وقتاً بوقتاً ہم جا کر ان کو تنگ کرتے رہے اور بعض اوقات سخت بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ لیکن انہوں نے بڑے ٹھنڈے مزاج کے ساتھ اتنے tense ماحول میں اس طرح stress کو لیتے ہوئے ہمیں ہمیشہ ہر موقع پر ہماری رہنمائی کی۔ میں ان سب کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں اور میں اس چیز کو admit کرتی ہوں کہ ہماری کامیابیوں کے پیچھے اس Secretariat کا ہاتھ ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ اس طرح سے work نہ کریں تو ہماری کامیابیاں بھی اس طرح آگے نہیں جا سکتی۔ اس لیے میں اسمبلی سیکرٹریٹ کی بہت شکر گزار ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرپرسن: شکریہ۔ جناب رضا حیات ہراج صاحب۔

وزیر برائے دفاعی پیداوار (جناب محمد رضا حیات ہراج): شکریہ جناب سپیکر! Thank you honourable Chairman! Is it possible to have order in the House? کیونکہ محرم کا مہینہ ہے اور بالخصوص آٹھویں محرم ہے۔ لیکن میں مبارکباد تو نہیں دینا چاہوں گا۔ لیکن یقیناً آج الحمد اللہ ایک آئینی، قانونی اور جو اس ملک کی requirement تھی ان حالات میں اس ایوان نے ایوان بالا نے ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک اچھا بجٹ پیش کیا اور اس پارلیمان کے ہر فرد نے اس میں contribute کیا اور احسن طریقے سے الحمد للہ آج وہ ہمارا قانون اور بل پاس ہو گیا۔ Supplementary grants بھی پاس ہو گئی۔ آنریبل چیئر! دو چیزیں The Government is not to arrange. The Opposition is to arrange. The Government legislates which off course is its mandate. The Opposition, they contributed, سینیٹ کی جو recommend-dations تھیں، آج دو چیزیں بالخصوص میں چاہتا تھا کہ یہ record پہ آئیں اور یہ ضروری تھیں Sir! I again insist that we have order in the House please.

جناب چیئرپرسن: honourable Member بات کر رہے ہیں، please تشریف رکھیئے۔

جناب محمد رضا حیات ہراج: Sir! You are not supposed to sit on the desk of the honourable Parliament. بات یہ ہے کہ دو چیزیں ہیں، جن کے لیے میں یہ چاہتاہوں کہ ان کو ریکارڈ پر ہونا چاہیئے۔ پہلی بات جو honourable مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے حوالے سے ہے، ڈاکٹر طارق صاحب نے اور honourable رانا ثناءاللہ صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ بات کی۔ جناب چیئرپرسن! 10 مئی کو last year جب proxy war انڈیا لڑا Israel کی پاکستان کے ساتھ، ہماری آرمی ہو، ہماری Air Force ہو، ہماری Navy ہو، ان کے ساتھ وہ combat تو نہ کرسکے، ان کو یہ تمام چیزیں نظر آئیں آزاد کشمیر کے اندر اور اب وہ proxy war کشمیر میں جاری ہے۔ Sir! Let this thing to be on record. یہ جو ڈاکٹر طارق فضل صاحب نے اور رانا ثناءاللہ خان صاحب نے بڑی categorical statements دی ہیں۔ سر! کبھی ایسا نہیں ہوا، دنیا کی تاریخ میں ایک طرف سے 38 demands آئیں اور 38 ہی پوری ہو جائیں اور اس کے بعد بھی احتجاج جاری رہے تو Sir! Writ of the State کبھی بھی کمزور نہیں ہو سکتی اور نہ کبھی ہو گی ان شاء اللہ۔ ہر وہ ہاتھ جو اس ملک کو کمزور کرنے میں شامل ہو گا۔ میں صرف ایوان کی حد تک کہتاہوں کہ وہ ہاتھ کاٹ دیا جائے، آزاد جموں وکشمیر میں کچھ نہیں ہے یہ proxy war ہے اور یہ وہ Government writ کی challenge نہیں کررہے ہیں یہ کسی اور کے ایجنڈے پر چل رہے ہیں تاکہ دنیا کی attention divert کرسکیں occupied Kashmir سے ورنہ جو کچھ ان کے پاس facilities ہیں۔ وہ یہاں پہ پنجاب کے اندر یا پاکستان کے اندر کسی صوبے میں نہیں۔ پورے پاکستان کے اندر people are living below the poverty line کہیں پہ تین روپے یونٹ نہیں ہے، Government is bearing the subsidy، سر! ایک بات۔

دوسری بات انتہائی قابل احترام اور قابل عزت ہیں ہمارے لیے بلاول زرداری صاحب۔ سر! یہ محترمہ کے صاحبزادے ہیں، یہ سارے بچے ہمارے ملک کا اثاثہ ہیں اسی طرح سے جس طرح محترمہ ہمارے ملک کا اثاثہ تھیں۔ سر! آج جو انہوں نے گفتگو کی یقین مانیے I could have respond it, I can respond and I have got sufficient data with myself, I can respond but it would be highly inappropriate, I reserve my right to respond. Sir, this is no way a coalition Government works. سر! اگر میں بولنا چاہوں کہ کراچی کی اہمیت کیا ہے؟ تو کراچی کی اہمیت اپنے میئر سے پوچھ سکتے ہیں کہ کیا ہے؟ اگر پاکستان میں NRO کی ضرورت ہے، negotiations کی ضرورت ہے۔ تو میرے خیال میں بلوچستان میں صوبائی حکومت کو آزاد کشمیر سے زیادہ وہاں پہ ضرورت ہے۔

آزاد کشمیر میں تو لوگ will prevail جس نے قانون کو توڑا ہے، وہ قانون کو face کرے گا۔ لیکن جو کچھ بلوچستان میں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرپرسن: Wind up کیجیے گا please۔

جناب محمد رضا حیات ہراج: اور وہ صوبائی حکومت ہے I reserve my right میں یہ نہیں کہوں گا کہ میرا right بنتا ہے یہ گورنمنٹ کا view ہے۔ لیکن ایسی گفتگو coalition partners نہیں کیا کرتے۔ جو ہمیں صبر کی تلقین دے رہے تھے، تھوڑا سا خود بھی اس پہ دیکھ لیں Thank you very much۔

جناب چیئرپرسن: علی محمد خان صاحب پلیز۔

جناب علی محمد: شکریہ چیئرمین صاحب۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ (عربی) اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔

ہم سیاست دانوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ کہاں ہماری سیاست کی حد ختم ہوتی ہے اور کہاں ہمارے ملک کے مفاد کی حد شروع ہوتی ہے۔

سب سے پہلے تو میں تمام پاکستانیوں کو اس بات کی مبارکباد دیتا ہوں کہ پاکستان کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی کی، چاہے جس بھی حکومت کے ہاتھ سے ہو۔ اگر عزت آنریبل چیئرمین صاحب پاکستان کی بڑھ رہی ہے تو علی محمد اور شہریار آفریدی اور ہمارا لیڈر عمران خان خوش ہے۔

ایران جس طرح ابھی آنریبل Honourable Foreign Minister صاحب فرمارہے تھے کہ ایران کو احساس ہوا کہ مشکل میں کون کام آیا۔ الحمدللہ جس کلمے کے نام پہ پاکستان بنا۔ پاکستان نے ثابت کیا کہ جب جب امت مسلمہ پہ مشکل وقت آیا ہے۔ ہم اپنے برادر اسلامی ممالک کے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔ چاہے وہ آپ اور میں شاید اس وقت بہت young ہوں گے جب Bosnia Herzegovina میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا تھا۔ تب بھی پاکستان کا کردار تھا، آج بھی پاکستان کا کردار ہے۔ اس سلسلے میں جو role بھی وزیراعظم پاکستان نے ادا کیا، Foreign Minister صاحب اسحاق ڈار صاحب نے ادا کیا یا ان کے ساتھ فیلڈ مارشل صاحب نے یا جتنے بھی لوگوں نے کردار ادا کیا۔ ہمارے پاس حکومتی وفد آیا، خواجہ آصف صاحب، راجہ پرویز اشرف صاحب ہمارے پاس تشریف لائے تھے اس زمانے میں، ان دنوں میں ہمارا پنڈی میں احتجاج تھا ہم نے موخر کیا تاکہ یہ peace talks کامیاب ہوں۔

آپ نے یہ چیز دیکھی ہوگی کہ ہماری لیڈرشپ چاہے وہ ہمارا چیئرمین گوہر ہوں، چاہے وہ ہمارے جنرل سیکرٹری سلمان اکرم راجہ صاحب ہوں Former Speaker سپیکر اسد قیصر صاحب ہوں یا ہمارے اپوزیشن لیڈر راجکزئی صاحب ہوں۔ ایران اور US کے peace معاملے میں ہم نے آپ کو سپورٹ کیا اور کوئی negative بات نہیں آئی اور یہاں ہم نے بطور ایک ذمہ دار اپوزیشن کے آنریبل چیئرمین صاحب! یہ ثابت کیا کہ جب پچھلے سال پاک بھارت جنگ تھی۔ تو میں نہیں آپ کی سائیڈ پہ آپ ہی کے منسٹرز نے یہ بات برملا on the Floor of the House کی کہ اپوزیشن نے ایک بہترین پاکستانی کا کردار ادا کیا۔ جب ہم نے اپنی پاک فوج اور ایئر فورس کو سپورٹ کیا اور دنیا کو ثابت کیا کہ جب بھی پاکستان پہ مشکل وقت آتا ہے۔ تو پھر ہم سب بطور پاکستانی کردار ادا کرتے ہیں۔ تو جہاں ہم اس بات پہ خوش ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرنا ہے۔ وہاں میری یہ بھی توقع ہے کہ محترم وزیراعظم صاحب نے I think on more than, 3 to 4 occasions Floor of the House پہ مذاکرات کی

دعوت ہمیں دی۔آپ کے knowledge کے لئے،اور آپ کی وساطت سے پوری قوم کی information کے لئے، کہ کل پرسوں بھی ہماری طویل meeting ہوئی، اور اس بجٹ سیشن سے پہلے بھی ہماری آٹھ یا نو گھنٹے کی طویل meeting ہوئی اوراس میں ہماری تمام Parliamentary party نے 100 فیصد اچکزئی صاحب کو support کیااورانہیں یہ کہا، یہ یقین دہانی کرائی کہ اگر آپ وزیراعظم صاحب کے ساتھ مذاکرات میں بیٹھتے ہیں اور علامہ ناصر صاحب بیٹھتے ہیں، تحریک انصاف کی پوری کی پوری Parliamentary party ہم یہاں اور Senate of Pakistan میں آپ کو support کریں گے۔

میں نے ایک تجویز پیش کی۔ محترم کی طرف سے کچھ بات آئی کہ شاید وہ PM House نہ جاناچاہیں یا Speaker Office یا وزیراعظم صاحب مجھے یقین ہے وہ Opposition Chamber آئیں گے، لیکن میں نے یہ تجویز پیش کی کہ نہ محترم اپوزیشن لیڈر صاحب ، PM Sahib کے پاس اُن کے Office جائیں اور نہ وہ اِدھر آئیں بلکہ Parliament ہم سب کا ہے ، آپ کے knowledge میں ہوگا ، یہاں Constitution Room ہے۔ آئینی کمرہ ہے، آئینِ پاکستان پر کام ہوااور ہوتا ہے۔ اگر وہاں وزیراعظم صاحب اور محترم Opposition Leader صاحب، یہ سب بیٹھتے ہیں، اللہ تعالیٰ بھی مشاورت کو پسند کرتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ اگر یہ لوگ نیک نیتی سے بیٹھیں گے تو ہمارے سیاسی مسائل جن میں جناب عمران خان صاحب اور بشریٰ بی بی کی رہائی ہے، اُن کو medical کے issues ہیں،ڈاکٹر یاسمین صاحبہ آپ ہی کے صوبے سے ہیں، پنجاب میرا بھی صوبہ ہے، وہاں سے باقی جتنی قیادت جو جیلوں میں ہے۔اس کے علاوہ جو اس وقت سیاسی ابتری ہے ،اس وقت سیاسی فضا میں جو ایک tension ہے، جہاں بات کم اور گالی زیادہ دی جاتی ہے، جہاں دلیل سے بات بڑی کم سنی اور کہی جاتی ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج جب یہ بجٹ سیشن ختم ہورہا ہے تو میں توقع رکھتا ہوں کہ یہ جو یہاں مذاکرات کی بات چلی ہے، یہ صدا بہ صحرا نہ ہو، نشستاً، گفتاً، برخاستاً نہ ہو، بلکہ اب ہم اس سے اگلے step کی طرف جائیں اور آپ اور میں جس generation سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے بعد ، honourable Chairman Sahib ایک تو آپ کے والد صاحب کی تھی، مجھے یاد ہے ،2013 میں جب ہم یہاں تھے وہ وہاں Law Minister تھے، پھر ایک بدقسمت واقعے کی وجہ سے ان کو چھوڑ کر جانا پڑا۔ ہمارے بعد بھی ایک generation ہے۔ تو میں اپنی وساطت سے ، میرے بڑے بھائی شہریار آفریدی ہیں، آپ بیٹھے ہیں، تو ہماری lot ان کی طرف دیکھ رہی ہے۔ یہ عمران خان صاحب ہیں، یہ جو مولانا فضل الرحمان صاحب ہیں، یہ میاں نواز شریف صاحب ہیں یا بلاول صاحب کے والد زرداری صاحب ہیں، یہ جو 70 plus کی leadership ہے، میں کہتا ہوں جن کو اللہ نے بڑی عزت دی ہے۔ اللہ نے سب کو عزت دی ہے۔ عمران خان وزیراعظم بنے، ایک hero کے status تک پاکستان کی وجہ سے پہنچے۔ میاں صاحب تین بار وزیراعظم بنے۔ شہباز شریف دو بار وزیراعظم بنے، محترم مولانا فضل الرحمٰن صاحب Opposition Leader کی کرسی پر بیٹھے۔ اچکزئی صاحب Opposition Leader ہیں تو ان کی بھی ایک responsibility بنتی ہے کہ گفت و شنید

سے، political dialogue سے تاکہ لوگوں کو roads پہ نہ جانا پڑے، اور رانا ثناء اللہ صاحب تشریف فرما ہیں، ان جیسے لوگ اپنا political کردار ادا کر سکتے ہیں۔

توجہاں اس بات کی میں request کر رہا ہوں کہ آپ اس پہ عمل کیجئے، ایک درخواست اور بھی ہے، کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے محترم وزیر خارجہ صاحب یہاں تشریف فرما تھے۔ پاکستانیوں کو ایک مسئلہ آرہا ہے، تو اگر وہ جاتے جاتے اس پہ بھی focus کر لیں، جس طرح وہ معاملات کو حل کر رہے ہیں، انہوں نے کوشش بھی کی، میں appreciate کرتا ہوں۔ ہمارے جو overseas پاکستانی ہیں، Saudi Arabia ہمارا برادر اسلامی ملک ہے اور ہمیں اُن پر اور اُن کی دوستی پر فخر ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے جب honourable Crown Prince محمد بن سلمان صاحب ہمارے دورِ حکومت میں تشریف لائے تھے۔ میں نے اُن کو براہِ راست یہ کہا تھا، جب ان کی PM House میں meeting ہوئی تھی، کہ یہ 22 کروڑ کا ملک آپ کا دوسرا گھر ہے، یہ آپ کی ایک extended family ہے، ہم ایک ہیں۔ تو وہاں جو پاکستانی مزدوری کر رہے ہیں، القاسم حبیب اللہ، محنتی اللہ کا دوست ہے، ان کے مسائل ہیں، ان کے اقامہ renewal کے مسائل ہیں اور اس پر اگر وہ focus کر لیں تو بہت مہربانی ہو گی۔

میں جاتے جاتے شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ کے سامنے جو مشتاق صاحب بیٹھے ہیں اور Secretary صاحب، باقی ہمارے بھائی، آپ سب، اور خاص کر Opposition کی جو ہماری team ہے، مشکل حالات میں بھی، چیئرمین صاحب آدھا منٹ، ہم نے بڑی مشکل سے یہ فیصلہ کیا، ایک سوچ یہ تھی کہ boycott کریں۔ میری، شہریار بھائی کی، سپیکر صاحب کی، عامر ڈوگر صاحب کی اور بہت سے لوگوں کی یہ سوچ تھی کہ نہیں ہم اس پارلیمنٹ کا حصہ ہیں، ووٹ لے کر آئے ہیں، ہم اس حکومت کی بھرپور مخالفت کریں گے، لیکن یہاں Floor پہ آکر اور political انداز میں کریں گے۔

جو عامر ڈوگر صاحب کے حوالے سے کل بات کی گئی، یہ صرف عامر ڈوگر صاحب کا نہیں، یہ علی محمد کا، شہریار آفریدی کا، بیرسٹر گوہر اور پوری پارلیمانی پارٹی کا فیصلہ تھا کہ ہم نے اس Budget Session میں میاں صاحب کی حکومت کو tough time دینا ہے اور اپنا political کردار ادا کرنا ہے۔

میں خاص طور پر آخری دس پندرہ سیکنڈ میں اگر شکریہ ادا نہ کروں، دو نوجوان heroes کا، stalwarts کا، سب نے اچھا کردار ادا کیا لیکن مبین عارف اور اسامہ میلہ جس طرح انہوں نے financial ہماری team کو lead کر کے، اور اس کی تعریف محترم Finance Minister Sahib نے بھی کی۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرپرسن: شفقت عباس صاحب۔

جناب شفقت عباس: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ جناب چیئرپرسن۔ دو دن قبل میرے شہر سرگودھا میں ایک انتہائی دردناک اور خوفناک واقعہ پیش آیا۔ ایک 8 سال کی بچی منتہا زہرہ، گھر سے نکلی اور ساتھ ہی ایک store پر گئی، کوئی چیز خریدنی تھی اس نے۔ تو وہاں پر موجود درندوں نے پہلے اس کو زیادتی کا نشانہ بنایا اور اس کے بعد اس کو انتہائی دردناک طریقے سے قتل کر دیا۔

جناب سپیکر! محرم کے اس مہینے میں، جہاں پہلے ہی فضا بڑی سوگوار تھی، میرا پورا شہر پچھلے دو دن سے انتہائی کرب میں مبتلا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پچھلے سال سے، یعنی کہ 2025 سے لے کر اب تک پاکستان میں 3,000 سے زیادہ ایسے واقعات پیش آ چکے ہیں، جہاں پر بچوں اور بچیوں کے ساتھ یہ جنسی درندگی کی گئی ہے۔

یہ بات طے ہے جناب چیئرمین! کہ ابھی یہاں پہ ہمیں سر جوڑ کے بیٹھنا ہوگا کہ آج ہمارے بچے نہ سکولوں میں محفوظ ہیں، نہ مدرسوں میں محفوظ ہیں، نہ گلی محلوں میں محفوظ ہیں، اور یہ جو درندہ صفت لوگ دندناتے پھر رہے ہیں، ان پر کیسے قابو پانا ہے؟ میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ ماہرین نفسیات اور سماجی ماہرین پر مشتمل ایک ٹیم بنائیں اور اس کا تدارک کریں کہ یہ واقعات کیوں پیش آ رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمیں سزاؤں کا ایک ایسا لائحہ عمل بنانا ہے کیونکہ باقی ملکوں میں بھی ہے کہ ان درندوں کو سرعام ایسی سزا دی جاتی ہے تاکہ deterrence ہو۔ جب تک ہم یہ نہیں کریں گے، جب تک ان کو چوکوں اور چراہوں پر نہیں لٹکائیں گے، جب تک ہم ان کو دردناک طریقے سے سزا نہیں دیں گے۔ ہمارے بچے اور بچیاں محفوظ نہیں ہوں گی۔ تو میں اس ایوان کی وساطت سے تمام احکام بالا کو یہ request کرتا ہوں۔ کہ پاکستان میں یہ واقعات بہت تیزی سے ہو رہے ہیں اور اس کے لیے تدارک بھی government level پر بہت کیا گیا کہ CCD بنائی، آگے پیچھے بہت سارے معاملات ہوئے، لیکن یہ واقعات نہیں رُک رہے۔ ان واقعات کو روکنے کے لیے اور اپنے بچوں کو محفوظ بنانے کے لیے سزاؤں میں ایک ایسا لائحہ عمل بنانا ہوگا جس سے ہم انہیں سخت سے سخت سزائیں دیں اور implementation کا طریقہ ایسا ہو کہ یہ deterrence ہو اور آئندہ ایسے واقعات پیش نہ آئیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرپرسن: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! بجٹ کا ایک لمبا سیشن تھا اور ہم نے اس بجٹ کی تقاریر میں جتنے بھی عوامی مسائل اور issues تھے، عوام کو درپیش جتنی سہولیات دینے کے لیے، ہم نے یہاں پر اٹھائی۔ لیکن چونکہ ابھی بجٹ پاس ہو گیا ہے، تو میں اس موقع پر اپنے Assembly staff, Speaker Sahib کا شکریہ ادا کروں گی کہ سب نے اپوزیشن کو بھی بالکل ایک اچھا time دیا، کہ جتنا ہم نے بولنا چاہا، ہمیں time دیا گیا۔

ڈپٹی سپیکر صاحب نے بہت اچھے طریقے سے preside کیا۔ خاص کر ہمارے Assembly staff نے ہمیں بہت اچھے طریقے سے facilitate کیا۔ مشتاق صاحب اور باقی staff ہے سعود صاحب، جتنے بھی ہیں ہمارے سیکرٹری صاحب، سب نے Legislation Branch

نے ہمیں facilitate کیا، PIPS نے ہمیں facilitate کیا۔اس موقع پہ تو میں سب کا شکریہ ادا کروں گی۔اور چونکہ مسائل پہ تو ہم نے بہت بات کی، میں اس وقت appreciate کرونگی جس طرح ڈار صاحب نے بات کی کہ جو معاہدہ ہوا Americaاور Iran کا۔ Iran وہ پہلا ملک تھا جس نے پاکستان کی آزادی کے بعد پاکستان کو سب سے پہلے تسلیم کیا،اور اس موقع سے میرے خیال میں جتنی پاکستان کو عزت ملی، ایک پہچان ملی، ایک وقار ملا، تو اس کے لیے حکومت بالکل مبارکباد کی مستحق ہے۔وزیراعظم صاحب کی teamنے، Field Marshalعاصم منیر صاحب نے، اور خاص کر ہمارے اسحٰق ڈار صاحب نے جو کردار ادا کیا، ہم نے تو ہمیشہ ان کو as a Finance Minister دیکھا ہے، لیکن اس بار as a Foreign Ministerانہوں نے جو کردار ادا کیا، تو ہم اس کو appreciate کرتے ہیں،اور جو امن لانے کے لیے جو کردار ہے،اس سے اس خطے میں امن نہیں آئے گا بلکہ مسلم امہ کے اتفاق کے لیے ایک قدم رکھا گیا ہے۔پوری مسلم امہ اس سے متحد ہوئی ہے اور مسلمانوں کی اجتماعی طاقت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں اس سے پاکستان کو تاریخ میں ایک منفرد پہچان ملی ہے۔ ہم امید کریں گے کہ جو ہمارا اتنا اچھا کردار ہے دنیا میں اور پاکستان کو جو ایک پہچان ملی ہے،اس سے عوام کو بھی فائدہ ہوگا۔

جناب چیئرپرسن: بہت شکریہ۔آغا رفیع اللہ صاحب پلیز۔

سید رفیع اللہ: بہت شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! تھوڑی دیر پہلے چیئرمین صاحب نے کہا کہ Prime Minister صاحب کو باہر سے نہیں بلکہ ان کو اپنی Cabinet سے زیادہ مسائل ہیں۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمارے ایک honourable Minister نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، وہ بتاتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طریقے سے وزیراعظم پاکستان کے لیے کوئی نہ کوئی problem create کرتے ہیں، کوئی نہ کوئی issueبناتے ہیں۔آپ کو کراچی کی بات سمجھ آتی ہے اور آپ کو بلوچستان کی بات، تو آپ کو وہ بات سمجھ کیوں نہیں آتی جو آپ نے کرنی ہے۔تو مہربانی کرکے کوئی ایسا ماحول بنائیں جس سے پاکستان اور پاکستان کے مسائل کو آپ کے ساتھ اتحادی مل کے حل کریں نہ کہ آپ جان بوجھ کے پاکستان کے Prime Minister کے لیے نئے نئے کھڈے کھودیں۔

جناب چیئرپرسن: ڈاکٹر درشن صاحب پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بحری امور (جناب درشن): شکریہ، سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں آپ کو، اس ایوان کو اور وزیراعظم شہباز شریف صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ خوش اسلوبی کے ساتھ شاندار Budget پاس ہوگیا ہے۔

میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ سندھ میں ایک علاقہ کندھ کوٹ ہے۔دو دن پہلے وہاں پہ ایک نوجوان اشوک کمار گھر جارہا تھا، اس کو راستے میں روکا گیا، اس کے کاغذات اور پیسے لے کے اس کا murder بھی کردیا۔اس کا ابھی تک کوئی پرسان حال نہیں ہے۔وہاں پہ نہ کوئی بندہ arrestہوا ہے، نہ کسی اور کو وہاں دیکھا گیا ہے اور نہ ہی کوئی تعاون کرنے کے لیے تیار ہے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ سندھ گورنمنٹ سے بات کریں،ان تک یہ message پہنچائیں کہ اشوک کمار کا جو murder ہوا ہے،ان کے قاتل جلدی گرفتار کریں، کیونکہ ہماری کمیونٹی میں بہت غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ایک اور واقعہ ہوا تھا۔ مردان کے گردوارے میں جگن ناتھ اور اس کی بیوی کا murder ہو گیا تھا۔ابھی تک ان کا بھی کچھ نہیں ہوا۔میری آپ سے request ہے کہ minorities کو تحفظ دیں کیونکہ ان لوگوں میں تشویش پائی جاتی ہے،ان کے لیے security مہیا کی جائے اور ان کو جلد گرفتار کیا جائے۔

Mr. Chairperson: Thank you. “In exercise of powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973”, I hereby prorogue the National Assembly Session summoned on Wednesday, the 10th June, 2026 on the conclusion of its Business.

Signed/-
Mr. Asif Ali Zardari
President,
Islamic Republic of Pakistan

———

(The House was prorogue)

———